صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 25 جون 2025ء بمطابق 28 ذوالحجہ 1446ہجری بعد از دوپہر چار بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ O یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا O اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمۡ عَذَابًا مُّھِیۡنًا O وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا اکۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُھۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا۔

(ترجمہ): اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور اُن کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں اُنہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔
و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔'Leave Applications': جناب محمد خورشید صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سردار شاہجہاں یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب احسان اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب شرافت علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب امیر فرزند خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب جلال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب زاہد اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد عارف احمد زئی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

سجاد اللہ خان بھی نہیں ہیں، عجب گل وزیر صاحب ہیں کہ نہیں۔۔ اچھا اپوزیشن لیڈر صاحب، آج بھی General discussion ہے۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2024-25ء پر عمومی بحث

Mr. Speaker:General Discussion on Supplementary Budget for the FinancialYear 2024-25 (including appropriation and charged expenditures) in the House.

اگر ویسے سپیچز کرنا چاہتے ہیں تو پھر بھی ٹھیک ہے کیونکہ اپوزیشن سے اگر کوئی ہمارا بھائی یا بہن رہ گیا تو وہ بول لیں یا پھر Demand for grant کے اوپر بولتے ہو، اس طرف سے بول لیں، کٹ موشنز کے اوپر بول لیں۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، کچھ لوگ رہ گئے ہیں، یہ سپیچز کر لیں تو پھر وہ کٹ موشنز لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جی کون کرے گا؟ جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان:اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ۔جناب سپیکر صاحب،آپ تو پہلے سے کچھ گھبرا گئے ہیں، میں کچھ بولوں گا لیکن Facts and figure بولوں گا، آپ لوگوں کی کتاب سے ہی بولوں گا، ذرا دھیان دیجئے گا، عمل تو ویسے بھی آپ لوگوں نے نہیں کرنا ہے کیونکہ اسی طرح ہی بات ہوگی۔ سر، یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے، سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے میں دو تین گزارشات کرنا چاہتا ہوں، Tothe point، اس میں اگر White Paper, Page No. 8 کے اوپر چلے جائیں تو وہاں پر Current expenditure، اس میں Salary plus اور Non salary ہے، آپ کی جو سپیچ ہے، اس کے مطابق میں جا رہا ہوں، اس میں جو تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ہمارا جو بجٹ ہے وہ 240 ارب روپے اور ایک کروڑ 37 لاکھ 51 ہزار 190 روپے کا ضمنی بجٹ پیش کر رہے ہیں، اسی تخمینے میں اگر آپ Estimate چیک کریں، White Paper, Page No. 8 کے اوپر 1237.72 billion rupees جو ہیں، یہ Estimated budget تھا، اس کے بعد ہمارے یہاں پر مشیر صاحب وہ کہتے ہیں کہ میں Actual نہیں دیتا Revised دیتا ہوں، حالانکہ Actual ہونا چاہیئے تھا، ابھی وہ Revised کہہ رہا ہے تو Revised 1386.795 billion rupees اس کے ہیں، یہ بنتے ہیں 149.075 billion rupees، یہاں پر اگر ہم کہتے ہیں کہ ہمارا بجٹ سرپلس ہے، اس کا معنی کیا ہے؟ میں معزز ایوان کی توجہ چاہتا ہوں کہ آپ کا سرپلس بجٹ جب آجاتا ہے، جس طرح آپ لوگوں نے پہلے 100 billion surplus budget دیا ہوا تھا تو سرپلس بجٹ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارے جو اخراجات ہیں، ہمارا جو ٹیکس ہے، جو ریونیو ہے، یہ زیادہ ہو جاتا ہے اور اخراجات ہم کم کر لیتے ہیں لیکن یہ سرپلس بجٹ کن چیزوں کے اوپر لگتا ہے وہ نئی تحقیق کرنا چاہتے ہیں، اس کے اوپر آپ لگا سکتے ہیں، آپ قرضوں کی مد میں دے سکتے ہیں، آپ اس کو نئے منصوبوں کے تحت دے سکتے ہیں، نئے منصوبوں کے تحت پرانے نہیں تو آپ کا سرپلس بجٹ کا مطلب یہ ہوتا ہے، یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں، یہ آپ کا جو ریونیو ہے، اسی کے اوپر جو کتابیں بھری پڑی ہیں، جو ہمیں پڑھایا جاتا ہے، اس میں یہ چیزیں ہوتی ہیں کہ آپ صرف سرپلس بجٹ پیش کریں گے، سرپلس آپ کے پاس آجاتا ہے، آپ تین مدوں میں اس کو خرچ کر سکتے ہیں، اس کے علاوہ آپ خرچ نہیں کر سکتے ہیں، یہاں پر آپ اپنی یہ کتاب اٹھالیں، اس میں آپ نے جو Surplus budget 100 billion کا پیش کیا ہوا تھا جو 100 billion کا نہیں تھا کیونکہ ابھی آپ 100 billion وہ Show کر رہے ہیں، 157 billion آپ Next year کے لئے July1st سے

آپ Show کریں کہ ہمارے پاس سرپلس ہے، آپ کا سرپلس نہیں ہے کیونکہ آپ یہاں پر خود کہہ رہے ہیں کہ 240 ارب کا جو ہے، آپ کا پرانا ہے، آپ کا وہ 100 billion آپ خود اس کو مائنس کر رہے ہیں، ابھی آپ 157 دے رہے ہیں تو 100 billion وہ مائنس کر لیں، یہاں پر آپ کا 240 ارب اب یہ مانگ رہے ہیں کیونکہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ آئین کے تحت مانگ رہے ہیں، ہم وہ سرپلس استعمال کر چکے ہیں، 240 ارب سے زیادہ استعمال کر چکے ہیں، آپ کا 100 billion کا جو سرپلس تھا وہ کدھر گیا؟ ابھی 157 billion جو آپ Show کر رہے ہیں تو آپ کا کدھر ہے؟ کیونکہ آپ 240 billion number one، دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے جو سرپلس بجٹ سے وہ کیا ہے تو وہ آپ نے صرف مالی امداد تنخواہوں کی مد میں، ریلیف الاؤنسز اور یوٹیلٹی بلز، گیس و بجلی وغیرہ میں حالانکہ آپ اس میں Surplus budget utilize نہیں کر سکتے، سرپلس بجٹ آپ Utilize کریں گے تو آپ تین مدوں میں کریں گے، یہ بھی آپ لوگوں نے کیا ہے، عوام کے لئے ان اخراجات میں آپ لوگوں نے کچھ بھی نہیں کیا، اس کے بعد بڑے وثوق سے کچھ دنوں کے فنانس منسٹر اور ہمارے Permanent، ہمارے قدر دان لاء منسٹر وہ کل فرما رہے تھے کہ ہمارے Flagship projects ہیں، آپ کے Flagship projects ہیں، اس کا میں تھوڑا سا احوال بتادوں، یہ آپ کے Flagship projects ہیں، یہ کل آپ کے سات پراجیکٹس تھے، ان پراجیکٹس کا کل جو حجم ہے وہ 151.8 billion ہیں، ان پراجیکٹس میں آپ نے سرپلس بجٹ کیا ہے ناں، ان میں کوئی بھی نیا منصوبہ نہیں ہے، یہ آپ کے Flagship projects ہیں، میں نہیں کہہ رہا ہوں، یہ آپ کی کتاب اور آپ کا جو بجٹ ہے وہ خود کہہ رہا ہے، ان سات پراجیکٹس میں سے ایک بھی کوئی نیا پراجیکٹ نہیں ہے، اس میں کوئی بھی عوامی مفاد کا پراجیکٹ نہیں، مجھے ایک بھی Show کر دیں تو ہم مان جائیں گے۔ اس کے بعد میں آتا ہوں، آپ کی شاہ خرچیوں کے اوپر کیونکہ 12 کروڑ روپے آپ کا Austeritydrive تھا لیکن 12 کروڑ روپے بسکٹ کھانے کے اوپر خرچ ہوئے ہیں، سوشل میڈیا بھرا پڑا ہوا ہے، عمران کا Drive یہ تھا کہ Austerity drive خرچے ہم نہیں کریں گے، بحر حال آپ بسکٹ کے اوپر 12 کروڑ کر رہے ہیں وہ تو چلو آپ نے ہی عوام کو جواب دینا ہے، یہاں پر آپ Re-appropriation پر آجائیں، آپ کے پاس اے ڈی پی کی کتاب میں آپ نے Show کیا تھا کہ 1920 پراجیکٹس ہیں، 25-2024ء کے White papers میں ہیں، کتنے پراجیکٹس ہیں؟ 1920 پراجیکٹس ہیں، ان میں آپ نے وہ Schemes for completion رکھی ہوئی تھیں

کہ 536 پراجیکٹس ہم نے کمپلیٹ کرنے تھے، کل بھی منسٹر صاحب یہی کہہ رہا تھا، میں نے کہا، میں To the point جواب دوں گا، 536 پراجیکٹس آپ لوگوں نے Select کئے تھے کہ ہم نے کمپلیٹ کرنے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی آپ لوگوں نے 441 پراجیکٹس صرف کمپلیٹ کئے ہیں، 95 پراجیکٹس آپ کے رہ چکے ہیں، اچھا مزے کی بات دیکھ لیں، آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ Non-ADP Schemes approve کی ہیں، یہ کونسے قانون کے تحت آپ لوگ Non ADP scheme approve کرتے ہیں، آپ نے 23. Non ADP schemes منظور کی ہیں، 23 NoNon ADP schemes وہاں پر آپ لوگوں کی جو Targeted ADP schemes تھیں، اس میں آپ لوگوں سے 441 پراجیکٹس کمپلیٹ کئے ہیں اور 95 پراجیکٹس آپ نے چھوڑے ہیں، یہاں پر Non ADP کو آپ توجہ بھی نہیں دیتے ہیں، آپ نے تو وہ 23 نیو پراجیکٹس کئے ہیں، 23 نیو پراجیکٹس کی کل Cost کتنی بنتی ہے؟ 46 ارب روپے بنتی ہے، جناب سپیکر صاحب، یہ کیا مذاق ہو رہا ہے؟ 46 ارب روپے، آپ نہ ایوان سے منظوری لیتے ہیں، کس قانون کے تحت ہیں؟ Non ADP میں آپ اس کو Reflect کرتے ہیں، آپ اس کو منظور کرتے ہیں، پھر آپ آجائیں، Re appropriation کے اوپر آپ جو Re appropriation کرتے ہیں، اس میں میرے پاس جو فنانس کا ایک Paper پڑا ہوا ہے، یہ گورنمنٹ اس کو دیکھ لیں، اے ڈی پی میں آپ Re-appropriation کرتے ہیں، وہ کتنی Re- appropriation کرتے ہیں، 12 کروڑ روپے کی، 12 کروڑ روپے کی آپ Re- appropriation کرتے ہیں، اس میں جو تین سیکٹرز ہیں، اس میں آپ زیادہ کرتے ہیں، ایک روڈ سیکٹر میں، ایک واٹر سیکٹر میں، ایک Multi-sectoral MSD میں آپ کرتے ہیں، یہ 12 ارب کی آپ یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ Re-appropriation اس مد میں کرتے ہیں کہ آپ کے پاس Projects completion کے لئے وہ نہیں، آپ دوسرے پراجیکٹس کو یہ دے دیتے ہیں، یہ چیزیں ایسی ہیں کہ اس کے اوپر یہ دھیان بھی نہیں دیتے ہیں، اس کا جو ہے ناں، To the point کوئی جواب بھی نہیں دیتا ہے، فنانس کی طرف سے پتہ نہیں، کہاں سے یہ ہمیں بنا کر دیئے جاتے ہیں، Figures ہمارے پاس رکھے جاتے ہیں، بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم یہاں پر ویسے بیٹھے رہتے ہیں، پورے ایوان کی توجہ بھی نہیں ہوتی ہے کہ یار Actual کیا ہے اور اصل میں ہو کیا رہا ہے، سر، یہ جو غلطیاں ہیں، یہ میں نے ان کو پہلے بھی بجٹ سپیچ میں Point out کیا تھا لیکن ابھی ضمنی بجٹ میں یہ ان کو بتا رہا ہوں کہ آپ نے جو بھی کیا

ہے وہ غلط کیا ہے، قاعدہ اور قانون کے تحت نہیں کیا ہے، آپ نے اپنے ٹارگٹ کو Achieve نہیں کیا ہے، خود کہتے ہیں، ہم نے Target achieve کرنا ہے، آپ نے Target achieve نہیں کیا ہے، اس کے علاوہ آپ نے بجٹ میں اور بھی سکیمیں دے دی ہیں، بس میں زیادہ نہیں بولوں گا، میں صرف آپ لوگوں کو Food for thought کے لئے بول رہا ہوں، ایک دو باتیں یہاں پر میں Floor of the House، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب موجود نہیں ہیں، ہمارے آصف بھائی نے کل ڈرون کے اوپر باتیں کی ہیں، یہ ہمارے امن و امان کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں، ہم اپنے علاقے میں نہیں جا سکتے ہیں، یہ کس کی کمزوری ہے؟ یہ اس گورنمنٹ کی کمزوری ہے، میں Being as a MPA اپنے علاقے میں نہیں جا سکتا ہوں، ڈرون کے جو حملے ہوتے ہیں، میرے حلقہ جانی خیل میں ڈرون حملہ ہوا ہے، اس میں سولہ بچے اور عورتیں زخمی ہوئی ہیں، شہادتیں کن کی ہوتی ہیں؟ عوام کی ہوتی ہیں، اللہ سے میں یہ دعا کرتا ہوں، اللہ آپ کے اوپر یہ عذاب نہ لائے کیونکہ پہلے امریکن ڈرونز ہوتے تھے، ابھی ہمارے اپنے ہی ڈرونز ہیں، ہمارے اپنے یہ ڈرونز ہمارے اپنے ہی عوام کو مارتے ہیں لیکن حکومت نام کی کوئی چیز نہیں ہے کہ وہ آ جائیں اور ہمارے ان زخموں کے اوپر وہ مرہم لگالیں، دوسری جو اہم بات ہے وہ میں وزیر اعلیٰ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہوں، بنوں میں ہمارا امن جرگہ ہوا تھا، بنوں کے سارے لوگ امن کے لئے نکلے ہوئے تھے، وہ بجٹ نہیں مانگ رہے تھے، وہ خیرات نہیں مانگ رہے تھے، وہ صرف سر کا امن مانگ رہے تھے، ابھی بھی ہم امن مانگ رہے ہیں، ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کو امن کی ایک ٹوپی پہنائی ہوئی تھی، میں یہاں پر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بنوں کے عوام کہتے ہیں کہ امن کی ٹوپی واپس کر دیں کیونکہ اس کی لاج وہ نہیں رکھ سکے ہیں (تالیاں) ہمیں ایسا امن نہیں چاہیئے، جس طرح ہم روز مرتے ہیں، ہم یہاں پر صرف تقریریں کرتے ہیں، ہمارے علاقوں میں، ہم خود اپنے علاقوں میں نہیں جا سکتے ہیں، ہمارے علاقوں میں امن نہیں آتا ہے تو ہمیں اس طرح کے بجٹ کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس طرح کے نعروں کی بھی کوئی ضرورت نہیں، میں وزیر اعلیٰ سے مؤدبانہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ ہمیں امن دینے میں ناکام ہو چکے ہیں، مہربانی کر کے ہمیں وہ امن کی ٹوپی واپس کر دیں۔ دوسری بات اور آخری بات زیادہ نہیں بولوں گا کیونکہ اس سے زیادہ پھر ہو سکتا ہے کہ آپ لوگوں کا استحقاق مجروح ہو جائے گا، یہاں پر باتیں ہو رہی ہیں، ہمارے بینچز کی طرف سے کہ ہمیں فنڈز نہیں ملتے ہیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میں وزیر اعلیٰ صاحب سے ہاتھ جوڑتا ہوں، ہمیں کوئی فنڈز نہیں چاہیئے، اپنے پاس ہی رکھ لیں (تالیاں) ہمیں کوئی بھیک نہیں مانگنی

چاہیئے، ہم کوئی بھیک نہیں مانگتے، ہاں اگر آپ کو بھیک کی ضرورت ہے، یہاں پر چندہ اکھٹا کر لیں، ان شاء اللہ ہم سب سے زیادہ چندہ دینے والے ہوں گے، ہم کوئی سکیم نہیں مانگیں گے، آپ چاہے جس کو بھی سکیمیں دیں لیکن خدارا صوبے کے اوپر رحم کر لیں، عوام کے اوپر رحم کر دیں، ہمیں سر کا امن چاہیئے، اگر آپ حکومت نہیں کر سکتے، آپ ہمیں امن نہیں دیں سکتے، یہ Responsibility آپ کی ہے، آپ کے ایوان کی ہے، ان کرسیوں کی ہے، آپ کیبینٹ کی ہے، نہیں دے سکتے تو استعفیٰ دے دیں، بار بار ہمیں یہ نہ کہیں کہ یہ فارم پینتالیس ہے، فارم سینتالیس ہے، فارم سینتالیس تو یہ ہے، ہم تو بار بار یہ کہتے چلے آئے ہیں، یہ کنڈی صاحب ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب کو کنڈی صاحب نے شکست دی ہے، یہ پہلے نمبر پر آیا تھا، آپ کا وزیر اعلیٰ صاحب تیسرے نمبر پر، دوسرے نمبر پر ہماری جمعیت تھی تو کدھر گیا وہ آپ کا فارم سینتالیس، پینتالیس، ہم صرف یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ فنڈ اپنے پاس رکھ لیں، جس کو آپ بے شک چاہے دے دیں لیکن ہمیں صرف امن دے دیں، تحفظ دے دیں، نہیں دے سکتے تو وہ استعفیٰ دے دیں، یہ کرسی چھوڑ دیں، ہماری جان چھوڑ دیں، ان شاء اللہ اس صوبے میں امن بھی آئے گا، ہم خود اپنے مسائل حل کریں گے، اس کے لئے ہم جرگے کریں گے، ہم پشتون ہیں، جرگوں کی روایات ہیں، ان شاء اللہ جرگوں کے ذریعے ہم سارے نظام کو سنبھال لیں گے، بہت مہربانی، بہت شکریہ۔ Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر</u>: جلال خان کدھر ہیں؟ نہیں، جلال خان پر ابھی میری نظر پڑی تھی، پہلے ان کی Leave Application آئی ہوئی تھی۔ جی جلال خان۔

<u>جناب جلال خان</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، چھوڑیں، اپنی سیٹ پر آ جائیں، اپنی سیٹ پر آئیں، آپ کی Leave تو ہو گئی یا میں اسے ایوان کو دوبارہ Put کروں کہ آپ کو حاضر تصور کیا جائے۔

<u>جناب جلال خان</u>: کل بھی مسئلہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں تو پھر ادھر آ گیا ناں، یہ تو قاعدے کے مطابق آپ Leave پر ہیں۔

<u>جناب جلال خان</u>: Point of order پر بات کروں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نہیں کر سکتے، آپ بیٹھ جائیں، نہیں نہیں، آپ آج کل، سازشوں میں مصروف ہیں، اچھا Correction کر لیں، Leave Application میں Correction کر لیں۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ ہیں ناں، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر یہ وزیر صاحبان بیٹھے ہیں، ابھی یہ بات کر لیں تو پھر اس کے بعد آپ بات کریں، نہیں وہ Correction کر دی ہے، خیر ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ۔ جناب سپیکر، جناب جس طرح جلال صاحب نے کہا، میں بھی عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ سرکاری ملازمین کل پرسوں بھی نکلے تھے، جن کی تواضع لاٹھی چارج سے اور آنسو گیس سے ہوئی، اس گرمی میں یہ روڈ چھ گھنٹے تک بلاک رہا، آج پھر وہ تو آئیں ہیں تو کم از کم منسٹر فنانس جا کر ان سے مل لیں، ان کے مطالبات پر غور و خوض کر لیں، ہماری التجا ہے، میں نے آپ سے سرکاری ملازمین کے لئے کچھ عرض کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، Honourable Minister for Law & Finance کدھر ہیں؟ Minister for Law & Finance کو بلائیں، ادھر لابی میں ہوں گے، آنریبل منسٹر صاحب، ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے ایک چیز Point out کی ہے کہ یہ پرسوں بھی سرکاری ملازمین آئے، ان پر شیلنگ ہوئی، آج پھر سرکاری ملازمین باہر آئے ہوئے ہیں، آج تو ابھی شیلنگ شروع ہوئی ہے یا نہیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ابھی مجھے نہیں معلوم، پرسوں ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: تو یہ کیوں Take up نہیں کرتے، یہ ہمارے بچے ہیں، ہماری بچیاں ہیں جو اس صوبے کے مختلف اداروں میں کام کر رہے ہیں، اس صوبے کے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں تو کیوں آپ میں سے کوئی آدمی جا کر ان کے ساتھ بات نہیں کرتا؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، یہ معمول بن گیا ہے، ہم اس گیٹ پر دیکھتے ہیں، اس روڈ پر روزانہ کوئی نہ کوئی نکلا ہوتا ہے لیکن اس کی کوئی داد رسی نہیں ہوتی، ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ ہم صوبے کو معاشی طور پر مضبوط کر چکے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فیصل خان ترکئی کا مائیک On کریں، جی فیصل خان، آپ جواب دیں گے؟ کون دے گا؟ لاء منسٹر صاحب کا مائیک On کریں، بھئی، لاء منسٹر صاحب، کیا کون جائے گا، کون بات کرے گا؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): سر، اس طرح ہے، Already اس پر یہ جو ڈیمانڈز کر رہے ہیں، ڈسپیرٹی الاؤنس کے اوپر پراونشل کیبنٹ نے Already ایک کمیٹی بنائی تھی، جس میں میجر صاحب بھی تھے، ہمارے سجاد صاحب منسٹر ایگریکلچر، باقی بھی ہمارے آنریبل منسٹر صاحبان اس میں تھے، فنانس میں یہ کمیٹی تھی، انہوں نے تقریباً اس کے اوپر دو ڈھائی مہینے کام کیا، ابھی اس طرح ہے کہ جو ڈسپیرٹی الاؤنس تھا، اس میں یہ Decision ہو چکا ہے کہ 15 to 30 percent یہ Vary کرتا ہے۔ سر، ان کو 18 percent ملا ہے، کسی کو 22/23 percent, 27 percent لیکن یہ 30 percent تک ہے، ابھی یہ ان کی طرف سے جو ڈیمانڈ ہو رہی ہے وہ تقریباً اس میں یہ جائے گا، 45 percent تک، دیکھیں، آپ کو کل بھی یہاں پر بات کی گئی کہ "There are already financial constraints. ہیں، ہم نے Already austerity measures لئے ہوئے ہیں، Economic revival ہو رہی ہے، آپ کو پتہ ہے کہ پی ڈی ایم نے خزانے کا جو حال کیا ہوا تھا، اس سال میرے خیال میں وہ تھوڑا سا گزارا کر لیں، ہم چیف منسٹر صاحب سے بات کر لیں گے وہ چونکہ اسلام آباد میں ہیں، ان سے بات کر لیں گے، اس کے اوپر ایک کمیٹی بنالیں گے اور دیکھ لیں گے، اگر ان کی کوئی Genuine demand ہے تو ضرور اس کو دور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اچھا، ان کے ساتھ آپ Already negotiation میں ہیں۔

وزیر قانون: سوری سر۔

جناب سپیکر: ان کے ساتھ آپ کے حکومتی سطح پر مذاکرات یا بات چیت کوئی چل رہی ہے؟

وزیر قانون: سر، ایڈوائزر فنانس صاحب ان سے پرسوں مل چکے ہیں اور جہاں تک انہوں نے احتجاج کے دوران جو شیلنگ کی بات کی نہ تو کوئی اس طرح پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے Instructions ہیں، پرسوں جو ہوا وہ اس وجہ سے ہوا کہ ہمیں بھی بعد میں پتہ چلا کہ وہ چونکہ ریڈ زون میں Enter ہوئے تھے، یہاں پر اسمبلی اجلاس ہو رہا تھا، آپ کو پتہ تھا، سارا کچھ یہ ریڈ زون تھا، اس وجہ سے پولیس نے پھر اپنی Responsibility کے اوپر خود کیا تھا، پھر بعد میں منع کیا گیا، چیف منسٹر صاحب کی طرف سے جب ہمارے نالج میں آیا تو ہم نے منع کیا، آج اس سے زیادہ لوگ ہیں لیکن ہم نے کہا کہ ان کا حق ہے، یہ اپنا

Protestکر لیں، جہاں تک تعلق ہے، چونکہ یہ عوامی حکومت ہے، چیف منسٹر صاحب نے Already assuranceدی ہوئی ہے، مزمل صاحب اس کو دیکھ رہے ہیں لیکن آپ کو پتہ ہے کہ ایک لیول کے اوپر وہ مطالبات پورے ہو سکتے ہیں،اس طرح تو نہیں ہو سکتا کہ ابھی کسی کی خواہش کے اوپر وہ مطالبات پورے ہوں۔

جناب سپیکر: جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں نے کل بھی گزارش کی تھی، میں زیادہ لمبا ٹائم آپ کا نہیں لینا چاہتا، گزارش یہ ہے، ہمارے ملازمین ہیں، ہماری Backbone ہیں، میں نے تو کل بھی کہا ہے، اگر آپ کی کوئی Constraint ہے، آپ نہیں کرنا چاہتے ناں لیکن ان کو Engage کریں، آپ نے Non politicalبندے کے حوالہ کر دیا ہے، آپ ان کو بلائیں، میں ابھی وہیں سے آرہا ہوں، پولیس نے بندوقیں اور گولے تانے ہوئے، اگر گھنٹہ آدھا یہ لوگ نہیں جاتے تو پھر وہی آنسو گیس ہو گی اور بدنامی گورنمنٹ کی ہو گی، یہ وہی گورنمنٹ جو اسلام آباد میں جاتی ہے، ہم ان کا تحفظ کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ جو گولہ بارود یا آنسو گیس۔۔۔۔۔

ایک رکن:جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: اچھا، نہیں ہوتا تو دو بندے بھیج دیں، ہماری تجویز ہے، آپ مطالبے نہ مانیں لیکن ان کو Engageتو کریں، کم از کم یہ لوگوں کو Faceکرنے سے ڈرتے ہیں، لوگوں کو Faceنہیں کر سکتے، پتہ نہیں، کس طرح یہ پولیٹیکل لوگ ہیں، اگر کوئیFinancial constraint ہے، ان کو بتائیں، ہمارے ہی لوگ ہیں، کوئی باہر سے تو نہیں آئے ہوئے، دو چار ایم پی اے بھیج دیں یہاں پر بلالیں، ان کو سمجھا دیں کہ بابا آپ کا مطالبہ غلط ہے، آپ نے ایڈوائزر کے حوالے کیا ہوا ہے وہNon politicalبندہ ہے، آپ پولیٹیکل لوگ ہیں، یہ آپ کی نیک نامی ہو گی جو آنسو گیس نہ چلے، ہم تو آپ کو مشورہ دے سکتے ہیں، باقی آپ کا اپنا کام ہے، شکریہ۔

جناب سپیکر: فضل الہیٰ خان۔

جناب فضل الہیٰ: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ کل جو مظاہرہ ہوا تو پھر میں ان کے پاس گیا ہوں، وہاں پر جو اکٹھے ہو گئے تھے، سکول میں وہاں پر میں گیا ہوں، ان کے ساتھ مذاکرات ہوئے، باقاعدہ انہوں نے اپنی ڈیمانڈ مجھے دی، ڈیمانڈ کے اوپر سی ایم صاحب نے کمیٹی بنائی، ہمارے ایڈوائزر صاحب ہیں،

ساتھ انہوں نے کہا کہ دو چار ممبر اور بھی لے لیں، ان کے لئے جو بھی مناسب ہے وہ کر لیں، کل سی ایم صاحب نے کمیٹی اناؤنس کی اور جو مزمل اسلم صاحب ہیں، میں نے سی ایم صاحب سے Written لیا ہے، کمیٹی باقاعدہ اناؤنس ہوئی ہے، آج جو احتجاج ہے، یہ بھی اس میں آ جائیں گے اور کل جو احتجاج آنے والا ہے وہ سب اس میں آ جائیں گے، میں ابھی ان سے بات کر کے آیا ہوں، انہوں نے کہا، تھوڑی دیر میں ختم کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، بس آپ کی بات ان کے ساتھ ہو چکی ہے۔

<u>جناب فضل الہیٰ:</u> جی ہاں، بالکل ہوئی ہے، بالکل ہوئی ہے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ ختم کر دیں گے۔

<u>جناب فضل الہیٰ:</u> جی بالکل۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان پر شیلنگ نہیں ہو گی، دیکھیں، میں اس بات کا کبھی، لاء منسٹر صاحب، مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی ہے، لاء منسٹر صاحب، مجھے کبھی یہ بات سمجھ نہیں آئی ہے، گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہمارے کہنے پر شیلنگ نہیں ہوتی تو پولیس کیسے شیلنگ، ان کو از خود کوئی الہام ہو جاتا ہے کہ ہم نے شیلنگ کرنی ہے۔

<u>جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی):</u> سر، یہ ریڈزون میں آ جاتے ہیں، اس لئے شیلنگ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> اسلام آباد میں تو آپ بھی ریڈزون جاتے ہیں۔

<u>وزیر قانون:</u> اسلام آباد میں میڈم، ہم پر گولیاں چلائی گئیں، Sniper چلائے گئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ریڈزون ہے، لاء منسٹر صاحب، یہ ریڈزون کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ یہ اسمبلی کے گیٹ تک ریڈزون ختم کریں ناں، لوگ تو آئیں ناں، لوگ اگر اس اسمبلی تک بھی نہیں آ سکتے تو پھر کیا ہے یار؟

(تالیاں)

<u>وزیر قانون:</u> نہیں جی، اسمبلی سے ان کو کسی نے نہیں روکا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اسمبلی سے آگے کور کمانڈر کا گھر ہے، ادھر آگے جج صاحبان ہیں۔

<u>وزیر قانون:</u> ان کی جو لیڈر شپ تھی، وہ کل بھی اندر آئی تھی، ہو سکتا ہے کہ آپ کے علم میں بھی ہو، پرسوں بھی آئی تھی۔

جناب سپیکر: یہ فوجیوں کی جو Picket (چوکی) باہر لگائی ہوئی ہے، سنیں یہ جو فوجیوں کی Picket ہے، اس Picket کو اٹھا کر آگے کریں، اسمبلی کے گیٹ تک لوگوں کو آنے دیں ناں، آئیں ناں لوگ، اسمبلی کے گیٹ تک ہمیں کیا پرابلم ہے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، یہ جو ڈسپیرٹی الاؤنس کی ہماری کیبنٹ کی جو کمیٹی تھی، چونکہ میں اس میں نہیں تھا، میجر سجاد صاحب وہ اس میں تھے تو یہ ڈیٹیل آپ کو وہ بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے اس بات پر ایک چیز کلیئر کریں، دیکھیں، یہ روز سین (Scene) لگا ہوتا ہے ناں، ہم کسی کے لئے ریڈ زون نہیں ہیں، یہ ہاؤس Public of Khyber Pakhtunkhwa کا Representative ہے (تالیاں) یہ اس کی Representation کر رہا ہے، اس صوبے کے لوگ اگر اپنے نمائندوں کے پاس نہیں جا سکتے، احتجاج نہیں کر سکتے تو کدھر جائیں؟ ٹھیک ہے، فوجی ہیں، فوجی (چوکی) سے آگے کور کمانڈر صاحب کا گھر ہے، سرینہ ہوٹل بھی آگے ہے، یہ جج صاحبان بھی آگے ہیں تو بھئی اس اسمبلی کے گیٹ تک ان فوجیوں کو کہیں کہ آپ اپنی Picket ادھر لگائیں، یہاں تک لوگوں کو آنے دیں، اس کو کیوں ریڈ زون بنایا ہوا ہے، کون سا یہاں ہم کوئی ایسی چیز رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ جس کو خدشہ ہو گیا ہے، پبلک سے ان کے نمائندے بیٹھے ہیں، ان سے بات کریں، یہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے، یہ اس گورنمنٹ میں نہیں، اس سے پہلے بھی یہی ہوتا رہا ہے، مگر اس کو کسی جگہ کسی لیول پر ایڈریس کریں۔ جی میجر سجاد صاحب۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: سر، میری بات باقی رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی سپیچ رہ گئی، آپ نے قصہ ہی ایسا چھیڑ دیا، اب یہ جواب دے دیں، پھر آپ Continue کر لیں۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ۔ جناب سپیکر، جیسے آپ نے فرمایا، جیسے آپ نے فرمایا، ان شاء اللہ وتعالیٰ اسی طرح ہی ہوگا، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میں کوئی ایسا عمل نہیں ہوگا، جس سے جمہوریت یا سرکاری ملازمین کو یا کسی خاص طبقے کو ان میں تفریق ہو یا کوئی نقصان پہنچائیں، Basically، یہ جو ڈسپیرٹی الاؤنس ہے، ڈسپیرٹی کو Basically address کرنے کے لئے کیبنٹ نے ایک کمیٹی بنائی، حکومت کو اس بات کا احساس ہے کہ تمام جتنے بھی کیڈرز ہیں، ان سب میں اگر کوئی اس قسم کی تفریق وہ محسوس کر رہے ہیں، اس کو ہر صورت میں ختم کیا جائے، اس میں کافی عرصے سے کام ہو رہا ہے، کافی حد

تک اس ڈسپیرٹی کو ایڈریس کیا جا چکا ہے، مثال کے طور پر ہمارے کچھ کیڈرز ہیں،PMS Cadre ہو گیا، PPS ہو گیا یا پھر اس طرح پولیس والے ہو گئے، پولیس آفیسرز ہو گئے، پھر ہمارے PROs ہیں، ہمارے Prisons کے ہیں، ہمارے Rescue, relief کے ہیں، یہ سارے ایک ایک کر کے ہم دیکھ رہے ہیں، کافی حد تک PMS,PPS, Police, Rescue, relief اور ساتھ Prison والے ابھی آپ اندازہ کریں کہ 2015ء کی Basic pay پر ہمارے کچھ ڈیپارٹمنٹس، کچھ ملازمین کی تنخواہیں چل رہی تھیں، اسی کو ایڈریس کیا گیا، Likewise PMS cadre کو آفیسرز کی جو بہت بڑی تعداد ہے، ان کو ایڈریس کیا گیا، Likewise PPS cadre کو ایڈریس کیا گیا اور Prison والوں کا، ان کو بھی کافی حد تک ایڈریس کیا گیا، جہاں تک بات آئی پولیس والوں کی، پولیس والوں کی تنخواہیں وہ بھی ڈسپیرٹی میں آرہی تھی کہ پنجاب کے برابر نہیں ہیں، ان کی تنخواہوں کو پنجاب پولیس کے برابر لایا گیا، پھر ساتھ ساتھ پولیس آفیسر کا چونکہ ایک الگ کیڈر ہے، کانسٹیبل سے لے کر 16 تک جو پولیس ڈیپارٹمنٹ میں کام کر رہے تھے، ان سب کی پنجاب پولیس کے برابر تنخواہ کر دی گئی اور جو پولیس آفیسرز ہیں، ہمارے پختونخوا میں جو Serve کر رہے ہیں وہ ان کی ڈیمانڈ یہ تھی کہ ہماری تنخواہوں کو بلوچستان کے آفیسرز کی جتنی بھی تنخواہ ہے، ان کے برابر کی جائے۔ جناب سپیکر، یہ میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کا جتنا بھی ایریا ہے وہ ہارڈ ایریا میں Count ہوتا ہے، ان کو الاؤنس وفاق دیتا ہے، ہم نہیں، صوبہ خود نہیں Afford کرتا، جبکہ ہم نے کیا چونکہ حکومت ہے، انہوں نے ہمارے پختونخوا کا جتنا بھی علاقہ ہے، وہ بھی ایک قسم کا ہارڈ ایریا ہی بنتا ہے، دہشت گردی کے حساب سے یا پھر جتنی بھی سیکیورٹی کے معاملات ہیں، یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبائی حکومت خود ہی برداشت کریں، اس وقت تک جب تک وفاق اس بات پر آمادہ نہیں ہوتا، اس کا ہم الگ کیس بنوا کر بھجوائیں گے، اگر وہ راضی ہو گئے تو ٹھیک ہے، ورنہ جتنے بھی پولیس آفیسرز ہیں، ان کی تنخواہ صوبائی حکومت برداشت کرے گی، اسی طرح Prisons کا بہت بڑا عملہ ہے، بہت پرانے سکیل پر یہ چل رہے تھے، ان کی تنخواہوں کو بھی ایڈریس کیا، ان کی ڈسپیرٹی، ابھی جہاں تک تمام سرکاری ملازمین ہیں، یہ ایک بہت بڑا Subject ہے، ان کو مرحلہ وار دیکھا جا رہا ہے، ان کے ساتھ ایک کنڈیشن بھی ہم نے رکھی ہوئی ہے کہ ہم اس کو آنے والے سالوں میں اس ڈسپیرٹی کو ایڈریس کریں گے لیکن اگر آپ دیکھیں کہ جوان کے الاؤنسز بڑھے ہیں، یہ 30% تک خود بخود جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ اگر ان کی تنخواہیں دیکھیں تو یہ جو 10% Increase وفاق نے کیا ہے، یہ Increase ہم نے کسی کیڈر میں 20 % ,15% کیا ہے، کسی

کا20% سے 25% کیا ہے تو یہ All most اگر Average نکال لیں تو30% تک ان سب کا Increase کیا ہوا ہے جو کہ باقی کسی صوبے نے نہیں کیا ہے، وفاق نے بھی نہیں کیا ہے، یہ Credit ہماری حکومت کو جاتا ہے کہ ہم نے 10 % کے بجائے (تالیاں) 30 % تک لوگوں کی تنخواہیں بڑھائی ہیں، یہ اس طرح کا، جہاں تک انہوں نے احتجاج کیا، ٹھیک ہے، ہم ان کے ساتھ بات کریں گے، جس طرح فضل الہیٰ اور باقی لوگوں نے ان سے بات بھی کی ہے، ہم ان کو سمجھائیں گے، ان سے ہم بات کریں گے اور اگر وہ Convince ہو گئے تو ٹھیک ہے، ہم نے نہ تو کسی لاٹھی چارج کا حکم دیا، نہ شیلنگ کا، ریڈ زون کے اپنا کوئی پروٹوکول ہے، اگر کوئی پولیس آفیسر اس کو فالو کر رہا ہے تو اس میں جو ہے ناں، ان کو بھی تھوڑی سی احتیاط کرنا چاہیئے، ملازمین ذمہ دار لوگ ہوتے ہیں، کوئی ایسے غیر ذمہ دار لوگ تو نہیں، ان کو ہم یہ ذمہ داری کی بات کہہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ایسی کوئی بات نہیں ہے جس طرح اپوزیشن کے ممبران صاحبان نے اشارہ کیا کہ ہم ان کو Look after نہیں کر رہے ہیں، ہم ان شاء اللہ وتعالیٰ ذمہ داری کی بات کر رہے ہیں، ذمہ دار حکومت ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ ان کے ہر ایک ڈسپیرٹی کو، ہر ایک کیڈر کو جس طرح ہمارے کچھ ایسے کیڈرز ہیں، جن کا ابھی کوئی نام و نشان ہی نہیں ہے، ہم نہ صرف ان کی باتیں کر رہے ہیں بلکہ ایک ایک کیڈر کو اٹھا اٹھا کر ڈسکس بھی کر رہے ہیں، سب کچھ ایک ساتھ نہیں ہوتا، ان کی تنخواہیں، الاؤنسز دیکھ کر ہم نے آگے چلنا ہے، اپنے وسائل بھی دیکھنے ہیں، ان شاء اللہ ان سے بات بھی کریں گے، اپوزیشن ممبران کی یہ بات بالکل سر آنکھوں پر، جو بھی آپ کی تجاویز ہوں گی، آپ یقین کریں، تجاویز آپ ابھی دے رہے ہیں، اس پر کام ہم نے تین چار مہینے پہلے سے شروع کیا ہوا ہے کہ اس ڈسپیرٹی کو At all ہم نے Eliminate کرنا ہے، تمام ملازمین کے درمیان میں سے ان شاء اللہ یہ ہم کر کے دیں گے، اللہ خیر کرے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو کوئی آدمی بھیج دیں، ان کے ساتھ Negotiate کر لیں کہ اس پر سی ایم صاحب نے کمیٹی بنا دی ہے، اس میں آپ لوگوں کا فیصلہ بھی ہو جائے گا، اتنی بات ہے۔

<u>وزیر زراعت</u>: ہاں ٹھیک ہے، نہیں، آپ Nominate کر لیں، ہم چلیں جائیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: چیف وہپ صاحب، آپ Nominate کر دیں۔

<u>وزیر زراعت</u>: آپ Nominate کر دیں، ہم چلیں جائیں گے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: وزیر صاحب، ہیلتھ منسٹر، احتشام علی۔

جناب احتشام علی (مشیر صحت): سر، لوگ آئے ہوئے ہیں، Protest ان کا حق ہے، وہ اپنی جائز ڈیمانڈ کر سکتے ہیں، ہم ان ہی کے نمائندے ہیں، ہم ان کا خیال رکھیں گے، ان کی مراعات کا خیال رکھیں گے (تالیاں) جتنے بھی ہمارے ادھر منسٹر صاحبان ہیں، ایک دو ایم پی اے صاحبان، ان کی اپنی ایک کمیٹی ہو گی، ان کو بلوا لیتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر جو جو چیزیں صوبائی گورنمنٹ نے کی ہوئی ہیں، جو Steps لئے ہوئے ہیں، ان کے لئے وہ بھی ان کے ساتھ شیئر کریں گے، ان کی جو ڈیمانڈ ہے وہ لے کر پھر ہم سی ایم صاحب کے ساتھ بیٹھیں گے کہ سر، یہ یہ ان کی ڈیمانڈز ہیں، ان کی اگر Genuine demands ہیں تو ان شاء اللہ وتعالیٰ گورنمنٹ اس کو Accept کرے گی، ادھر سے ایک کمیٹی، جس میں منسٹر صاحبان بھی ہوں، ایک دو ایم پی اے صاحبان بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر ہم ان کو تفصیلی بریف کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی۔ بس فضل الٰہی خان کو بھی ساتھ لے جائیں ناں، آپ کل بھی گئے ہوئے تھے۔ اچھا، آپ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، آپ Continue کریں، Already ادھر بات ہو رہی تھی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ ہماری سڑکوں پر جو ملازمین نکلے ہیں، اس کے لئے آپ نے ان کو اس پر قائل کیا کہ جا کر ان کی بات سنیں، میں اس پر آپ کی شکر گزار ہوں، آج سپلیمنٹری بجٹ پر بحث ہے لیکن ہمیں 13 جنوری کو ایجنڈا ملا تھا، اس بجٹ سیشن کے لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی ایم پی اے تو جائے ناں؟ کوئی ایم پی اے چلا جائے، ایک Single آدمی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: اس میں Annual Budget کے لئے بھی دن رکھے گئے تھے، سپلیمنٹری بجٹ کے لئے بھی رکھے تھے لیکن مجھے افسوس ہے کہ تین تین دن کا ایجنڈا آپ لوگوں نے بلڈوز کیا، ایک دن پر لیا، ہماری اپوزیشن کی تمام Demand for grants جب کی گئی، اس پر ہمارے Cut motions نہیں لئے گئے، ہم ان تمام ڈیپارٹمنٹ کی ناقص کارکردگی پر بات کرنا چاہتے تھے، اپوزیشن کا ایک کردار ہوتا ہے، آپ نے اس کردار پر قدغن لگائی وہ سارا بلڈوز کیا، ہمیں بات کرنے کے لئے اجازت نہیں دی تو اس پر ہمیں افسوس ہے کہ دو تہائی اکثریت ہونے کے باوجود پتہ نہیں آپ لوگوں کو کیوں اتنی بوکھلاہٹ تھی یا آپ تذبذب کا شکار تھے کہ آپ نے ایک دن میں اتنا Speedy budget پاس کیا، یہ Speedy budget پاس کرنے پر نہ صرف ہم خوش نہیں بلکہ آپ کی اپنی قیادت بھی خوش نہیں ہے، وہاں ابھی قسم قسم کے بیانات آ رہے ہیں کہ وہاں آپ کو کیا جلدی تھی؟ وہاں پر تو کل گوہر صاحب نے کہہ دیا تھا کہ ابھی

بجٹ پاس کرنے میں پانچ دن باقی ہیں، ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ نے ایک دن میں Annual budget بھی پاس کر لیا تو یہ قابل افسوس ہے، آج ضمنی بجٹ پر بحث ہے، رول 124 کے تحت ضمنی بجٹ پر آپ کو Provision ملتی ہے لیکن یہ قابل افسوس ہے کہ ہر سال ضمنی بجٹ بڑھتا جا رہا ہے، ضمنی بجٹ کی اجازت ضرور ہے لیکن اس کے ساتھ کچھ شرائط بھی ہوتی ہیں، کوئی غیر یقینی صورتحال ہو یا بہت ایمرجنسی ہو یا بہت ضرورت ہو، میرے خیال میں یہ ضمنی بجٹ آپ کی ناقص کارکردگی کا ثبوت ہے، اس میں آپ دیکھیں، Current expenditure کے لئے جو آپ ڈیمانڈ کر رہے ہیں، 192 ارب 74 کروڑ 42 لاکھ 38 ہزار 70 روپے، یہ Current expenditure ہے، Current expenditure معلوم ہوتے ہیں، الاؤنسز ہوتے ہیں، سیلریز ہوتی ہیں اور جیسے چیزیں ہوتی ہیں جو Annual budget میں آپ کو Reflect کرنی چاہیئے لیکن اس کے باوجود آپ ضمنی بجٹ میں اس کی اجازت لے رہے ہیں، یہ قابل افسوس ہے۔ دوسرا ڈیولیپمنٹل میں 47 ارب 26 کروڑ 95 لاکھ 13 ہزار روپے کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں، یہ ٹوٹل بنتا ہے، 240 ارب 01 کروڑ 37 لاکھ 51 ہزار 190 روپے، میں سمجھتی ہوں، میرے خیال میں آج آپ اس کی منظوری لے رہے ہیں، میرے خیال میں، میری ناقص رائے میں یہ غیر قانونی ہے کیونکہ اس بجٹ کی آپ نے Annual development میں اس کی اجازت نہیں لی، آپ نے Expenditure کر لئے ہیں اور اب Financial year کے اختتام پر آپ اس کو Legalize کرنے کے لئے آج اس کو ایجنڈے پر لائے ہیں، ہم اس کو legal کر لیں جو ہم نے Expend کر لیا ہے، میرے خیال میں یہ نہیں ہونا چاہیئے، ہر سال یہ Expenditure آپ کے مزید بڑھتے جا رہے ہیں، پہلے بھی ضمنی بجٹ آتے تھے لیکن ضمنی بجٹ بہت چھوٹی Amount کے ہوتے تھے، اس پر کوئی اتنی بحث بھی نہیں کرتے تھے کہ ٹھیک ہے، کچھ چیزیں جو بڑھ جاتی ہیں، اس کے لئے ضروریات ہوتی ہیں لیکن جب سے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ آئی ہے، ایک طرف آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے بچت کر لی ہے، سرپلس بجٹ دے دیا ہے، دوسری طرف آپ اتنی بڑی Amount کا ضمنی بجٹ لے کر آ رہے ہیں تو یہ سراسر تضاد ہے، یہ تضاد ہمیں بتاتا ہے کہ آپ کا بجٹ جو آپ نے بنایا ہے وہ بالکل ٹھیک نہیں تھا، یہاں پر مزمل صاحب نے اس بجٹ کی بہت تعریفیں کی ہیں، دو تین دن سے وہ تو ہمیں نظر بھی نہیں آ رہے ہیں، پہلے تو ایک دو دن بہت تعریفیں کیں لیکن ان کا Stamina اتنا نہیں تھا کہ وہ تمام بجٹ سیشن میں یہاں پر بیٹھ سکتے، اگر اگلے سال تک یہ اسمبلیاں رہیں، ہم اس کے ممبر رہیں تو پھر ہم آپ کو

دکھائیں گے کہ آج کل وہ تعریفیں کر رہے تھے کہ ہم ایک متوازن بجٹ دے رہے ہیں، سرپلس بجٹ دے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ اس ضمنی بجٹ سے زیادہ اگلے سال اس سے بھی آگے لے کر جائیں گے، ہر سال یہ ہو رہا ہے کہ ضمنی بجٹ مزید آپ بڑھا رہے ہیں، یہ طریقہ کار ٹھیک نہیں ہے کہ آپ اس طرح اربوں روپے ضمنی بجٹ کی منظوری کے لئے اس کو ہاؤس میں لاتے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ یہ Process کم ہونا چاہیئے یا میرے خیال میں ختم ہونا چاہیئے، اس کے علاوہ اس دن جو بجٹ پاس ہوا، ہم نے Walk out کیا، اس میں ہم نے فنانس بل میں امنڈمنٹ بھی دی، ہم نے پیش نہیں کی، آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم ٹیکس فری بجٹ دے رہے ہیں لیکن آپ نے کسی کو بھی نہیں بخشا، شادی ہالوں پر ٹیکس، نجی سکولوں پر ٹیکس، وکیلوں پر ٹیکس، درزیوں پر ٹیکس، ٹریفک جرمانوں پر، جرمانے وہ مزید بڑھا دیئے ہیں، صرف عجیب وغریب جرمانے ہیں، ادھر جانے پر اتنا، ادھر جانے پر اتنا، الٹا آنے پر اتنا، آگے جانے پر اتنا، جرمانوں سے آپ حکومتیں چلائیں گے، اس کے علاوہ پانچ مرلے گھر جو کوئی Rent کے لئے دیتا ہے تو اس پر بھی ٹیکس، ایک طرف آپ نوکریاں نہیں دے رہے ہیں، کوئی اپنے لئے کچھ تھوڑا بہت Increase یا کچھ اپنے لئے ہاتھ پاؤں پھیلاتے ہیں تو اس پر بھی آپ لوگوں نے ٹیکسوں کا بوجھ بڑھا دیا ہے، یہ دن بدن جو آپ ٹیکس بڑھا رہے ہیں، دوسرا آج مزمل صاحب اس ہاؤس میں کیوں نہیں ہیں؟ صرف ایک دو دن ان کا Stamina تھا، یہاں پر انہوں نے پچھتر سال کی تمام حکومتوں کی کارکردگی گنوا دی، لیکن کم از کم ہمیں Surety تو دیں کہ اگلے سال پھر یہ ضمنی بجٹ اتنا زیادہ نہیں آئے گا، اگر ضمنی بجٹ اس سے زیادہ آیا تو ہم یہ کہہ سکیں گے کہ ان کا یہ بجٹ بھی انہوں نے صحیح نہیں بنایا، ان کا موازنہ ٹھیک نہیں تھا، انہوں نے حساب کتاب غلط کیا ہے، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ اچھا، اگر حکومت ان کو، میرا خیال ہے کہ پہلے اپوزیشن کو ہم ٹائم دے دیتے ہیں، دیکھیں، یہ دیکھ لیں، آپ کے حکومتی ممبرز سارے ٹائم مانگ رہے ہیں، چیف وہپ نے کہہ دیا کہ حکومتی ممبروں کو ٹائم نہیں دینا، چیف وہپ ذمہ دار ہیں، رشاد خان کا پہلا نام لکھا ہوا ہے۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے یہاں اپنی چیئر سے حکومت کو ہدایت جاری کی کہ وہ باہر جائے اور جو وہاں سرکاری ملازمین آئے ہوئے ہیں ان کے مسائل سنے اور ان سے بات کرے، ان پر جو لاٹھی چارج ہوا، میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، آپ یہاں پر گورنمنٹ ہیں، حکومت ہیں، ان کو اپنی ذمہ داری لینی

چاہیئے، ان کو فرعون نہیں بننا چاہیئے، ان کو حکمران بننا چاہیئے، لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنی چاہیئے، ذمہ داری قبول کرنی چاہیئے، یہ لوگ کہاں جائیں گے؟ اگر ان کے کوئی تحفظات ہیں، خدشات ہیں، یہ کس کے پاس جائیں گے؟ یہ اس اسمبلی کے سامنے آئیں گے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جو ہماری روایات ہیں، ان کو باہر پانی پلایا جاتا، ان کے لئے کوئی سائے کا بندوبست کیا جاتا، اس کے برخلاف ان پر لاٹھی چارج یا شیلنگ کی گئی، میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، بجٹ کے اس موقع پر میں حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجٹ کے دوران کورم پورا ہو رہا ہے حالانکہ اس سے پہلے یہ دیکھنے میں آیا ہے، آپ اسمبلی کا اجلاس بلاتے ہیں بلکہ یہاں پر Requisite کیا جاتا ہے، اسمبلی کو ریکوزیشن پر بلایا جاتا ہے، یہ ایک بدنما داغ ہے کہ یہ اپنی وہ تعداد یہاں پر پورا نہیں کر پاتے، یہاں پر خود ہی کورم کی نشاندہی کرتے ہیں وہ بعد میں پتہ چلا کہ سی ایم صاحب نے میرے خیال سے کوئی دس ہزار روپے جرمانہ ممبرز پر لگایا ہوا ہے کہ کوئی نہ آیا تو اس پر جرمانہ لگے گا، اس وجہ سے اگر آپ کی تعداد پوری ہے، آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جناب سپیکر، کسی بھی اسمبلی میں، کسی بھی حکومت میں ضمنی بجٹ کا پیش ہونا، یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ سرپلس بجٹ نہیں ہوتا، یہ میں پچھلے بجٹ میں اس ایوان میں یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ سو ارب کا جو ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ سرپلس بجٹ پیش کیا جا رہا ہے، میں نے اس ٹائم نشاندہی کی تھی کہ یہ سرپلس بجٹ نہیں ہے، یہ آج جو ضمنی بجٹ پیش کیا گیا، یہ اس بات کا اعتراف ہے، میرے خیال سے آج کے بعد کم از کم سوشل میڈیا پر اس چیز کا ڈھنڈورا نہیں پیٹنا چاہیئے کہ ہم نے سرپلس بجٹ پیش کیا ہے۔ جناب سپیکر، میں بجٹ پر کیا بات کروں گا، کافی ممبران اس پر بات کر چکے ہیں کہ اس بجٹ میں کوئی نیا ہسپتال، کوئی نئی یونیورسٹی کچھ نہیں بن رہا، میں اپنے حلقے کی دو تین چیزیں سامنے لانا چاہوں گا، یہ ہیلتھ، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، یہاں فلور پر میں نے بات کی تھی کہ ہمارے شانگلہ کے لوگوں کے مسائل ہیں، وہاں کے Kidney کے Patient جاتے ہیں، Dialysis کے لئے دوسرے شہروں میں، یہاں پر انہوں نے بھرپور ذمہ داری لی اور کہا کہ ایک ہفتے میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا وہ مسئلہ بعد میں ہم نے DHQ level پر خود حل کیا ہے، وہاں پر لوکل ڈاکٹروں سے، یہ بہت زیادہ شرمناک ہے کہ وہاں پر 2005ء میں جو زلزلہ آیا تھا، جو Equipments ہیں وہ ابھی تک بند پڑے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہاں پر کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ اتنے مہنگے Equipments وہاں پر پڑے ہوئے ہیں، آلات، مشینیں اور ان کو استعمال نہیں کیا جاتا، سپیشل اسسٹنٹ نے ذمہ داری لی وہ ایک روپیہ بھی وہاں پر نہیں دے سکے،

لوکل ذرائع تھے، وہاں پر ہم بیٹھے ہیں، ڈاکٹروں نے وہ سٹور کھلوائیں ہیں، جہاں پر یہ مشینیں پڑی ہوئی تھیں، جناب سپیکر، میں بار بار کہتا آ رہا ہوں کہ بشام ہسپتال ہماراز مین بوس ہوا ہے وہ زمین پر پڑا ہوا ہے وہ جب بھی بات کرتے ہیں، کوئی پیسے ویسے ریلیز ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ اسمبلی میں بار بار یہ بات ہوئی ہے، فنانس ہو، جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہو وہ کمیشن کے بغیر پیسے ریلیز نہیں کرتے یہاں پر آپ جس آفس میں بھی جائیں، ٹھیکیدار بیٹھے ہوتے ہیں، حکومت کو اس چیز پر سوچنا چاہیئے، وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں، کوئی بھرتی نہیں ہو رہی، وہاں پر سٹاف بی ایچ یو سے لے کر ڈی ایچ کیو تک مجھے کوئی ایک وہ بتادیں، جہاں پر سٹاف پورا ہو، اس میں حکومت کو چاہیئے کہ بے روزگاری میں بھی جو کمی آئے گی، لوگوں کے لئے آسانی بھی آئے گی، اگر ہیلتھ میں کچھ بھرتی کی اجازت دی جائے ڈاکٹرز وغیرہ وغیرہ کی۔ جناب سپیکر، امن وامان کے حوالے سے یہاں پر عدنان خان نے بات کی کہ پورے جنوبی اضلاع نے ایک پگڑی امن کے نام پر پہنائی تھی۔ جناب سپیکر، میرے ضلع میں گنا گرھ چیک پوسٹ پر حملہ ہوا، تھانیدار سمیت دو پولیس والے شہید ہوئے، تخ تنگے پر فضا مقام ہے، وہاں پر حملہ ہوا، ابھی تک کوئی تحقیقات نہیں کہ حملہ کس نے کیا؟ کس طرف نکل گئے؟ کس طرف سے آئے؟ سب سے باعث شرم بات یہ ہے کہ جس چیک پوسٹ پر حملہ ہوا، اس چیک پوسٹ کو ختم کر دیا گیا، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ان کو اضافی نفری دی جاتی، ان کو اضافی مراعات دی جاتیں، ان کو جدید اسلحہ دیا جاتا، ان کو ایسی چیزیں مہیا کی جاتیں جس کے ذریعے وہ مقابلہ کرتے وہ چیک پوسٹ وہاں سے ہٹادی، یہ ہمارے امن وامان کا بڑا عجیب سا منطق ہے کہ جہاں پر حملہ ہوا ہے، بھئی یہاں سے ہٹ جائیں، وہاں پر آپ نہ جائیں، اس چیز کو دیکھیں، آپ صوبے کے امن وامان کا سارا جو سسٹم ہے وہ آپ کی سمجھ میں آ جائے گا۔ جناب سپیکر، ایجوکیشن منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے شانگلہ میں ایجوکیشن میں سیاسی مداخلت بہت زیادہ ہے، آئے روز تبادلے ہو رہے ہیں، میں آپ کے نوٹس میں لاؤں کہ ہماری فیمیل ایجوکیشن وہ بند ہو رہی ہے، ایک ایک سکول میں بارہ، بارہ اساتذہ کو رکھا ہوا ہے، ایک سکول کو بالکل بند کر دیا گیا ہے، وہاں پر بات کریں تو کہہ رہے ہیں کہ جی یہ تو اوپر سے ہدایت آئی ہے، یہ کریں، وہ کریں، کم از کم اگر آپ ہمیں وہاں پر نئے سکولز نہیں بنا سکتے، کم از کم وہاں پر Discipline تو خراب نہ کریں، یہ ٹرانسفر پوسٹنگ میں جو سیاسی مداخلت ہے، یہ میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو بند کریں۔ جناب سپیکر، ہمارے ضلع میں یہ منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی بھی سی اینڈ ڈبلیو کے ماتحت ایک روڈ ایسا نہیں ہے جو آپ کسی کو دکھا سکیں کہ یہ روڈ ٹھیک ہے، میں چیلنج سے کہتا ہوں، مجھے شانگلہ میں

ایک روڈ سی اینڈ ڈبلیو کا، یہ تو شکر ہے کہ این ایچ اے کا وہ آئے ہیں، بشام سے الپوری، الپوری سے سوات اور سوات سے پورن، وہاں سے بونیر وہ ظاہر ہے کہ ایک روڈ موجود ہے، سی اینڈ ڈبلیو کے زیر اہتمام کوئی بھی روڈ کام نہیں کر رہا، ایم اینڈ آر کے پیسے آجاتے ہیں وہ ٹھیکیدار پتہ نہیں، کہاں پر خرچ ہوتے ہیں، میری یہ تجویز ہے، منسٹر ایجوکیشن اور منسٹر سی اینڈ ڈبلیو سے کہ یہ آپ Implement کریں، پوری اسمبلی کے لئے Implement کریں، کوئی ایک ہائی سکول، مڈل سکول، پرائمری سکول، ہائر سیکنڈری، کوئی ایک یو سی وہ ایک ایم پی ایز کے Under کریں ناں، ان کو ڈی ای اوز کے اختیارات دیں، آپ دیکھیں، سکول کیسے کامیاب ہوتے ہیں، ڈی ای اوز آپ کا نام لیتے ہیں، آپ ادھر کا اشارہ کرتے ہیں، یہ لوکل سکولز یو سی وائز کم از کم یہ ایم پی ایز کے اس پر کریں پھر آپ دیکھیں کہ وہاں پر تعلیم کیسی ہوتی ہے، وہاں پر اساتذہ کیسے پورے ہوتے ہیں، اسی طرح میری سی اینڈ ڈبلیو سے درخواست ہے، پچھلے سال پانچ کروڑ روپے ایک جگہ بھی نہیں معلوم کہ یہ پیسے کہاں پر خرچ ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یہ میری کچھ تجاویز ہیں، میں بجٹ میں وہ بکس کو گھما رہے ہیں، ڈسٹرکٹ وائز دیکھ رہے ہیں، ڈیپارٹمنٹ وائز دیکھ رہے ہیں، شانگلہ کا نام نہیں ہے، تمام ڈسٹرکٹ کا نام ہے، شانگلہ کا نام نہیں ہے وہ ٹھیک ہے یہاں سے ہم دو ایم پی ایز ہیں، ٹھیک ہے بھئی وہ اپوزیشن کے، آپ کا ایک جو حکومتی ایم پی اے حاجی صاحب ان کو بھی آپ لوگوں نے ایک روپیہ نہیں دیا، آپ نے یا تو ٹرانسفر پوسٹنگ میں ان کو Busy کیا ہوا ہے کہ آپ کام نہ مانگیں، یہی کریں، کم از کم دس ہزار روپے تو ان کو دینے چاہیئے تھے، کم از کم اس بک میں شانگلہ کا نام تو آجاتا، یہ گلہ ہے ہمارا وہ نہیں کر سکتے، پتہ نہیں مجھے حیرانگی ہے، ہمیں نہ دیں، ان کو تو دیں، کم از کم یا پھر میں ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں، ہم اپوزیشن، ادھر ہم اپوزیشن میں ہیں، مرکز میں ہم حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں، آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں، جو منصوبے ہیں وہ مل کر لے آتے ہیں، اپنی لیڈر شپ سارے ایک ساتھ بیٹھتے ہیں، جو صوبائی لیول پر ہو، جو مرکزی لیول پر ہو، جو ہمارے مسائل ہیں، ان شاء اللہ وہ حل کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میری آپ کی اجازت سے، آپ کی خصوصی اجازت سے میں بجلی پر دو منٹ بات کرنا چاہوں گا کیونکہ انتہائی گرمی کا موسم ہے، لوگ وہ لوڈشیڈنگ کے ہاتھوں تنگ آچکے ہیں، ہمارے لوگ وہ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے دریا کی طرف جاتے ہیں، وہاں پر عورتیں ڈوب گئیں، خواتین، بچے، جوان، بزرگ کوئی بھی نہیں رہا، ہر ہر جنس آپ دیکھ لیں وہ دریا کے کنارے جاتے ہیں وہ دریا برد ہو جاتے ہیں، اس کی بنیادی ذمہ داری یہ واپڈا والے ہیں، یہ پیسکو والے ہمیں میٹنگز میں کہتے ہیں کہ آپ چور

ہیں، چور تو یہ ہیں کہ جب بھی یہ لوگ لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں، جب بھی ہم کوئی میٹنگ کرتے ہیں، ہم ان کو بتاتے ہیں کہ آپ کارروائی کریں، کنڈے کے خلاف ایک نام نہاد آپریشن شروع ہو جاتا ہے، ہم اس میں مداخلت نہیں کرتے وہRecoveryخزانے میں نہیں جاتی وہ ان کی جیبوں میں چلی جاتی ہے، لائن مین سے لے کر چیف ایگزیکٹیو یہ سارے چور ہیں۔ جناب سپیکر، شانگلہ جو ہے وہ بجلی پیدا کرتا ہے، ہمارے پاس خان خوڑ سے (72) بہتر میگاواٹ بجلی سسٹم میں آچکی ہے، ہمارا کروڑہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ بارہ میگاواٹ بالکل تیار ہے، ایسا نہ ہو کہ ابھی جو حالت میں دیکھ رہا ہوں، وہاں پر بدترین احتجاج ہو گا وہ احتجاج شاہراہ ریشم پر ہو گا، ہمارے شمالی علاقے، جو سیاچن روڈ ہے، بعد میں ہم پرPressureآجاتا ہے کہ یہ ریڑھ کی ہڈی ہے، اس روڈ کو کھلوائیں، اگر یہ بدترین لوڈ شیڈنگ بند نہ کی گئی جس طرح لوگ دریا برد ہو رہے ہیں، ایک بدترین احتجاج ہو گا، ہم خود اس احتجاج میں شرکت کریں گے۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بڑا مشکور ہوں، ان شاء اللہ وتعالیٰ یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ بجٹ کی جو سپیچ ہے، جو بجٹ کیCut motionsہیں، اس طرح ضمنی بجٹ کٹوتی کی طرف نہیں جائیں گے، اس میں ڈیپارٹمنٹ وائز ہمیں موقع دیں گے کہ ہم اس پر بات کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: کوئی ایک یا آدھا دیکھ لیتے ہیں، ایک یا آدھا دیکھ لیتے ہیں، ٹھیک ہے ناں؟ کنڈی صاحب میں نے کہا، ایک یا آدھا دیکھ لیتے ہیں، کٹ موشنز کو بھی ایک پر، آپ بحث کر لیں پھر آگے دیکھ لیتے ہیں، پھر سپیچز نہ کریں ناں، پھر جب اس پر بحث کرنی ہے، آپ سب کا نام ہے، بس سپیچز ختم ہوں گی تو میں اس کو لیتا ہوں۔

جناب احمد کنڈی: کٹ موشن شروع کریں، اس پر بات بھی کرتے رہیں گے اور کٹ موشن بھی چلتے رہے گے، میں نے کہا کہ کٹ موشن پر بات بھی ہوتی رہے گی۔ جناب، یہ بات کر لیتے ہیں پھر نکل جاتے ہیں، جب بزنس ہو جائے، یہ چلے جاتے ہیں، پھر کورم پورا نہیں ہوتا، پھر ہمارا دن ضائع ہو جاتا ہے، یہ جتنی بھی باتیں کر کے چلے جاتے ہیں، آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں، اپوزیشن لیڈر بھی بیٹھا تھا، لطف الرحمان صاحب بھی بیٹھے ہوتے ہیں، ہم بھی بیٹھے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو کوئی جواب دینا چاہتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: میں تو ریگولر بیٹھتا ہوں آپ کے آخری، بھائی روز سنتے ہیں۔

جناب سپیکر: چیف وہپ صاحب نے مجھے کہا ہے،لغمانی صاحب، میرے پاس آپ سب کے نام لکھے ہوئے ہیں جس ترتیب سے یہ ابھی میں نے لکھے بھی نہیں، جس ترتیب سے پہلے سے لکھے ہوئے ہیں، یہ ایک ترتیب ہے،آپ سب کے نام ہیں،چیف وہپ کہہ دیں،آپ کا بعد میں کریں، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔

(شور)

جناب سپیکر:اکبر ایوب خان،آپ بھی بیٹھ جائیں، پہلے میں آپ کے چیف وہپ سے بات کرلوں، سر، ادھر آجائیں۔آنریبل ممبرز،اس طرح ہے،آپ تشریف رکھیں، سارے تشریف رکھیں،آپ تشریف رکھیں،آپ تو ہماری بہن ہیں،آپ کیوں فکر کرتی ہیں،اگر آپ کے بغیر بات ہوگی تو پھر آپ مجھے کہیں، اچھا،آنریبل ممبرز اس طرح ہے، چونکہ بہت سارے آنریبل ممبرز نے اس بجٹ کے اوپر حکومتی بینچوں سے بھی اور اپوزیشن بینچوں سے بھی اظہار رائے نہیں کیا، مناسب یہ ہوگا کہ آپ سارے اظہار رائے کر لیں،اس کے بعد ہم کٹ موشنز کو لے لیں گے،آج ہوگیا تو آج کرلیں گے، شروع کردیں گے۔

ایک رکن:جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کل لے لیں گے مگر یہ آپ خیال رکھیں کہ اگر آپ Specific time کے اندر اپنی بات کمپلیٹ کریں، پھر دس، دس منٹ نہ لیں، پھر تین سے چار منٹ میں اپنی بات کمپلیٹ کریں،آپ منعم خان،آپ کا ادھر سے چونکہ نام لیا گیا تھا،آپ سب سے پہلے بول لیں، پھر ڈاکٹر امجد صاحب بول لیں گے۔

جناب عبدالمنعم:بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ-شکریه. جناب سپیکر صاحب، زه خو دا یو مونږ ته اکثر وائی چې دا حکومتی خلق دی، دا اختلاف والا اکثر نه وی او دوئ ته څه پته نشته، نه ئے څه Book کتلے دے او نه ورته پته شته خو د شانګلې حوالې سره دوئ خبره اوکړه، ماته اسی کروړ په کلیل روډ کښې ملاؤ دی او پندره کروړقبر ګرام روډ کښې ملاؤ دی، اوس به تارکول اوشی، فنډ ملاؤشوے دے، داسې ان شاءالله ایریګیشن کښې پچیس کروړ روپئ Allocation په کښې چې کوم دے، پچیس کروړ منتخب شوی دی قبر ګرام کښې او بیا ولې د پاره، مډل سکول راته ملاؤ دے، هائی سکول راته ملاؤ دے، دا World Bank زما په حلقه کښې د11.27 کروړ روپو کار راوان دے، د World Bank د صوبائی فنډ نه 11.27 کروړ او اوس ان شاءالله تعالیٰ په 3 جولائی د Asian Development

Bank د اربونو روپو زما په حلقه کښې به ټینډر اوشی، په 3جولائی ټینډر دے نو که ټول وائی چې زما په کور کښې کار اوشی نو کور کښې دننه کار نه کیږی، دا شانګله درله مونږه ان شاءالله ګلې ګلزرا کوؤ(تالیاں)خو رشاد خان مو په یو خبره خوښ دے چې ده څلور میاشتې هم لګولی دی، تبلیغی او پاک سړے دے نو دې وائی چې بجلئ والا، واپډې والا چې دی، دا چور دی نو دیکښې دوئ سره مونږه متفق یو چې دغه چور دی او زیاتی خواره دی، په دې واپډا کښې درسره کم از کم زه متفق یم که څوک درسره وی او که نه وی،(تالیاں)د وفاق چې څومره دغه دی، هغه خراب دی او رشاد ته که څه شې پکار وی، مونږ سره دې کښینی که څه شې ئے هم پکار وی خو ستاسو خوا ته نه راځی، لرې نه کوټې ته بره نه څه شې نه راځی، راکوز شه ښکته، مونږ سره کښینه که څه دې پکار وی، دا خو حکومت دے او مونږ په ګلو او غولو وریږو خو څوک راځی نه خوا ته (تالیاں)تاسو هسې مونږ نه نفرت دے حالانکه مونږ ډیر ښه خلق یو، مونږ سره داسې سپین ږیری ښکولی ښکولی خلق دی، زمونږ خوا ته راشئ چې څه کار درله اوکړو (تالیاں)حالانکه دوئ ښه پوهه دی چېشانګله د پی ټی آئی ګړه دے، د شانګلې که څلور واړه سیټونه دی او که درې وانړه سیټونه دی، ان شاءالله دا پی ټی آئی ګټلی دی، نور عوام د پی ټی آئی دی خو خیر دے که یو کس دوه پکښې راغلی وی نو مونږ دا خبرې نه کوؤ، مونږ د شانګلې د عوامو ملګری یو او شانګلې ته به ټهیک ټهاک کار کیږی او شوے هم دے او کیږی به ان شاءالله، وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں کچھ Issues جو بہت Burning issues ہیں، اس پر بات کرنا چاہوں گا، ایک تو میں رشاد بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے واپڈا کا اصل چہرہ ابھی فلور پر بتا دیا، اس صوبے میں وہ کتنا ظلم کر رہا ہے اور کتنا خود چوری کر رہا ہے، پھر عوام پر وہ الزام لگاتے ہیں کہ عوام چوری کرتی ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اس لئے کہ مرکز میں ان کی حکومت ہے، انہوں نے یہ جو سچ بولا ہے، یہ ہم سب کو اس طرح ہونا چاہیئے کہ ہم جس جس جگہ پر خامیاں ہیں، ہم اس کی نشاندہی کریں۔

جناب سپیکر صاحب، ملاکنڈڈویژن میں آج شٹر ڈاؤن ہڑتال تھی، اس کی وجہ بھی وفاقی حکومت تھی کہ اس بجٹ میں وفاقی حکومت نے وہاں پر 10 percentsale tax عائد کیا ہے، ملاکنڈڈویژن 1969ء میں پاکستان کے ساتھ اس کاانضمام ہوا تھا، اس وقت سوات کے جو بادشاہ تھے، انہوں نےNegotiationکے ذریعے پاکستان میں اس کاانضمام کیا تھا، وہاں پر اس لئے ٹیکس نہیں لگا تھا، ایک ایگریمنٹ کے تحت کہ یہاں پر ٹیکس نہیں لگے گا، اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جو ریاست سوات تھی اس وقت، وہ ہر چیز میں خودکفیل تھی، کوئی چیز باہر سے وہاں پر نہیں جاتی تھی، جو موجودہ پاکستان ہے، اس سے کوئی چیز جو سوات ریاست تھی وہ بونیر، شانگلہ، سوات، کوہستان پر مشتمل تھی، اس وجہ سے سوات میں کوئی ٹیکس نہیں تھا، اب اس ظالم حکومت نے جو وفاق میں ہے جس کی نشاندہی ابھی رشاد خان نے کی، انہوں نے وہاں بھی Sale tax 10 percentلگایا ہے، وہاں بھی شانگلہ کے امیر مقام صاحب جو وہاں پر کیبنٹ ممبر ہیں، انہوں نے خود اسمبلی کے فلور پر Admit کیا ہوا ہے کہ ہم نے ملاکنڈڈویژن بھی معمولی سا10 percentsale taxلگایا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میرے جتنے بھی ملاکنڈڈویژن کے MPAsاور MNAs, بیٹھے ہیں، ہم نے، ہمارے MNAs نے وفاقی اسمبلی میں بھی، قومی اسمبلی میں بھی اس کی بھرپور مزاحمت کی ہے، مخالفت کی ہے، ہم جتنے بھی ملاکنڈڈویژن کے MPAs ہیں، ہم اسSale taxکو نہ مانتے ہیں اور نہ دینے کے لئے تیار ہیں، جتنا بھی ہے (تالیاں) ہم اپنی عوام کے ساتھ کھڑے ہوں گے کیونکہ وہی عوام ہمیں منتخب کرکے یہاں پر لے کر آتی ہے، آج میں، یہ سب جتنے بھی ہمارے ڈویژن کے یہاں پر کوئی30ایم پی ایز بیٹھے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ ہمارے ڈویژن کے ساتھ غداری ہوگی کہ اگر وفاق کا یہ ٹیکس ہم مانیں تو میرے ساتھ سب متفق ہیں، ان شاء اللہ اس کے خلاف ہم بھرپور مزاحمت سڑکوں پر بھی کریں گے، اسمبلی کے فلور پر بھی کریں گے، قانونی مزاحمت بھی کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، میں زیادہ سے زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا، لوڈشیڈنگ پر بات ہوگئی کہ وہاں پر سولہ سولہ گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہے لیکن ہمارے کچھ لوگوں نے یہاں بھی ہماری حکومت کوHitکیا، ابھی عدنان صاحب بیٹھے تھے وہ چلے گئے، عدنان صاحب نے کہا کہ اگر آپ امن نہیں لے کر آسکتے تو آپ استعفیٰ دے دیں، میں عدنان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ عدنان صاحب پہلے تو آپ کو بھی سچ بولنے کی اللہ توفیق دے کہ یہ امن کس کے ہاتھ میں ہے، یہ ملک کون چلا رہا ہے؟ کل یہاں بھی ایک سرکاری ملازم وہاں امریکہ گیا، اس کو کھانے پر بلایا گیا تھا، یہاں پر کوئی حکومت ہے ہی نہیں، اس سرکاری ملازم نے جو امریکہ گیا، وہاں پر ٹرمپ کے ساتھ اس نے کھانا کھایا، اس

نے ثابت کیا کہ یہ فارم سینتالیس کی حکومت ہے، یہاں ان کی حکومت نہیں ہے، یہ جعلی حکومت ہے، اصل حکومت ان کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ابھی ہمیں کہہ رہے ہیں، دس کروڑ کے بسکٹ کھائے ہیں، بارہ کروڑ کے بسکٹ کھائے ہیں، میرے پاس ایک رپورٹ پڑی ہے، Auditor General of Pakistan کی، اس کی ایک رپورٹ ہے کہ پنجاب حکومت نے بارہ کھرب روپے کی، کروڑوں اور اربوں کی بات نہیں کر رہا ہوں، بارہ ارب روپے کی بے ضابطگیاں کی گئی ہیں، سوری بارہ کھرب روپے کی بے ضابطگیاں کی ہیں۔ اچھا تو یہ اس پر کوئی نہیں بولتا، یہ جو بے ضابطگیاں انہوں نے کی ہیں، یہ فراڈ رقم کا غلط استعمال، زائد ادائیگیاں، غلط خریداری، مالی بے ضابطگیاں، یہ Auditor General کی 2024-25ء کی رپورٹ ہے، یہاں پر یہ ہمیں دس کروڑ کا طعنہ دیتے ہیں، وہاں پر پنجاب میں جو بارہ کھرب روپے انہوں نے فراڈ کے ذریعے سرکاری خزانے کو نقصان پہنچایا ہے، کیا یہ پاکستانیوں کا پیسہ نہیں ہے؟ جناب سپیکر صاحب، 2022ء میں ہم نے اپنی حکومت، خان صاحب نے کہا کہ حکومت اس نے ختم کی، یہاں صوبے میں بھی، پنجاب میں بھی پھر 2022ء سے 2024ء تک کس کی حکومت تھی؟ ان لوگوں کی جو اپوزیشن میں بیٹھے تھے، ان کی حکومت تھی، استعفیٰ تو ہم نے دے دیا تھا لیکن پھر اس نے صوبے کا کس طرح بیڑا غرق کیا، نو ہزار انہوں نے نوکریاں پیسوں پر دے کر لوگوں کو بھرتی کیا، جو ابھی ہم نے اسمبلی سے بل پاس کیا، اس کو نکال دیا، سب کو پتہ ہے کہ کتنے کتنے لاکھ روپے ایک ایک نوکری پر دیئے گئے تھے اور جو نگران حکومت آتی ہے، ان کا کام کیا ہوتا ہے؟ Day to day business ہوتا ہے، ان کا کام نوکریاں دینا نہیں ہوتا، ان کا کام ڈیولپمنٹل فنڈز لگانا نہیں ہوتا لیکن اب یہ چاہتے ہیں، یہ جو انہوں نے ایک سازش بنائی تھی، جس طرح سی ایم صاحب نے جس طرف اشارہ کیا تھا کہ یہ لوٹ مار کے لئے ہم دوبارہ پی ڈی ایم کی شکل میں نگران کی شکل میں آ جائیں تو یہ خواہش ہم ان کی کبھی پوری نہیں کریں گے کیونکہ سب کو پتہ ہے، 66 سال ان لوگوں نے حکومت کی ہے، ہم نے نہیں کی، یہ ہمیں کہتے ہیں، دس سال سے آپ کی حکومت ہے، دس سال سے ہماری حکومت ہے، بالکل ہے، ہم مانتے ہیں، ہم اس کو Own کرتے ہیں لیکن ہم نے عوام کو ریلیف بھی دیا ہے، جب ہم نے حکومت 2022ء میں چھوڑی، صحت کارڈ آپ نے ختم کیا، لنگر خانے آپ نے ختم کئے، احساس پروگرام آپ نے ختم کیا، جو فری دستر خوان تھا وہ آپ نے ختم کیا، اس کے لئے ہم آپ کو استعفیٰ دے دیں، یہ خواہش ان شاء اللہ ہم ان کی کبھی پوری نہیں کریں گے، ہم مقابلہ کریں گے، جتنا بھی جو آج ہم نے بجٹ پیش کیا تھا جس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ سرپلس ہے، یہ وہ ہے، جب سرپلس نہیں

ہو اور ہم Deficit میں جا رہے تھے یا مرکز جا رہا ہے، اس پر بھی تنقید ہوتی ہے، یہ آپ Deficit میں کیوں چلے جاتے ہو، یہ تو اس صوبے کی اچھائی ہے کہ انہوں نے سرپلس بجٹ دیا، انہوں نے اپنے اخراجات کم کئے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ نالائقوں کی حکومت ہے، خاص کر کنڈی صاحب کہتے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کنڈی صاحب جب 2022ء میں رجیم چینج ہو گیا، ہماری حکومت وفاق میں ختم کی گئی اور وہی حکومت جس کو آپ کہہ رہے ہو نالائق، اس وقت پٹرول 145 میں تھا، اب پٹرول 300 تک پہنچ گیا ہے، آپ لائق لوگ وہاں پر بیٹھے ہو تو آپ کی حکومت میں یہ دو ڈھائی سال میں پٹرول 145 سے 300 تک پہنچ گیا، ڈالر کا ریٹ دیکھ لیں، 150 سے 300 تک تجاوز کر گیا، وہ نالائق جو ہمیں نالائق کہہ رہی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں توجہ چاہتا ہوں، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، آپ سے مخاطب ہوں، جب پی ٹی آئی کی حکومت مرکز میں ختم کی گئی تو چینی 85 روپے فی کلو تھی، اب چینی 109 روپے فی کلو سے تجاوز کر گئی ہے۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ</u>: جناب سپیکر صاحب، چودہ کروڑ پاکستانی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، ان لائقوں کی حکومت میں تین سال میں تیس لاکھ لوگ پاکستان سے ہجرت کر چکے ہیں، یہ ہجرت 1947ء کے بعد سب سے بڑی ہجرت ہے، ان لائقوں کی حکومت کی وجہ سے لوگ یہاں سے باہر جا رہے ہیں، سولر سسٹم پر percentimporttax 18 لگایا، جناب سپیکر صاحب، E-commerce کے ذریعے جو ہمارے نوجوان اپنا بزنس کرتے ہیں، ان پر بھی percenttax 18 لگایا گیا، ان کو بھی نہیں چھوڑا، وفاقی حکومت نے جو ہمارے غریب کلاس فور ملازمین ہیں، وہ بھی اگر کیش نکلواتے ہیں تو One percent وہ بھی ٹیکس ادا کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، 26 مئی کو ان کی وزارت خزانہ نے ایک Statement دی تھی کہ ہمارے یہاں پاکستان میں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں، ہم خود کفیل ہو چکے ہیں، ہمارے پاس یہ Foreign Reserves ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، پھر 11 جون کو جب بجٹ آ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ ہمارا تو سارا انحصار بیرونی قرضوں پر ہے، ہم عوام کو ریلیف نہیں دے سکتے، ہم عوام کے اوپر جو یہ ظالمانہ ٹیکس لگائیں گے تو میرے خیال میں ایک مہینے میں یہ یوٹرن لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ ان لائقوں کی حکومت ہے تو یہ لائقوں کی حکومت کے یہ کارنامے ہیں کہ یہ عوام کو ریلیف دینے کے بجائے ان کے اوپر روزانہ نئے نئے ٹیکس لگاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اپنی سپیچ

کو Windup کروں گا لیکن میں دوبارہ یہ دہراؤں گا کہ اگر ملاکنڈ ڈویژن پر جو 10 percent sales tax انہوں نے لگایا ہے، اس کی ہم بھرپور مخالفت کریں گے، اسمبلی کے فلور پر بھی کریں گے، سڑکوں پر بھی کریں گے اور قانون کا راستہ بھی اپنائیں گے، اس پر ہم سب بالکل متفق ہیں، ان شاء اللہ کسی کو وہاں پر ٹیکس لگانے کی اجازت ملاکنڈ ڈویژن میں نہیں ہو گی، شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر، اپنے چیمبر تشریف لے گئے)

(جناب تاج محمد مسند نشین، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب تاج محمد (مسند نشین): شکریہ۔ اچھا عجب گل وزیر صاحب، ایسا ہے کہ نام سب کے لکھے ہوئے ہیں، ان سب کو موقع دیا جائے گا، مجھے جو لسٹ دی گئی، اسی کے مطابق چلیں گے تو اس میں ناراضگی کوئی بات نہیں ہے، بیٹھ جائیں ناں۔ جی عجب گل وزیر صاحب۔

جناب عجب گل (پارلیمانی سیکرٹری ابتدائی وثانوی تعلیم): Thank you. Mr. Speaker۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ میں کئی دنوں سے اس ہاؤس میں سن رہا ہوں، دیکھ رہا ہوں اور افسوس ہو رہا ہے، میں نے ان کی تنقید بھی سنی، ادھر سے جوابات بھی سنے، جو بھی تنقید ہو، میرے خیال میں اگر ہم تعمیری انداز سے کریں، ایک دوسرے کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں تو یہ ہاؤس بھی اچھا لگے گا، آس پاس یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں ماشاء اللہ، اس میں بڑے Mature لوگ ہیں، بڑے Genius لوگ ہیں، ہر ایک اپنے Profession میں بڑے Competent لوگ ہیں لیکن اس ہاؤس کا مطلب قوم کی تقدیر کو بدل دینا ہے، آپ کے بجٹ سے Related جو قوم کی تقدیر ہوتی ہے، میں اس پر بات کروں گا، کسی بھی ملک، کسی بھی قوم کا بجٹ سب سے پہلے وہاں کی زندگی کی سیکیورٹی، وہاں سوشل سیکیورٹی، وہاں کی خودداری اور اس قوم کا Extend، یہ بجٹ کے آداب ہوتے ہیں، یہ بجٹ کی Priority ہوتی ہے، میں کیسے Expect کر سکتا ہوں، ایک ایسے مینڈیٹ کے وزیراعظم سے جو جعلی ہو، جس کی کوئی بنیاد بھی نہ ہو جو Plotted ہو جو ڈیموکریسی کا Killer ہو، جس کو ڈیموکریسی کی Norms کا کوئی احساس نہ ہو اور وہ آپ کے لئے بجٹ پیش کرے، یہ تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا، بجٹ تو وہ لوگ پیش کرتے ہیں جو قوم کے غم خوار ہوتے ہیں، قوم کی خودداری پر اپنی جان نچھاور کرنے والے ہوتے ہیں، جو قوم کی صحیح نمائندگی بھی دنیا میں کرتے ہیں، ہم جس طرح پاکستانی قوم کا Image disturb کرتے ہیں، ہماری باہر کی دنیا میں جو Image deficit ہے، میرے خیال میں

سب سے بڑا نقصان ہے اس ملک کا، بد قسمتی سے پچھتر سالوں سے کبھی بھی ہم نے جمہوریت کی اس Spirit کو دیکھا نہیں ہے، ابھی ایک ہی سائیڈ پر ایک یونٹ آپ اس کو سمجھیں، کے پی کے کی میں بات کر رہا ہوں، جہاں پر Genuine مینڈیٹ ہے، اس کے لئے بھی سازشیں ہو رہی ہیں، آج آپ کو پتہ ہے، ہمیں غداروں کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہوا ہے، لعنت ہے ان لوگوں پر جو ایسے سوچتے ہیں یا تو وہ Short sighted لوگ ہیں، نا سمجھ ہیں یا کوئی Conspirator ہے جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں یا ان کو زمینی حقائق کا پتہ نہیں ہے، ہم اس سیٹ پر کھڑے ہو کر خان صاحب کے لئے ایک لمحے تک بھی انتظار نہیں کریں گے، اس سیٹ کو ہم خان کے لئے ان شاء اللہ لات ماریں گے وہ اس Stature کا لیڈر نہیں ہے کہ جس طرح ہم Compare کرتے ہیں، ادھر زرداری، نواز اور کوئی مولانا، اس کا Stature بہت بڑا ہے، ان کو ان لیڈروں سے Compare بھی نہیں کیا جا سکتا (تالیاں) ان شاء اللہ العزیز اسی ہاؤس نے اور کے پی کے نے ثابت کرنا ہو گا کہ خان صاحب کے لئے جو صف اول کے لوگ ہیں وہ ہم ہی ہوں گے، ہم نے ان شاء اللہ Fight کرنی ہے، پہلے بھی Fight کرتے رہے ہیں، یہ خان صاحب کے لئے نہیں، اپنی نسلوں کے لئے کر رہے ہیں، اپنی اس دھرتی کے لئے کر رہے ہیں، اپنے ان بچوں کے لئے کر رہے ہیں جو تیس لاکھ آپ کے جوان باہر چلے گئے ہیں، تیس لاکھ یہ Brain drain نہیں ہے، یہ Well drain بھی ہے، باہر سے آپ کبھی سرمایہ کاری کا سوچیں بھی نہیں کیونکہ جو لوگ Top corridor میں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر ان کی Profile آپ چیک کریں گے تو ان کی Profile کیا ہو گی وہ Spotted ہو گی، ان کی ایمانداری پر، ان کی ذمہ داری پر اور ان کے مینڈیٹ پر وہ بڑے بڑے داغ لگے ہوئے ہیں، Spotted ہیں، یہ لوگ بھول جائیں، ادھر جو اپوزیشن والے بیٹھ جاتے ہیں، ہمیں بہت بڑی حکمت عملی کا بتا رہے ہیں، پہلے تو وہ اپنے لیڈر کو سدھاریں، ان کو جمہوریت کا ساتھی بنائیں، وہ کسی کی گود میں بیٹھ کر بات نہ کریں، پچھلے دنوں ہمیں شرم آتی ہے، آپ کا فیلڈ مارشل باہر کی دنیا میں نمائندگی کر رہا ہے، آپ کا وزیر اعظم گیدڑ ادھر بیٹھا ہوا ہے، اس کو شرم آنی چاہیئے، پھر وہ دعویداری کرتا ہے کہ میں عوام کا وزیر اعظم ہوں، جتنے بھی ہمارے یونٹس ہیں، چاہے بلوچستان ہے، چاہے سندھ ہے، چاہے پنجاب ہے، جائیں سروے کریں، غیر جانبدار سروے کریں، وہاں مینڈیٹ کس کا ہے؟ کون لوگ بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہ سب سے بڑا نقصان اس ملک کا ہو رہا ہے، جب ٹاپ سے آپ کا سسٹم ایسا ہو، ہم بجٹ میں لگے ہوئے ہیں، میرے خیال میں میں تو ماہر اقتصایات نہیں ہوں لیکن جو بجٹ میں دیکھ رہا ہوں، یہ Balanced ہے،، بجٹ کے کیا معنی

ہے؟Simpleالفاظ میں آپ کاExpenditureکتنا ہے؟آپ کا ریونیو کتنا ہے؟انکم کتنی ہے؟اس کو ہم نےBalancedرکھنا ہے، یہ بجٹ غریبوں کے لئے، ان بیچاروں کے لئے، ان مجبوروں کے لئے جو ہم سےExpectکرتے ہیں کہ یہ ہمارے نمائندے ہیں، ان کو احساس ہے، ان شاء اللہ ہمیں احساس بھی ہے، ہمیں درد بھی ہے، ہم اسی کے لئے ادھر نمائندگی کرنے آئے ہیں، ہم کوئی جھوٹ نہیں بول سکتے، سیاست کے دورخ ہوتے ہیں، ایک عبادت ہے، دوسری طرف اللہ ہمیں نصیب نہ کرے وہ بڑی بربادی ہے، یہ جو لوگ کر رہے ہیں، جو آپ کو بڑیStrategyدے رہے ہیں کہ کے پی کے کو ہم نے کیسے ڈیویلپ کرنا ہے، میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا لیکن میں ایک بار پھر سےRepeatکروں گا، سازشی عناصر کو ہم نے ان شاء اللہ شکست دی ہے، آئندہ کے لئے بھی شکست دیں گے، ہم اتنےImmatureلوگ نہیں ہیں، ہم سمجھتے ہیں، حالات کے مطابق چلتے ہیں، حالات کے ساتھ چلیں گے ان شاء اللہ، اس ملک اور اس قوم کے لئے ان شاء اللہ آخری حد تک ہم قربانی بھی دیں گے، اسی کے لئے ہم حاضر بھی ہیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ایک منٹ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آخر میں کیونکہ میں فاٹا سے نمائندگی کر رہا ہوں، یہ لوگ جو امن کی بات کرتے ہیں، پہلے ان سے پوچھا جائے کہ جو آپ کی پالیسی پہلے سے چلی آرہی ہے وہ اسی پالیسی کے نتائج ہیں جو ہم بھگت رہے ہیں، ہماری پالیسی عوام کی منشاء اور ان کی تمنا کے مطابق نہیں ہے، آپ اربوں ڈالر خرچ کریں لیکن امن نہیں آسکے گا، ڈالروں سے امن نہیں آتا، ان ڈالروں کی وجہ سے ہمارے ملک کا جو ستیاناس کر دیا گیا جس کو ڈالری جنگ کہتے تھے، ابھی بھی وہی سلسلے چل رہے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جب تک ہم اپنی پالیسی کو عوامی مینڈیٹ کے مطابق آزادانہ طور پرLaunchنہیں کریں گے، آپ کبھیExpectبھی نہ کریں اور جو یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، یہ جتنے بھی ہیں، میرے ساتھی ہیں، جو بھی باہر ہماریProjectionلوگ کر رہے ہیں، میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، ایک دن بھی مجھے زندگی نہ ملے، اگر خان صاحب کے ساتھ کوئی غداری کرے، اسی پر لعنت ہو (تالیاں) اور کوئی یہ نہ سوچے، کل ایک اپوزیشن کا ممبر کہہ رہا تھا کہ آپ کے اپنے گھر میںDisorderہے، ہمیں کوئی فکر نہیں وہ اپنا مائنڈ، وہ اپنا بزنس مائنڈ کریں، ہماری ان شاء اللہ ادھر آپس میں بہت اچھی

طرح Understanding ہے، کبھی علیمہ باجی کا وہ ہمیں حوالے دیتے ہیں، یار کیا بات کر رہے ہیں، یہ لوگ ان کو اپنے ہاؤس میں آرڈر دیکھنا چاہیئے، میں ان کو آخری بات یہ کہہ رہا ہوں، ہم جیسے بھی ہیں، جو بھی ہیں، کم از کم لوگوں کا مینڈیٹ لے کر آرہے ہیں، کل پھر بھی عوام نے ہمیں احتساب، عوام ہمارا احتساب کریں گے، ایک دو بندے ہمارا احتساب نہیں کر سکتے، اگر مسلسل پی ٹی آئی جیت رہی ہے، کوئی وجہ تو ہوگی، ہم نے تو کوئی بزنس نہیں کیا ہے، ہم نے تو کوئی لوٹ مار نہیں کی ہے، ہم تو کسی کے کندھے پر چڑھ کر نہیں آئے ہوئے ہیں، یہ کوئی وجہ تو ہوگی، عوام سے پوچھا جائے کہ پی ٹی آئی کو مینڈیٹ کیوں دے رہے ہوں (تالیاں) میں تسلیم کروں گا کہ ادھر بہت ساری پارٹیوں والے Suffer ہو چکے ہیں، ان کی قربانیاں ہوں گی لیکن ہم پر اعتماد کیوں کیا جاتا ہے، یہ سوچنے کی سمجھنے کی باتیں ہیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: میں آخر میں ایک شعر انہ جو اظہار کرنا چاہوں گا کہ:

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
خدا کرے کہ میرے اک بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

تھینک یو۔ بہت مہربانی، والسلام وعلیکم۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شکریہ۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اچھا ہے ناں، موقع ایسا ہے کہ موقع سب کو ملے گا لیکن تین منٹ سے زیادہ کوئی بھی نہ بولے کیونکہ تین منٹسے زیادہ کوئی بولے گا تو میں گھنٹی بجاؤں گا تو Kindly موقع سب کو ملے گا لیکن ٹائم کا زیادہ خیال رکھیئے۔ منیر حسین لغمانی صاحب، بات کریں، پھر آپ کر لیں گے، منیر حسین لغمانی صاحب۔

<u>جناب منیر حسین</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین، میں نے کل یہ درخواست کی تھی کہ یہاں پر Constitution کا حوالہ دیا جا رہا تھا، اپوزیشن بینچز سے میرے بھائی نے، اگر یہ ہاؤس In order ہو جائے تو میں بات کر لوں، کم از کم یہ۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: غنی آفریدی صاحب، بات کر رہے ہیں تو آپ Kindly اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔

جناب منیر حسین: اپوزیشن بینچز سے میرے بھائی نے Constitution کی اٹھارہویں ترمیم کی بات کی تو میں نے سوچا کہ چونکہ میں وکیل ہوں، کیا انہوں نے اپنا مقدمہ اپوزیشن بینچز کے اپنے بھائیوں کے سامنے رکھ دوں، میری اپنے بھائیوں سے یہ گزارش ہے کہ اٹھارویں ترمیم کے بعد یہ سفر چھبیسویں ترمیم پر ختم ہوا، چھبیسویں ترمیم نے ہماری عدلیہ نظام کا، سسٹم کا بیڑا غرق کر دیا، تباہ کر کے رکھ دیا، تاریخ میں یہ لکھا جائے گا کہ یہ وہ ملک ہے جو بغیر قانون کے چل رہا ہے، یہ ملک جو بغیر آئین کے چل رہا ہے، یہ ملک ہے جس کی عدالتیں، ججز اپنی مرضی کے فیصلے نہیں کر سکتے، یہ ملک ہے جہاں پر ججز کو مجبور کر کے رکھ دیا گیا ہے، یہ مقدمہ میں اپنے ان بھائیوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ آئیں مل کر ہم یہ مقدمہ لڑیں، سب سے پہلے اس ملک میں آئین کو بحال کریں، پھر اس عدلیہ کو بحال کریں، اس کے بعد ہمیں آئین اور قانون کی بات کرنا زیب دے گا، یہ تو آئین کے بارے میں بات تھی، اب میں بجٹ پر بات کروں گا، جب ہم پبلک میں جاتے ہیں، لوگوں کی محرومیاں دیکھتے ہیں، ان کی بے بس نگاہیں دیکھتے ہیں تو ان کی ترجمانی ایک شاعر نے ان الفاظ میں کی ہے:

الٰہی یہ بلائیں مجھ سے دیکھی جا نہیں سکتیں
مصیبت کی گھٹائیں مجھ سے دیکھی جا نہیں سکتیں
بنی آدم بہہ جاتا ہے طوفان حوادث میں
یہ پر حسرت نگاہیں مجھ سے دیکھی جا نہیں سکتیں

جناب چیئر مین، ایک طرف مہنگائی ہے، غریب مہنگائی میں پسا جا رہا ہے، میں یہ سوچ رہا تھا کہ میرے بھائی اس ملک کے پروٹوکول کلچر کے بارے میں بات کریں گے لیکن یہ بات نہیں ہو سکی، میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ اس پروٹوکول کلچر کو ختم کیا جائے، یہ میں کسی سیاسی حکومت کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں، پروٹوکول سب لے رہے ہیں، دنیا میں یہ پروٹوکول کہیں پر نہیں ہے، آپ حساب کر لیں کہ ایک دن صرف پروٹوکول پر جتنا خرچہ آتا ہے، اس ایک دن کا آپ حساب مانگ لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا، اجتماعی سیکیورٹی کی طرف جائیں تاکہ لوگوں کے اندر تحفظ کا احساس پیدا ہو، ایک غریب کی جان بھی اتنی عزیز ہے، جتنی ایک بہت بڑے آدمی کی جان عزیز ہے، اس کے علاوہ جناب صرف آپ کی اجازت سے ابھی یہاں مجھے میسجز آ رہے ہیں، وفاقی گورنمنٹ نے، NHA نے میرے حلقے میں ایک تحفہ دیا ہے، غریب عوام کو ٹول پلازہ کی صورت میں، آج مجھے ابھی یہ فون آیا، رات کے اندھیرے میں وہاں پر ٹول

پلازہ نصب کیا گیا اور مجھے ابھی فون آیا ہے کہ پانچ پانچ کلومیٹر کی وہاں پر لائنیں لگی ہوئی ہیں، میری اس ہاؤس کی وساطت سے یہ گزارش ہے کہ ہمارا اٹورازم کا علاقہ ہے، پہلے ہی وہاں پر ٹیکسز ہیں، میں نے پہلے بھی اس ہاؤس میں قرارداد پیش کی تھی کہ صوبائی گورنمنٹ بھی ان ٹیکسز پر نظر ثانی کرے، وفاقی گورنمنٹ اس ٹول پلازے کو ختم کرے، میرے بھائیوں نے بجلی کی لوڈشیڈنگ کے بارے بات کی، آپ یقین جانیں اگر سو فون آتا ہے تو سو میں سے اسی (80) یہ ہوتا ہے کہ جی لوڈشڈنگ ہے، بجلی نہیں ہے، ہم تکلیف میں ہیں، میں اپنا مقدمہ اپنے ان اپوزیشن کے بھائیوں کے سامنے رکھنا چاہتا تھا کہ خدارا وفاقی حکومت سے اس لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کرائیں، ہمارا جو ٹول ٹیکس ہے، ٹول ٹیکس ہم پر نافذ کیا جارہا ہے، اس کا ازالہ کریں، ایک اور بات میری، پیر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، کومال پن میرے علاقے میں ایک ایریا کو National park declare کر دیا گیا ہے، کومال پن کو جہاں پر آبادی ہے، دن کو وہاں پر چیتے، ریچھ وہاں پر نقصان کرتے ہیں تو آبادی والے علاقے کو برائے مہربانی وہاں پر کسی National park کی ہمیں اس طرح ضرورت نہیں ہے، لوگوں کے حقوق National park کے لوگوں کی Private properties ہیں، اس کو اس طرح اس سے استفادہ کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے، میں آپ کے اس ٹائم کا پابند ہوں، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ سے اجازت چاہتا ہوں، تھینک یو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اچھا، داؤد شاہ آفریدی صاحب۔

<u>جناب داؤد شاہ</u>: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، بجٹ کے حوالے سے میں بات کروں گا، جب سے ہمیں حکومت ملی تو تقریباً چودہ دنوں کی تنخواہ تھی، نگران حکومت نے اس صوبے کا بیڑا غرق کر دیا تھا لیکن ہماری جو پالیسی تھی، ہمارے جو فنانس ایڈوائزر نے صوبے کو پاؤں پر کھڑا کر دیا، اس صوبے کو دیوالیہ ہونے سے بچالیا، میں اپنے سی ایم صاحب کا اور ہمارے جو Respectable ممبرز ہیں، Parliamentarians ہیں، کیبنٹ کے ممبرز ہیں، ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کیونکہ یہی صوبہ تھا جو دیوالیہ ہونے کے قریب تھا لیکن ہم نے اس صوبے میں خوشحالی لائی، ٹیکس فری بجٹ پیش کر دیا۔ جناب سپیکر صاحب، کنڈی صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، اپوزیشن کے ممبرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کبھی بھی NHP پر آواز اٹھائی ہے، آپ نے کہا ہے کہ ہمارا نٹ ہائیڈل پرافٹ جو مرکز کے ساتھ انیس سو سے لے کر دو ہزار ارب روپے کم و بیش ہیں، کیا آپ نے اس کے لئے آواز اٹھائی ہے؟ اور NFC کے حوالے سے میں بات کروں

گا، کنڈی صاحب ہمیشہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہ NFC کا Credit لیتا ہے لیکن مجھے یہ بتائیں کہ مرکز میں اور صوبہ سندھ میں انہی مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کی حکومت ہے، ہمارے صوبے، اگر مرجڈ ہوئے، جو اضلاع مرجڈ ہوئے ہیں، ان کا شیئرز ہمیں کیوں نہیں دیا جا رہا ہے؟ ابھی بھی ان کی حکومت ہے، صوبہ سندھ میں اور صوبہ پنجاب میں، مرکز میں بھی ان دونوں کی حکومت بنی ہوئی ہے جو فارم سنتالیس پر پورا پاکستان اس کو دیکھ رہا ہے، میں کنڈی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ IPPs اور RPPs یہ کس کے منصوبے تھے کہ آپ نے اس سٹیٹ کو دیوالیہ کر دیا؟ ہماری انڈسٹری اگر تباہ و برباد ہو رہی ہے تو وہ IPPs اور RPPs کی وجہ سے ہو رہی ہیں، میرا سسٹم صرف اور صرف چھبیس ہزار میگاواٹ بجلی اٹھا سکتا ہے، آپ نے چالیس ہزار کے معاہدے کروا دیئے، آپ نے کک بیک لے لئے، آپ کے Mr. 10 percent کون ہیں؟ کنڈی صاحب، مجھے یہ بتائیں؟ ان کے علاوہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری عوام کو جو انیس سو سے لے کر دو ہزار ارب روپے کا ٹیکہ جو چودہ ہزار میگاواٹ بجلی میں لگایا جا رہا ہے، یہ کس کے منصوبے تھے؟ IPPs اور RPPs آپ ہی کے منصوبے تھے جو Long term agreement ہو چکے ہیں، آپ نے اس ملک کے Industrialist، آپ کی جو تاجر برادری ہے، آپ کی جو کاروباری برادری ہیں، آپ نے ان کو دیوالیہ کر دیا، آج کاروباری طبقہ اس ملک سے بھاگ رہا ہے، اس بجلی کی وجہ سے بھاگ رہا ہے، میری غریب عوام جب مزدوری کرتی ہے، میرا مزدور جب مزدوری کرتا ہے تو وہ رات کو آرام کرنے کے لئے بیٹھتا ہے لیکن لوڈشیڈنگ کی وجہ سے وہ نیند نہیں کر سکتا ہے، میرا اسٹوڈنٹ جب سکول میں پڑھتا ہے تو سکول میں بھی اس کو لوڈشیڈنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ کس کی وجہ سے ہے؟ یہ IPPs اور RPPs کی وجہ سے ہے کیونکہ میری بجلی اتنی مہنگی لی گئی ہے کہ عوام اس کو لے بھی نہیں سکتی، اگر لے بھی لے تو عوام کا جینا محال ہے، میرا مریض جب Ventilator پر پڑتا ہے تو وہ بھی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے مرتا ہے، یہ کس کے منصوبے ہیں؟ یہ IPPs,RPPs انہی لوگوں کے منصوبے ہیں جو Long term منصوبے انہوں نے سائن کروائے، اس ملک کا بیڑا غرق کر دیا، میں دونوں سے پوچھنا چاہتا ہوں، مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی سے کہ آپ کا ایک دوسرے کے ساتھ جو کرپشن کی حوالے سے ایک دوسرے پر الزامات لگتے تھے، جب شہباز شریف کہتا تھا کہ میں زرداری کو گھسیٹوں گا، زرداری کہتا تھا کہ کمیشن خور تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی صرف اور صرف گٹھ جوڑ عوام کے لئے ہے کہ یہ ان کا Kick back ہے، یہ مجھے Mr. 10 percent کا جواب بھی دے دیں کہ یہ کون مشہور تھا؟ اب میرا جو لیڈر ہے

وہ صرف اور صرف یہی کہتا ہے کہ Rule of law آئیں، اس ملک کے لئے قدم اٹھائیں، اس ملک کے لئے آئین اور قانون کی بالادستی ہونی چاہیئے، میرا لیڈر غیرت مند ہے، وہ نڈر ہے، وہ کبھی بھی نہیں بھاگے گا، نہ کبھی اس ملک میں وہ Compromise کرے گا، ان کا صرف اور صرف ویژن اور Mind set یہی ہے کہ میں نے اس ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی قائم کرنی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں کچھ ٹول پلازے کے حوالے سے بھی بات کروں گا، کوہاٹ میں بھی ایک ٹول پلازہ ہے، لوکل لوگوں کو تنگ کیا جارہا ہے، خدارا مرکز کے جو NHA کے سٹیک ہولڈز ہیں، ان کو Kindly بلائیں کہ لوکل بندوں سے وہ NHA والے ٹیکس نہ لیں، آخر میں میں لوڈشیڈنگ کے حوالے سے بات کروں گا، یہ لوڈشیدنگ سنگین مسئلہ ہے، اس پر آپ نے Step اٹھانا ہے، آپ نے جان نہیں چھڑانی ہے، چیف ایگزیکٹیو کو بلائیں کیونکہ اس صوبے میں بڑی بے دریغی سے لوڈشیدنگ ہورہی ہے، ہماری عوام تنگ آچکی ہے، آخر میں میں اپنی ساری کیبنٹ کو اور سارے ممبرز کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایسا بجٹ پیش کردیا کہ پورے پاکستان میں ان شاء اللہ اس کے چرچے ہیں، پاکستان زندہ باد، عمران خان پائندہ باد۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: مسٹر ہمایون صاحب۔

جناب ہمایون خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، زه به د بجټ حوالې سره یو څو خبرې اوکړم خو د جیل باره کښې زمونږه په سپلیمنټری باندې پرون زمونږه د اپوزیشن لیډر صاحب ډاکټر صاحب خبرے کړے وے، زه دا یو خبره کوم چې یره کم از کم یو ډیر ذمه دار سړې چې هغه د اپوزیشن لیډر دے او هغه بیا داسې یو خبره کوی، د هغې نه مخکښې لږ تحقیق پکار وی، دا به لږ وروستو اوکړم خو جنرل زمونږه نن هم ورونړه راغلی دی او احتجاج کوی چې یره تنخواه ګانې سیوا کړئ، زمونږه تنخوا ګانې، الاؤنس کم دی، زه هغه کنډی صاحب ته هم دا خبره کوم، نور هم چې کوم زمونږ د اپوزیشن ملګری دی، د دوئ ټولو په شریکه باندې په مرکز کښې حکومت دے، زما د خپلې حلقې ما لږ Analyses کړی دی، زما په حلقه کښې درې نیم سب ډویژنه د واپډی دی چې په هغې کښې پچپن هزار Consumers زمونږه هر میاشت بل ورکوی، ساړهې ستائیس کروړ روپئ هره میاشت مونږه د بجلئ بل

ورکوؤ، تین ارب روپئ تقریباً مونږه د کال ورکوؤ، زمونږه په دغه دری نیم سب ډویژنو کښې د واپډی چې کومه عمله ده، د هغوی تنخوا ګانې په مشکله یو کروړ روپئ د میاشتې نه دی، اوس چې باره کروړ د هغوی تنخوا ګانې دی په کال کښې او تین ارب روپئ د هغې نه آمدن دے، د هغې باوجود زمونږه په حلقو کښې بجلی نشته دے، لوډ شیډنګ دے او د بجلئ دپاره مونږه صوبائی حکومت ټرانسفارمر مونږه جوړه وو، ستنې مونږه لګوؤ، تار مونږه لګوؤ، دا وفاقی اداره ده، پکار دا ده چې د هغوی سره د دې خپلې ادارې د بندوبست د Maintenance پیسې وی، ټرانسفارمر چې وران شی نو مونږ ورله پیسې ورکوؤ، مونږه د هغوی نه څه کمیشن خو نه اخلو حالانکه زه د خپل پبلک د عامو پیسو نه واپډی ته چې کوم په یو کروړ روپئ باندې زه د Maintenanceدپاره ټرانسفارمر هم کوم، زمونږه چې کوم د وولټیج کمې دے، هلته مونږه ټرانسفارمرې هم اخلو او چې کوم ځائې کښې زمونږه نور څه دغه وی نو مونږه ئے د واپډی دپاره کوؤ، زمونږ سره په واپډا کښې دومره غوندې دغه نه کیږی چې یره زه دې خپلو ورونړو ته وایم چې تاسو کم از کم په دې صوبه باندې رحم اوکړئ، تاسو ټول ذمه دار خلق یئ چې یره مرکزی حکومت کښې ستاسو حصه ده، صرف هغوی ته اووایئ چې بهئ کم از کم دا ظلم چې دے، دا د بند کړے شی که مونږه یو سړی ته بیس هزار روپئ هم سیوا کړو خو چې هغه پیسې تیس هزار روپئ د بجلئ اضافی بل راځی نو د هغه ریلیف څه فائده؟ زمونږه چې کوم ملګری نن په روډونو باندې احتجاج کوی، دا یوازې د دغه د وجې نه دی، دا د بجلئ د بل د لاسه هم ګوره ډیر تنګ شوی دی، په دې ګرمئ کښې هیچا ته بجلی نشته دے، زمونږه د صوبائی حکومت چې کومه پالیسی ده، مونږه د سکول بلډنګ جوړول زمونږه مقصد نه دے، د هسپتال بلډنګ جوړول زمونږ مقصد نه دے، زمونږ مطلب دے، دا علاج کول، زمونږه مطلب دے، خلقو ته ایجوکیشن ورکول که تاسو زمونږ د هیلتھ منسټر صاحب به ناست وی، زمونږه چار سو چونسټھ هسپتالونه چې هغه په بنکلی طرز باندې په پرائیویټ سیکټر کښې جوړ شوی دی، هغه د هیلتھ کارډ په پینل کښې شامل دی، په دې کم از کم چالیس، پچاس د صوبې نه بهر هم دی که زه چار سو پچاس، چار سو ساټھ هسپتالونه

جوړوم، په دې باندې چار سو ساټھ ارب روپۍ لګی خو مونږ د یو ښه پالیسی تحت چار سو ساټھ هسپتالونه د صوبې په پرائیویټ سیکټر کښې هغوی ته مونږه سهولت ورکړو او زمونږه عامو خلقو ته په هغې باندې ریلیف ملاویږی، د هیلتھ کارډ په مد کښې چې کومې پیسې ملاویږی، اوس په موجوده Current year کښې یو سړې د Bone marrow خرچه چې ده، هغه اوس انتالیس لاکھ روپۍ راځی، د Kidney transplant باندې انیس لاکھ روپۍزمونږه ایګریمنټ شوے دے او په Liver transplant باندې ستر لاکھ روپۍ خرچه راځی، اوس چې یو سړې ډیر مالدار هم شی خو چې هغه خدائے مه کړه، د هغه په کور کښې د Liver transplant یو مریض راشی نو زه وایم چې ډاکټر صاحب یو سړې ډیر هم مالداره وی او خپله زمکه او ګاډې هم خرڅوی د بیمارئ دپاره نو په نیم قیمت به ئے خرڅوی، نن ستا په کارډ کښې، نن د ډاکټر صاحب په کارډ کښې، د ګورنر صاحب په کارډ کښې دغه صحت پلس کارډ چې کوم دے، سهولتونه موجود دی، خدائے دې پرې بیماری نه راولی، مونږه وایو چې یره زمونږه پالیسئ د یو پارټئ دپاره نه دی، د علاقې دپاره نه دی، نن زمونږه په علاقو کښې یو مشهور کارډ یادیږی، بے نظیر انکم سپورټ پروګرام، آیا دا بے نظیر انکم سپورټ پروګرام د بے نظیر بی بی د جائیداد نه دا پیسې اغستلې کیږی چې هغوئ ته ئے ورکوی که دا د دې قوم عامې پیسې دی؟ خو مونږه هم هغه ضد نه دے کړے، بیا هم زمونږه خان صاحب چې کله ریلیف ورکوی، په سوشل ویلیفئر کښې ورکوی، په زکواۃ کښې ورکوی، په خیرات کښې ورکوی، دا ټول هغه وائی چې یره د BISP(Benazir income support programmeچې کومه Dataده، یره مونږه په هغې باندې یقین کړے دے ،حالانکه ماته یاد دی چې د BISP(Benazir(income support programme په سروې کښېهر یو MNA ته په هغه وخت بیس بیس هزار کارډونه ئے ورکړی وو او تاسو ته پته وه چې یره د خان صاحب حکومت راغلو، ګریډ ستره، ګریډ اټهاره، ګریډ انیس او بیس خلق هم د هغې نه مستفید کیدل، مونږ وایو چې دا د غریبو خبرې دی، په یو کارډ باندې به چرته د عمران خان تصویر او نه وینی، نه پکښې د هغه دغه شته، هاں بے شکه ته یو ذاتی او یو خیراتی اداره جوړه کړه څنګه چې شوکت خانم دے، بیا پرې خپل نوم

هم اولیکه، بیا پرې د خپل پلار نوم هم اولیکه، بیا پرې د خپل ځوی نوم هم اولیکه، بهر صورت په ایجوکیشن کښې چې مونږه ځومره ایډوانس یو، زمونږه مطلب د بلډنگ جوړول نه دی، بلکه زمونږه مقصد دا د صحیح او معیاری تعلیم دپاره قوم ته چې کومه فائده ورکول دی، زمونږه په ایجوکیشن کښې د 2013ء نه چې ځومره بهرتی شوی دی، دا ټول زمونږه MPAs، MNAs گواه دی چې یو سړې مونږ ته د ایټا په ذریعه چې کوم ټسټونه کیږی یا د ټسټنگ ایجنسئ په تهرو کوم ټسیټونه کیږی، مونږ د چا سفارش نه دے کړے، هغوی ته پته ده چې دلته میرټ کیږی، د نن نه د لسو کالو چې کوم دلته کښې د ټسټنگ ایجنسو په ذریعه باندې چې کوم خلق بهرتی شوی دی، ان شاءالله چې د دې رزلټ به مونږ ته لس کاله وروستو ملاویږی، مونږه غواړو چې یره په دې صوبه کښې مونږه د میرټ نظام قائم کړو، په آخر کښې د ډاکټر صاحب پرون د Prisonپه حواله باندې خبره کړے وه چې ایک ارب اټهاون کروړ روپئ ئے پرې اضافی خرچ کړی دی، بالکل مونږ اضافی خرچ کړی دی او دا د هغې دپاره Justification هم شته که تاسو غواړئ چې زه به تاسو ته دا دغه هم درکوم، زمونږه چې کوم جیمرز سسټم دے، جیمرز چې کوم زمونږه په Central prison کښې پشاور، مردان، بنوں، هری پور په دیکښې مونږه د (National Radio Telecommunication Corporation(NRTCپه تهرو باندې جیمر سسټم روان دې کیږی او د هغې مقصد دا دے چې یره دلته خلق به په دې باندې دغه کیدل چې بهئ چاته به موبائل او چاته به دغه ملاویدل نو مونږه وئیل چې یره په جیمر سسټم، زمونږ سره دا سسټم وی چې خلق پرائیویټ موبائل او دغه نه شی استعمالولے، د دې سره سره مونږه نن چې تاسو اوگورئ، ډاکټر صاحب، زما په خیال چې ستا د کلی په خوا کښې د بشام یو جیل دے نو په هغې کښې اټهاره کسان قیدیان دی، زه هغې ته تلې یم، زما په خیال تاسو به تکلیف نه وی کړې چې یره د هغه قیدیانو لږ تپوس اوکړئ چې یره د هغوی څه صورتحال دے، نن هغوی ته حلوه پوړئ ملاویږی، چکن کړاهی ملاویږی، هغوی ته میټها چاول ملاویږی، پراټها ورته ملاویږی اوگه، پیاز او ټماټر ورته مونږه اضافی کړی دی، دا مونږه وایو چې یره د انسانی حقوقو چې کوم بنیادی ضروریات دی چې مونږه د هغوی دپاره سیوا

کړو، د هغې باقاعده زمونږ سره لسټ شته، مونږ وایو چې یره په جیلونو کښې چې کوم سهولت زما او ستا دپاره، مونږه خپل نمبر تیر کړے دے ان شاءالله، ستاسو نمبر دے خو مونږ به ستاسو ته چې کوم Basic facilities وی، په جیلونو کښې چې هغه ستاسو ته پته ده چې تاسو ان شاءالله جیلونو ته راروان یئ، په جیلونو کښې درله مونږه ښه ټهیک ټهاک بندوبست کړے دے، ښه اے کلاس، بی کلاس به درله مونږه جوړه وو او دا ستاسو نمبر دے ان شاءالله، په دیکښې به مونږه ښه بنیادی سهولتونه درکوؤ(تالیاں)ستاسو ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

<u>جناب مسند نشین:</u> مسٹر لیاقت علی صاحب ہیں۔جی فضل حکیم صاحب۔

<u>جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر لائیو سٹاک):</u>بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ یا الله ستا عبادت به کوؤ او ستا نه به مدد غواړو۔ جناب چیئرمین صاحب، شکریه ادا کوم د ټائم راکولو، ټائم به ډیر نه اخلم ان شاءالله، یو څو منټه کښې خپله خبره ختمول غواړم، دا بجټ اجلاس دے، په بجټ باندې به بحث هم کوؤ او زمونږه نن یو ډیره غټه ایشو د ملاکنډ ریجن، چونکه نهه ضلعې دی، مکمل طور باندې زمونږ کاروباری ورونړه چې دی، هغوی خپل کاروبارونه بند کړی دی، هغه په روډونو باندې راوتی دی، ناست دی او خپل یو داسې مطالبه کوی چې هغه د هغوی اوریجنل مطالبه ده، په هغوی دس پرسنټ ټیکس لګیدلے دے، ډاکټر صاحب ناست دے، زمونږه د اپوزیشن لیډر دے، چونکه مرکز کښې د دوئ حکومت دے، زه توجو غواړم، د دوئ حکومت داسې نه ده چې چا نه روزګار واخلی یا حکومت داسې نه ده چې یره پیسه ګټی، کله چې هم زمونږ د ملاکنډ ریجن یا د قبائلو لاندې ناست دی، هلته چې کوم انډسټریز دی، زه نن یو داسې خبره کوم، زه تنقید داسې نه کوم، یره چرته به هم داسې تنقید نه کوم چې د چا بے عزتی په کیږی څکه عزتناک سړې هغه دے چې دې د بل د عزت احترام اوکړی خو زه د خپلو عوامو دپاره دا تنقید برائے اصلاح کوم چې کوم څائې کښې د کراچئ نه د فارن نه کوم مال راځی، په هغې دس پرسنټ ټیکس ورکړی بیا هغه دس پرسنټ ټیکس چې لاړ شی، بیا چې کله زمونږ ملاکنډ ریجن ته راځی، دس پرسنټ په هغې باندې د راتلو خرچه شی، بیا چې هلته جوړیږی،

واپس ځی، دس پرسنټ هلته د واپس د تلو خرچه شی۔ جناب چیئرمین صاحب، چې تیس پرسنټ دا کارخانه دار زما په ملاکنډ ریجن کښې ستا په ملاکنډ ریجن کښې په قبائلو کښې ناست دی او تیس پرسنټ ټیکس د ده نه په هوا کښې لاړ شی د خرچې سره نو ته ماته اووایه‌چې دا کوم د سوات خلق، د ملاکنډ خلق، کوم د قبائلو خلق چې عاجزانان راغلی دی، ځان له ئے وړې وړې انډسټریز کهلاؤ کړی دی یا د بهر نه خلق راغلی دی، په زرګاؤ خلق هلته په روزګار شوی دی که دا خلق دا ټیکس ورکړی، دا پیسې ورکړی نو ده ته انکم نه راځی، زما په خیال دې پاګل خو نه دے، هلته انډسټریز کښې کار کوی، زما د خبرې مقصد دا دے چې کوم د روڼ حملې په مونږ باندې کیږی، په قبائلو باندې، زمونږه پښتنو باندې، په هغوی باندې چې کومه خرچه کیږی او مونږ شهیدان کیږو، زمونږه خویندې شهیدان کیږی، زمونږ بچی شهیدان کیږی نو د هغې په ځائې هغه خرچه کمه کړئ، هغه د روڼ حملې په مونږ باندې د اللّٰه د رضا د پاره بند کړئ، هغه په مونږ مه کوئ، هغه خرچه تاسو خپلې خزانې ته Convert کړئ خو زمونږ نه دا ټیکس مه اخلئ، مونږ مه بے روزګاره کوئ ځکه چې کوم ځائې کښې دوه څیزونه وی، هلته امن نه شی راتلے، کوم ځائې کښې چې انصاف نه وی او کوم ځائې کښې بے روزګاری وی، ظاهره خبره ده چې زه بے روزګاره ناست یم، زه کور ته لاړ شم، زما د بچو دا حال دے، زما سره د دوایئ پیسې نشته، زما سره د بجلئ پیسې د بل نشته، زه به څه کوم، زه به دهشتګرد جوړیږم، زه سوال کوم، مهربانی، دوئ ته ریکویسټ کوم چې دا ټیکس دې مکمل طور ختم کړی، زمونږ بے روزګاری چې اوچتیږی نو په مونږ به د دهشتګردئ خبره راځی، چې دهشتګردی راځی بیا تاسو په مونږ باندې حملې کوئ چې یره دلته دهشتګردی ده نو زه د د روڼ حملو چې خلق وائی، دا کار نه شی کیدے۔ جناب چیئرمین صاحب، عمران خان چې کله هم د دې ملک وزیراعظم وو، زه ولې دروغ اووایم، اللّٰه وائی چې دروغژن زما دشمن دے، زه ولې د بل د پاره خپل آخرت تباه کړم، سیاست ته دروغ وائی، مونږ دا نه وایو خو لیډر دروغ نه شی ویئلے، هغه زمونږ اسلام مونږ ته دا درس راکوی چې ته د مسلمان او د دواړو جهانو سردار دا وائی چې مسلمان کښې هر نمونه غلطیانې کیدې شی، عاجزه دی خو دې دروغژن نه شی کیدې نو دروغ به

چرته نه وایو، د خپل عزت د براولو د پاره به دروغ هم نه وایو او د بے عزتئ د پاره به هم دروغ نه وایو ځکه چې دروغژن سړې الله ذلیله کوی، الله پاک هغه انسان ذلیله کوی چې څوک دروغ وائی او ریشتونې سړې چرته الله نه ذلیله کوی، زه دا خبره کوم چې کله عمران خان وزیراعظم وو، بجلی نه تله، په کارخانو کښې نوکر نه ملاویدو، دومره انډسټریز په بره لیول باندې وی، دا پراته دی، زه لکه ولې دروغ اووایم، نن ته اوګوره انډسټریز تباه او برباد دی، نن واپډې ته لاړ شه، زه به درته خپل کور نه شروع کړم ځکه چې ماته خپل سوات ښه معلوم دے، زما دا وروڼه دا وائی چې یره کوم ځائې کښې ریکوری نه وی هلته لوډشیډنګ ډیر زیات وی، مونږ د دې بالکل خلاف نه یو چې یو سړې بل نه ورکوی، ولې مفت بجلی استعماله وی، بالکل ټهیک خبره کوئ خو زه به د خپل سوات خبره اوکړم چې دا د هغوی روایات دی چې هغه د حرام بجلئ نه نفرت کوی، د الله نه یریږی چرته هم خپل کور کښې حرامه بجلی نه استعمالوی او په ریکوری کښې اوګوره 100 په 100 باندې هلته ریکوری ده، د هغې باوجود په ګهنټو ګهنټو بجلی نه وی، کله چې ټرانسفارمر خراب شی،درې ورځې د محلې والا چار سو، تین سو کورونه عاجزانان په دې جون، جولائی کښې دغه شان ناست وی، د پرون خبره زه کوم چې100 ټرانسفارمر اوسیزی او دوه، درې ورځې هغې ته انتظار کوی چې200 ټرانسفارمر اوسیزی، درې، څلور ورځې هغې ته انتظار کوی، یو خو قوم دې تباه کړو، ماشومان بچی ئے تباه شو خو اوس زه دې واپډې ته وایم چې خپله واپډا دې هم تباه کړه، څنګه دې تباه کړه؟ دا درې ورځې دا میټر تا بند کړے دے، درې، څلور سوؤ کورونو تا ته انکم بند شو، انکم تا ته نه راځی، ته سبا وائی چې زه نقصان کوم، ستا په چار، پانچ لاکھ روپئ ټرانسفارمر دے، ته هلته د لس لاکهو روپو نقصان اوکړے، یو طرفته ملک او محکمه تباه کیږی، بل طرفته عوام تباه کیږی، زه ریکویسټ کوم خپل د اپوزیشن لیډر ته چې هغوی ته اووائی چې په دې توجو ورکړی، زمونږ نه د خدائے د پاره قلار شی، په مونږ کښې دا طاقت نشته چې مونږه ټیکس ورکړو، مونږه ټیکس برداشت کړو او نن دا کوم خلق چې زه هم د ملاکنډ ریجن سره تعلق ساتم، زما د اپوزیشن لیډر هم د ملاکنډ ریجن سره تعلق ساتی، پکار ده چې مونږ په دې

باندې په اتفاق په يو پيچ اودريږو ځکه چې مونږ کښې دومره طاقت نشته چې مونږ دا برداشت کړو، مونږ ته به بے روزګاری ډيره شی، زمونږ سره هلته په لاکهونو خلق دی، هغه به چرته او بيا يوه حصه آبادی ده د ملاکنډ ريجن، دغه شان قبائلو ته لاړ شه، د هغه عاجزانانو څه حال دے، تر اوسه پورې نن هغوی په دهشتګردئ کښې تباه و برباد دی چې ګورې ډرون حمله ده نو د عمران خان په دې حکومت کښې دا ډرون حملې ولې بندے شوے وے، هغه وزيراعظم وو، دا نور وزيراعظمان نه دی؟ پکار دا ده چې مونږ د خپلې صوبې، مونږ د خپل ملاکنډ ريجن، مونږ د خپلو ضلعو په مفاد کښې، د قوم په مفاد کښې يو موټې شو، مونږ به تنقيدکوؤ، مونږ به هر څه کوؤ خو اصلاح به کوؤ، مونږ به تهمت نه لګوؤ چې په يو بل تهمت اولګوؤ، يو بل ته پاسو، د يو بل بے عزتيانې اوکړو، نان چاله چې الله عزت ورکړے دے، دا د الله فيصله ده، دا زما او ستا نه ده، چاته چې الله عزت ورکړی، هغه څوک نه شی ارتاؤلے خو د عوامو په مفاد کښې او د خپلې ضلعې په زمکه کښې به يو ذرهCompromiseمونږ نه کوؤ، مهربانی دې اوکړی، کوم تاجر چې نن زما ورونړه په روډونو ناست دی، خپل روزګار ئے بند کړے دے، د نهو ضلعو کسان په روډونو ناست دی، پکار دا ده چې د هغوی سره مونږ څنګ په څنګ اودريږو، په دې ايوان کښې آواز اوچت کړو، وفاقی حکومت په ايوان کښې آواز اوچت کړی او مهربانی دې اوکړی، دا ټيکس دې واپس کړے شی ځکه چې مونږ ټول په يو پيچ يو، که يو موټې يو نو بيا به خامخا د هغوی خلاف بيا مونږ ورسره هم په دې روډونو کښې ناست يو او زمونږ سره به دا خپل چې څومره د ملاکنډ ريجن سره MNAs، MPAs تعلق ساتی، دوئ به راسره هم ناست وی ځکه چې دا زمونږ مشترکه مسئله ده، دا د چا د ذات مسئله نه ده، زه شکريه ادا کوم ستاسو د ټائم راکولو خو دا دوه څيزونه دی، مهربانی اوکړئ يو واپډا دې خپله قبله درسته کړی، ډير زيات تباهی ئے راغستې ده، مونږه بل ورکوؤ، بجلی نه پټوؤ، ولې مونږ ته ټرانسفارمر نشته، درې، څلور ورځې دغه شان په عذاب کښې زه ناست يم، زما بچی ناست وی، زما قوم ناست دے، ماته په ګهنټو ګهنټو بجلی نه وی، دا دې راله ټهيک کړی، سيکنډ خبره چې زما بے روزګاری دې نوره نه رااوچتوی، دهشتګردی دې نوره نه رااوچتوی، کوم

د روڼ حملې چې مونږ باندې کیږي، هغه خرچه دې ځان ته بچت کړي چې خزانه په هغې ډ که شي، په دس پرسنټ ټیکس باندې نه ډ کیږي، د حکومت دا پالیسی ده چې پبلک رااوچت کړي، قوم رااوچت کړي، هغوی ته دې څه ریلیف ورکړي، پیسې ګټل د حکومت نه وی نو زما دا یو څو خبرې وی، ستاسو د ټائم راکولو ډیره مننه، ډیره شکریه، خپل اپوزیشن ورور ته وایم چې ان شاءاللّٰه تعالیٰ دیکښې به زمونږ سره څنګ په څنګ ولاړ وی۔

جناب مسند نشین: جی بولیں۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ چیئر مین صاحب، یہ دو، تین کولیگز نے کسی نے میرا نام لیا، کسی نے امیر مقام صاحب کا نام لیا، کچھ ایشوز کے بارے میں ذرا کلیئر کرنا چاہتا ہوں، ایک دوست نے بات کی ٹیکس کے حوالے سے،Sale tax 10 percent extension پر بات ہوئی، یہ بھی ساتھ Quote کیا کہ امیر مقام صاحب نے اسمبلی فلور پر Accept کیا ہے کہ یہ دس والا جو Sale tax والی بات یہ کر رہے ہیں کہ ضم اضلاع یا bothEx-FATA and PATA میں کیونکہ اس کا دماغ Refresh ہو، ذرا وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ First time جب Custom extension کی بات ہوئی، یہ On record ہے، یہ بات ہوئی کہ 2015-16ء میں یہاں پر گورنمنٹ تھی پی ٹی آئی کی، پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھا جس موصوف نے آج یہ Raise کیا وہ کیبنٹ ممبر تھا، ملاکنڈ ڈویژن سے ایک درجن کیبنٹ ممبرز تھے، This is on record اور یہاں سے اس کیبنٹ نے Recommend کر کے کہ Ex-FATA جو ملاکنڈ ڈویژن ہے، وہاں پر ٹیکس Extension ہو، اس کیبنٹ سے گئی تھی، فیڈرل گورنمنٹ نے Impose کیا تو ایک چیز لگا کر واپس کرنا بہت مشکل کام ہے، جناب سپیکر، اس وقت میں ایم این اے تھا، امیر مقام صاحب ایڈوائزر تھے، ہم دونوں گئے، اپنے Resignation لے کر میاں نواز شریف The then Prime Minster کے پاس کہ ہم سیاست چھوڑیں گے، ہم Resign دے رہے ہیں، ہمارے لوگ برداشت نہیں کر سکتے، اگر یہ ٹیکس آپ Extend کرتے ہو، میں مشکور ہوں میاں نواز شریف صاحب کا، میں مشکور ہوں اسحاق ڈار صاحب کا، پھر جوائنٹ ہم نے بیٹھ کر پریس کانفرنس کی، انہوں نے Reverse کر دیا، آپ کو پتہ ہوگا، منسٹر صاحب، آپ کو پتہ ہوگا کہ کیا ہوا تھا؟ پھر اس کے بعد اور ابھی یہ بات کر رہے ہیں، اسی دن سی ایم صاحب نے بھی بات کی کہ اگر آپ Extend کر رہے ہو تو Collection کون کرے گا، یہاں پر ہماری گورنمنٹ ہے، ہم نہیں کریں گے، ایک تو میں یہ واضح کر دوں کہ Floor پر امیر مقام

صاحب نے جو کہا ہے، کیا کہا ہے؟ ذرا سمجھنے کی طلعت ہے، اس نے یہ کہا ہے کہ Recommendations میں دس پرسنٹ ضرور آیا ہے، اس نے شکریہ ادا کیا ہے پرائم منسٹر کا، میں مشکور ہوں پرائم منسٹر کا، Recommendation پر میں آیا تھا، پرائم منسٹر نے Categorically کہا ہے کہ ادھر Impose نہیں کرنا ہے وہ منظور نہیں ہوگا، آپ کی انفارمیشن کے لئے لیکن میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ابھی آپ بات کرتے ہو کہ کون Collect کرے گا، ادھر ہماری حکومت ہے جو KPRAtax ہے، اس موصوف نے یہ بھی کہا کہ یہ سٹیٹ تھی، Special status تھا، فلاں ڈسٹرکٹ ہے، فلاں ڈسٹرکٹ ہے، ہمارے ساتھ یہ ایگریمنٹ ہے کہ وہاں Extension نہیں ہوگی تو جب آپ وزیر تھے، محمود خان صاحب سوات سے تھا، چیف منسٹر تھا، اس نے KPRA tax extend کیا ہے سوات کا کہ نہیں کیا ہے؟ ابھی This year چھ کروڑ Collection آپ نے کی ہے کہ نہیں کی ہے، آپ تو Already لے رہے ہو جو صوبائی ٹیکس ہے، آپ کے دریائے سوات کا جو حشر نشر ہوا ہے وہ تو اس لئے ہوا ہے کہ چھ کروڑ روپے ٹیکس آپ کو ملا ہے، دوسروں پر تنقید کرنے سے پہلے خود سوچیں کہ ایک درجن آپ کے وزیر، اس کے ساتھ چیف منسٹر بھی Ex-PATA سے، اس نے خود ایکشن لیا تھا، اس کے خلاف میں نے آپ کے مینگورہ میں کئی جلوس، مظاہرے کئے، دیر میں کئے، ہمایون خان کی انفارمیشن کے لئے، شانگلہ میں کئے ہیں، اس وقت آپ کا سی ایم تھا، اس نے خود کیا ہے، ادھر ہم نے، میں ابھی Categorically کہہ رہا ہوں، اس Floor سے کہ وہ دس پرسنٹ کی جو Recommendation ہے وہ منظور نہیں ہوگی ان شاء اللہ، ادھر ٹیکس نہیں جائے گا (تالیاں) دوسری بات یہ ہے، یہ بجلی کی باتیں ہوئیں، لوڈشیڈنگ ہے، بالکل میں مانتا ہوں کہ لوڈشیڈنگ ہے، ہر کام کا کوئی طریقہ کار بھی ہوتا ہے، یہ میرے بھائی فضل الہیٰ صاحب اکثر Breaking news بنانے کے لئے کبھی گرڈ کو بند کرتے ہیں، کبھی On کرتے ہیں، یہ طریقہ نہیں ہے، چلو آپ کمیٹی بنائیں، بیٹھتے ہیں، PESCO Chief کے ساتھ بیٹھتے ہیں، طریقہ کار بناتے ہیں کہ لوگ بل بھی ذرا دے دیں (تالیاں) اس پر بھی بات کرتے ہیں، میں تیار ہوں، آپ نہیں جائیں گے، Chief PESCO کو میں ادھر لے کر آؤں گا، اس اسمبلی میں آؤ بیٹھتے ہیں (تالیاں) طریقہ کار بناتے ہیں، دیکھیں بھڑکوں سے کچھ نہیں ہونے والا، بیٹھنے سے کچھ ہوگا، آپ نے اچھی بات کی کہ جو سب کی مفادات کی بات ہو تو ہمیں اکٹھا چلنا چاہیئے، میں تو تیار ہوں، میں تو 1st day سے یہ کہہ رہا ہوں لیکن آپ لوگ تیار نہیں ہیں، میں تیار ہوں، گیس کا ایشو ہو، وہ GM کو میں ادھر اسمبلی لے کر آسکتا ہوں، بیٹھیں، اس کے ساتھ ایشو ہو،

جس کا بھی ایشو ہو، Across the border یہ صوبہ ہم سب کا ہے، جب بھی اختیار آیا ہے، آپ لوگ گواہ ہیں اس بات کے کہ ہر ڈویژن میں ہم نے گرڈ سٹیشن بنائے ہیں، ہر ڈویژن میں آپ نے بات کی، سوات تو کئی بلین کے گیس کا ہم نے کام کیا ہے کہ نہیں کیا ہے؟ کس نے کیا ہے؟ امیر مقام صاحب نے کیا ہے، جب ہمارا اختیار آیا تو ہر ڈسٹرکٹ میں ہم نے پاسپورٹ آفس لے کر آئے ہیں، ہر تحصیل تک ہم نادرا آفس لے کر گئے ہیں، باقی ڈیپارٹمنٹ تو آپ کے پاس ہیں، صوبے کے پاس ہیں، آپ یہاں سے بھی کچھ لینے کی کوشش کرو، یہاں سے بھی کچھ مل جائیں، بجائے اس کے کہ ایک دوسرے پر تنقید کریں تو کچھ اس کے لئے لے کر جائیں، میں تو یہ باتیں کرتا ہوں، یہ ہمایون خان نے لسٹ مجھے بھیجی، اس نے اپنی تقریر میں مجھے Mention بھی کیا، دو تین دفعہ بالکل میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں، میں نے یہ کہا ہے، منسٹر صاحب، میں نے یہ کہا ہے کہ یہ سپلیمنٹری بجٹ اور Figure آپ نے وہی لکھے ہیں جو میں نے کہا تھا، چاہے ایک ارب اور کتنے کروڑ ہیں، میں ذرا عینک لگا لوں، ایک ارب اٹھاون کروڑ کا Figure ہے، میں نے یہ کہا تھا، یہ میں نے Point raise کیا کہ یہ آج آپ لوگ Discussion کر رہے ہو، یہ آپ کا Original بجٹ نہیں ہے، وہ پاس ہو چکا ہے، یہ آپ نے Without approval from this House، آپ لوگوں نے جو لگایا ہے، ایک بلین ستاون کروڑ ہے، پچاس کروڑ ہے اس کا، اس کی Approval کے لئے یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے، میں نے یہ کہا تھا کہ آپ کا جو مشیر ہے، آج نظر نہیں آرہا، اس کے پاس یہ کونسی Rocket science تھی، کتنی جیلیں ہیں، آپ کے پاس تو Original budget میں اس کا ذکر کیوں نہیں ہے، میں نے یہی Points raise کیا کہ یہ Incompetency ہے، یہ Will نہیں ہے، ویژن نہیں ہے، کسی نے Reflect نہیں کیا، آپ نے جو مجھے بھیجا ہے، یہ میرے پاس ہے لیکن میں نے جو تنقید کی ہے وہ سپلیمنٹری پر کی ہے، یہ سپلیمنٹری کے بجائے یہ Original میں Reflection ہونی چاہیئے، یہ Huge amount ہے لیکن میں ایک اور، Last میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، جناب چیئرمین صاحب، یہ تو ان لوگوں نے Point raise کئے تھے، میں نے جواب بھی دیا، بالکل میرا آفس بھی آپ سب کے لئے Open ہے، فیڈرل ڈیپارٹمنٹ میں جس کا ایشو ہو، میں ہر وقت تیار ہوں، Delever کر کے دیں گے، ان شاء اللہ جو بھی ایشو ہو (تالیاں) لیکن یہ جو ہم بجٹ بجٹ کھیل رہے ہیں، ادھر کبھی ایک بیان آتا ہے، کبھی دوسرا بیان آتا ہے، کل رات بھی سی ایم صاحب سے کوئی پوچھ رہا تھا، اس نے کہا کہ میرا لیڈر عمران خان ہے، اس کی بہن کے بارے میں کسی نے پوچھا کہ اس کی یہ ویڈیو

ہے، یہ نہیں ہونی چاہیئے تھی، اس نے جواب میں کہا کہ میرا لیڈر عمران خان صاحب ہے، آپ نے بھی سنا ہوگا، آج عمران خان صاحب کا بھی ٹویٹ آیا ہے وہ پڑھا ہے، آپ لوگوں نے، آج اس کا بھی آیا ہے کہ یہ KP Government نے بلنڈر کیا ہے، یہ IMF کا بجٹ ہے، یہ سرپلس بجٹ نہیں ہے، یہ پاس نہیں ہونا چاہیئے، KP Government کو چاہیئے کہ وہ جاتے سپریم کورٹ، وہاں سے As a special case ملاقات کے لئے اجازت لیتے سپریم کورٹ سے، یہ آپ لوگوں نے پڑھا ہے، خان صاحب سے اوپر آپ کا اور کوئی لیڈر ہے، یہ خان صاحب کا ہے، پھر اس کی بہن نے دوبارہ Re-tweet کیا ہے، اگر Fake ہے تو کسی نے کہا، کیا ہے، Fake news ہے، اگر Fake news ہے تو آج چیف منسٹر صاحب کدھر ہے، آج گئے ہیں تو وہ بھی De-track ہو کر سپریم کورٹ، کون اس کو سمجھاتا ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ادھر جو ڈرامے ہو رہے ہیں، ادھر بھی ہو رہے ہیں، ہمارے صوبے کے لئے بدنامی ہو رہی ہے، "After all, he is the Chief Minister of this province."، آج گئے ہیں، وہ طریقہ کار ہوتا ہے سپریم کورٹ کا کہ آپ کو Application دینی پڑتی ہے، چیف جسٹس کے آفس میں، یہ سیدھا گئے ہیں، کسی نے کہا ہے کہ منصور علی خان صاحب کے پاس چلے جائیں تو اس نے کہا، یہ Procedure follow کریں، یہ سپریم کورٹ ہے، یہ کوئی پرائمری سکول نہیں ہے، اگر Fake ہے تو آج کیوں یہ ادھر گئے ہیں، ابھی آپ کا کیا مؤقف ہوگا؟ خان صاحب کی Tweet کے بارے میں، یہ آپ کی آپس کی لڑائی ہے، آپ کی پارٹی کی اندر کی بات ہے، میرا اس میں کچھ وہ نہیں ہے لیکن ابھی جو پاس کیا ہے، ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ غلط ہے، ابھی آپ کیا کریں گے، ایک اور بحران جو کوئی کہہ رہا تھا کہ Financial crisis create کر رہے تھے، لوگ سازش کر رہے تھے تو یہ سازش کون کر رہا ہے، خود آپ کو پتہ چلا ہوگا، یہ ہے سازش، ابھی پکا سازش ہوگیا، شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: احمد کنڈی صاحب، یہ پیر مصور صاحب دو منٹ بات کرتے ہیں پھر آپ کر لیں، پیر مصور غازی صاحب۔

<u>جناب مصور خان (معاون خصوصی موسمیاتی تبدیلی، جنگلات، ماحولیات، جنگلی حیات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، د ټائم راکولو، مختلف ایشوز باندې ډسکشن روان دے، په بجټ هر یو کولیګز د خپلې حلقې خبره کوی، مختلف ډسکشنز روان دی او زمونږه نن چې کوم بحث دے، په هغې کښې

اکثریت چې کوم دے ، هغه په واپډې باندې بحث اوشو، ډاکټر صاحب چې کومه خبره اوکړه، مونږ د ده شکریه ادا کوؤ چې یره دې وائی چې مونږ به چیف دلته رااوغواړو، سوئی گیس والا به رااوغواړو خو زه دا یو خبره کول غواړم، د راتلو نه راغښتونه علاوه تاسو د دې علاقې د دې سیمې ټولو ته پته ده، پکار دا ده چې بغیر د راتلو نه په دې باندې په واپډا، په سوئی گیس باندې تاسو ډ سکشن کړے وے، زه به خپل ملاکنډ یاد کړم چې زمونږ په ضلع ملاکنډ کښې د رې پاورز هاؤس دی، په درې پاورز هاؤس کښې زمونږ د ضلع ملاکنډ د لوډ شیډنګ انتها ته رسیدلے دے، ډاکټر امجد صاحب او زمونږ نور کولیګز ټولو خبرې اوکړے، په هغې کښې داسې فیډر هم شته چې هغه سوله سوله گهنټې په هغې باندې لوډ شیډنګ کیږی، مونږ دا منو چې یره د واپډې د ایکسئن یا د چیف دا وینا ده چې په فیډرو باندې خلق غلاګانې کوی، مونږ د غلو ملگری نه یو، بے شکه را دې شی، مونږ ورله Force ورکوؤ، زمونږه لوکل انتظامیه به ورسره وی،Even زمونږه د پارټئ کسان هم ورله ورکوؤ، هغه به ورسره هم وی چې کوم کسان غلا کوی، په هغوی دېFIR اوکړی، په هغوی دې پرچې اوکړی، دا خو څه طریقه کار نه دے چې په یو فیډر باندې غلا کیږی او د هغې زور به هغه خلقو ته ورکوی چې کوم فیډر باندې خلقو میټرز هم لګولی دی، نن تاسو اوګورئ، داسېډیرې فیډر زمونږ سره په ضلع ملاکنډ کښې به زه د خپلې حلقې خبره اوکړم چې زمونږ هلته ټرانسفارمر اوسوزی نو مونږ ته جواب دا وی چې یره په دې فیډر باندې مونږ ټرانسفارمر ځکه نه Repair کوؤ چې په دې باندې غلا کیږی، آیا دا غلا به زه روکاوؤم یا به زه د بلې پارټئ یو نمائنده ته ځم، هغه به ئے روکاوئ، په دې فیډر باندې واپډا تنخواه ګانې ورکوی، د دنیا سټاف پرې موجود دے، هغه سټاف څه ته ناست دے، پکار دا ده چې هغه سټاف لاړ شی او د هغه خلقو خلاف FIR اوکړی چې کوم کسان غلا کوی، که مونږه سیاسی خلق ورله ورغلو او د هغوی مو ملګرتیا اوکړه یا مو حمایت اوکړو نو بیا به مونږ ګنهګار یو۔جناب سپیکر صاحب، د دې نه مخکښې زمونږ په ټائم کښې دوه پیرې چې کوم لائینونه، کوم فیډر تلې دی، په هغې باندې به ونې وی او د هغه ونو د کټایئ د پاره مونږ په ټول تحصیل کښې، په هر ویلیج کونسل او یونین کونسل کښې ورته مونږ اعلانات

کړی وو چې زمونږ ورکړ ورسره اوځی، عوام ورسره رااوځی چې دوئ کتابئ اوګړی چې کم از کم د لوډشیډنګ دا بهانهئے هم ختمه شی، مونږ ته وئیلې کیږی، دا ده چې یره ونو کښې لائینونه راغلی دی اوسیلئې وه، د هغې د لاندې بجلی بنده ده او ټریپ شوے ده، دا ظلم دې بند شی که یو سړې غلا کوی نو په هغه فیډر باندې په سوونو خلقو میټرې هم لګولی دی، هغه میټر والا ته څه ګناه ده چې ټرانسفارمر اوسوزی او هغه به پیسې راټولوی، دا خو مونږ د خپل وزیراعلیٰ صاحب شکریه ادا کوؤ چې مونږه ټول تا سو ته پته ده، دلته د واپډے د ټرانسفارمرو په مد کښې څه پیسې راکړے وے، مونږ د هغې نه Repair کوؤ، ګنی د واپډې د سائیډ نه مونږ ته ډیر زیاته مسئله ده، په دیکښې د دې نه علاوه زمونږ د ضلع ملاکنډ د ټیکس خبره زمونږه کولیګز ټولو ملګرو اوکړه، خاص کر زمونږ د ملاکنډ MPAs او د فاټا چې کوم د ټیکس معامله روانه ده، چا ئے Recommendation کړے وو او که چا ئے حمایت کړے وو که چا ئے مخالفت کړے وو خو مونږه ئے د دې یو خبرې مخالفت کوؤ چې کله هم ټیکس اولګیدو نو مونږ به رااوزو او بهر پور به د دې مونږه مخالفت کوؤ، د دې نه علاوه زه یو خبره بله هم کوم، په هر ځائې کښې چې کله انډسټریز اولګی، خاص کر زمونږ د پاټا ایریا به زه خبره اوکړم، زمونږ په ځائې کښې پخپله سمال انډسټری لګیدے ده، درګئ کښې خو ماته یاد وو، ماته یاد دی چې کله زمونږ سره د غواړو مل وو او هغه د پاټا چې کوم ټیکس به بچت کیدو نو هغه ځائې کښې هغوی چې کوم دے یو خپل Warehouse جوړ کړے وو چې کوم هغوی سره جوړیدل غواړی او لوکل کس به ورغلو نو د هغه ځائې هغه ټیکس به ئے هغه لوکل کس ته پریخودو چې دا لوکل کس دے ،ده ته څه نه څه مونږه په دیکښې بچت ورکړو، نن سبا زمونږه حلقې ته خو خلق راځی مونږ به ورته ویلکم ته رااوځو، دا هر څوک چې راځی، ښه خبره ده، روزګار رااوړل دا ښه خبره ده خو کم از کم چې یو سړې زما د پاټا نه فائده اخلی او د یو بل ځائې نه راځی او هغه دلته انډسټری لګوی نو پکار دا ده چې د هغه ځائې لوکل خلقو ته هم څه نه څه د دې ټیکس په مد کښې هغوی ته څه مراعات ورکړی، بدقسمتی دا ده چې زمونږه انډسټری لګی خو په انډسټری کښې زمونږ د علاقې زه یوائې د ضلع ملاکنډ خبره نه کوم، ډیر ملګری داسې

ناست دی په پاټا کښې، په نور ایریا کښې به وی چې هلته به هم انډسټریل زون لګی، جوړ شوی به وی، نورې فیکټریانې به لګیدلی وی خو په هغې کښې زمونږ د علاقې نه ټیکنیکل کسان یو هم نه اخلی، څوک اخلی، د ګیټ چوکیدار اخلی، هغه کس اخلی، سویپر اخلی چې یره که سبا خدائے مه کړه څه کیږی، د ګیټ هغه چوکیدار به مړ کیږی، ولې زمونږ په علاقو کښې ټیکنیکل خلق نشته څه؟ د دنیا خلق شته، پکار ده چې په دیکښې زه انډسټریل منسټر صاحب نه دا ډیمانډ کومه چې پکار ده چې دا کلیئر هدایات ورکړی چې په کوم ځائې کښې هم انډسټریل زون جوړیږی، په هغې کښې دا کلیئر هدایات ورکړے شی چې یره د هغه ځائې اول به ټیکنیکل کسان د A نه Z پورې چې څومره خلق وی که ټیکنیکل دی او که هر څه دی، یو خو دا ده چې د هغوی خپل سټاف وی، هغه بیله خبره ده خو پکار ده چې دا د هغه حلقې خلق واخلی او د هغه حلقې خلقو ته سهولت ورکړی ځکه چې زما نه خو فائده اخلی، زما ایریا ته خو راځی، زه به د خپل ایریا خبره اوکړم چې د دنیا خلق راغلی دی، د یو ځائې او د بل ځائې، زه تنقید نه کوم، زه ورته خوش آمدید وایم، نور دې هم راشی خو کم سے کم چې زما د آئی ډی کارډ نه او زما د پاټا او زما د ضلعې نه فائده اخلی نو کم از کم دا زمونږ ډیمانډ دے چې دا به مونږ ته پورا کوی، د دې نه علاوه زه نن چې کوم زمونږه د واپډې حالات دی، پکار ده چې چیف دلته رااوغښتلے شی او دا زموږ ډیمانډ دے چې دلته دې راوستلے شی، څنګه چې په ماضی کښې تیر ځل په اسمبلئ کښې مونږ دوه، درې پیرې دلته چیف واپډا راغوښتے دے او باقاعده دا ټول MPAs ورته کښیناستلی وو او خپل خپل د حلقې مسائل ئے ورته پیش کړی دی، په هغې باندې کار هم شوے دے، بیا نن تاسو اوګورئ، زمونږ د لوډشیډنګ حالات په خپل ځائې باندې دی، نن ټرانسفارمر ولې سوزی، ټرانسفارمر سوزی د Low voltage د لاسه او د هغې مین وجه هم دا ده چې کومې فیډرې جوړې شوی دی، په کوم ټائم کښې چې بجلی ګهر جوړ شوے وو، په هغه ټائم کښې چې کوم تارونه غورزیدلی دی، هغه زاړه تارونه دی او چې نن Losses واپډا پخلپه د دې تصدیق کوی، د دې خبرې هغوی په خلپه تصدیق کوی چې د غلا سره سره زمونږه چې کوم Losses راځی، هغه د دې تارونو د لاسه راځی چې دا ډیر زیات کمزورې تار دے او دا

پخوانی تارونه دی، په دیکښېLosses روان دے که چرې دا Conductor دا تار بدل شی نو زمونږه Losses کافی حده پورې کنټرول،زمونږ دا ډیمانډ هم د دې اسمبلئ په وساطت سره چې د دې بهرپور یو سروې اوشی او د هر یو فیډر، د ضلع ملاکنډ نه د هر حلقې خبره ده، سروېدې اوشی چې کوم فیډرې زاړه دی، مونږ ته دې نوې فیډرې نه کوی، مونږ ته نوې گرډ سټیشنې دې نه کوی، مونږ ته هغه پکار دی چې کوم زاړه تارونه دی، دا دې راته چینج کړی چې کم از کم دا لوډشیډنگ او د Low voltage دا مسئله چې کوم ده، دا ختمه شی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه مختلف مسائل هم د علاقو شته، د هرې ضلعې، د هر علاقې به خپل خپل مسائل وی خو چې کوم زمونږه مسائل نن روان دی او په نن ټائم کښې دی، زمونږه اکثریت مسائل چې کوم دی، هغه زمونږ د وفاق سره تعلق ساتی، مونږه دا ډیمانډ ستا په وساطت سره د اپوزیشن لیډر په وساطت سره کوؤ چې کم سے کم مونږ نه دا وفاق چې کوم مسائل دی، د اپوزیشن ورونړه د دوئ مشران هلته په وفاق کښې ناست دی، پکار ده چې هغه د دې صوبې سره تعلق ساتی، د دې علاقې خلق دی، نن که دوئ په اپوزیشن کښې دی خو په وفاق کښې دوئ په گورنمنټ کښې دی نو دا مسائل چې کم سے کم دوئ اوغواړی نو دا حل کولې هم شی او د اسمبلئ په فورم باندې مونږه دا غواړو چې مونږ ته دلته راشی او زمونږ مسائل دې سناؤ کړی، ډیره مهربانی د ټائم راکولو، شکریه۔

جناب مسند نشین: مسٹر احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: جناب چیئر مین صاحب، بڑیConstructive گفتگو لیڈر آف دی اپوزیشن نے کی ہے اور بڑی اچھی آفر بھی دی ہے، ہم ہمیشہ ان سے یہ بات کرتے ہیں، آپ کے جو مطالبات ہیں، ہمیں ان سے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہمیں آپ کے طریقہ کار کے اوپر اعتراض ہے، جس طریقے سے آپ لوگ مطالبہ کرنے کے بعد جو طریقہ کار اختیار کرتے ہیں، دھمکیوں کا، گنڈاسا اٹھا کر، بندوقوں والا، گولیوں والا، یہ ہمیں منظور نہیں ہے، مطالبے ان کے اور ہمارے مشترکہ ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ گفت وشنید کے ذریعے ہو، مکالمے کے ذریعے ہو، ڈائیلاگ کے ذریعے ہو، اس طریقے سے ہم نے 2010ء میں یہ Model show کیا، اس کے نتائج بھی آپ کے سامنے ہیں، اب کل کی بات ہے، واپڈا کے خلاف جلوس نکل رہا تھا، ہمارا ایک ٹکٹ ہولڈر تھا، مسلم لیگ (ن) ان کو 3MPO کے نیچے انہوں نے ڈی آئی خان بھیج دیا ہے وہ

میرا مہمان ہے، وہاں پر ڈی آئی خان میں، گزارش یہ ہے، اب آج بھی، انہوں نے اچھا اقدام کیا، آئیگا کے لوگ آئے ہوئے تھے، ہم نے ان کو بھیجا، پولیٹیکل روایات یہی ہوتی ہیں، ہم Appreciate کرتے ہیں، آج یہ گئے، بات چیت کی، ان کو لے کر آئے ہیں، ان سے گفت وشنید ہو رہی ہے، Hopefully مطلوبہ اور نتائج ہمیں موصول ہو جائیں گے، میں آپ کا زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا، اپوزیشن کا کام ہی مطالعہ ہے، معائنہ ہے، تحقیق ہے، تفتیش ہے، پھر ہم اپنی گفتگو ان کے سامنے رکھیں گے، پھر اس کے بعد لوگ فیصلہ کریں کہ ہمارا نقطہ نظر ٹھیک ہے یا آپ کا نقطہ نظر ٹھیک ہے، نہ میرے پاس کوئی گنڈا سا ہے یا اختیار ہے جو میں کہوں، جو میں ٹھیک ہوں، نہ آپ اپنا اختیار ہم پر مسلط کریں، میں کچھ Figure آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، اس ہاؤس کو بھی بتانا چاہتا ہوں، مجھے یقین ہے، یہ جو ہماری صوبائی کابینہ بیٹھی ہوئی ہے، ان کو پتہ نہیں ہوگا، میں یقین سے کہتا ہوں، یہ بجٹ کے اوپر ڈسکشن ہو رہی ہے، چیف منسٹر سیکرٹریٹ کا بجٹ ہے، 2024/25ء کا میں نے آپ کو بھی دیا ہوا ہے، میں میڈیا سے بھی Share کرتا ہوں، میں نے آفتاب صاحب کے ساتھ بھی Share کیا ہے، نذیر عباسی صاحب کے ساتھ بھی Share کیا ہے، میں صرف ایک منٹ میں آپ کو بتاتا ہوں، Page No. 47 کے اوپر سی ایم سیکرٹریٹ میں انہوں نے Secret service fund رکھا ہے جو کہ پہلے پانچ کروڑ تھا، ابھی انہوں نے بیس کروڑ رکھا ہے، اس سال کے لئے Revised کر کے Original grant پانچ کروڑ تھی، یہ پراسرار رقم ہے، پراسرار رقم کے بارے میں چیئرمین صاحب، آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کہاں پر خرچ ہوتی ہے؟ ہم تو ان چیزوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، یہ تو پی ٹی آئی کا انتخابی نعرہ تھا کہ جو صوابدید فنڈ یہ پراسرار رقوم بجٹ سے ہٹادیں، ابھی میرے ایک بھائی یہاں پر ہمیں بھاشن دے رہے تھے، جو ہم نے اخراجات ختم کرنے ہیں، ہم نے Austerity کرنی ہے، یہ یہاں پر نہیں رک رہا، Secret fund آگے آپ جائیں، صوابدیدی فنڈ کے اوپر سب سے خطرناک چیز چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں جو کہ پچاس کروڑ تک بڑھایا گیا ہے، پانچ کروڑ سے تو گزارش یہ ہے، نذیر عباسی صاحب آگئے ہیں، مجھے اس کا جواب چاہیئے، یہ آپ دیکھ رہے ہوں گے، سوشل میڈیا پر ڈسکشن چل رہی ہے کہ گیارہ کروڑ کے بسکٹ کھائے گئے ہیں، یہ صرف بسکٹ نہیں، اس میں نمک منڈی کے تکے بھی شامل ہیں، اس میں پی ٹی آئی کے لوگوں کو تحائف دینے بھی شامل ہیں، یہ جو پہلے ساڑھے تین کروڑ روپے رکھے گئے تھے، Original grant میں یہ گیارہ کروڑ رکھے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب، گیارہ کروڑ (شیم / شیم) اور گزارش یہ ہے، اگلے سال کے لئے بھی آپ دیکھ لیں کہ اس کے اوپر مجھے

جواب چاہیئے کیونکہ جب ہم سوال کریں گے، اگر تسلی بخش جواب نہیں ملے گا، یہ Discretionary fund کس نے بڑھایا ہے؟ یہ پر اسرار رقوم کس کے لئے آپ کو چاہئیں؟ یہ بسکٹ اور نمک منڈی کا خرچہ آپ نے کن مہمانوں کے اوپر لگایا ہے؟ یہ ہاؤس اور اپوزیشن خیبر پختونخوا کے چار کروڑ لوگ اس صوبائی کابینہ سے جواب طلب کرتے ہیں کہ جو انتخابی نعرے پر آئی تھی، صاف چلی، شفاف چلی تحریک انصاف چلی، اس نام پر یہ لوگ ووٹ لے کر آئے، جواب ہمیں چاہیئے، شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین</u>: جی کوئی ConcernedMinister Sahib ہیں؟ جی نذیر عباسی صاحب۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک)</u>: ابھی کٹ موشن کا بھی ہے، میرا خیال ہے، اکٹھا پھر جواب دے دیں گے تاکہ وقت بچ سکے، ابھی آپ کا ٹائم زیادہ ہو گیا ہے، باقی بسکٹ تو کنڈی صاحب نے بھی کھائیں ہوں گے، کنڈی صاحب، ہمسائے میں رہتے ہیں، گئے ہوں گے، کبھی انہوں نے بھی تھوڑے بسکٹ کھائے ہوں گے۔۔۔۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: جی بالکل ہم تو کھا چکے ہیں۔

<u>وزیر مال واملاک</u>: ہاں۔۔۔۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: کھائے تھے۔

<u>وزیر مال واملاک</u>: کھائے تھے ناں وہ کنڈی صاحب، نکال لیں وہ درمیان میں سے۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>جناب مسند نشین</u>: جی مس ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>وزیر مال واملاک</u>: میرے کٹ موشن کے دوران یہ باقی چیزیں بھی آئیں گی تو اس کے اندر کر لیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے، اس پر کر لیں گے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب، تبدیلی سرکار دیر کی عوام کو بار بار گمراہ کرنے کی کوشش نہ کرے، دیر موٹروے منصوبہ محض اعلانات اور اشتہارات کی حد تک ہے، 2018ء سے اب تک مختلف گیارہ ادوار میں منصوبے کی منظوری، نقشہ سازی اور سیکشن فور کے دعوے تو بار بار ہوتے ہیں لیکن زمین کی خریداری کے لئے بجٹ میں کوئی واضح فنڈ یا ایلوکیشن نہیں دی گئی، اس دفعہ بھی صرف دس کروڑ کا دیا ہے، جس کا وہ کل کہہ رہے ہیں کہ ہم 2018ء کے بعد زمین خریدیں گے لیکن پورا سال دیر موٹروے

پر کوئی کام نہیں ہوگا، اس کا مطلب ہے کہ دیر موٹروے کے لئے کچھ بھی نہیں دیا گیا ہے، جب تک ADP میں باقاعدہ فنڈ مختص نہ ہو، یہ منصوبہ محض سیاسی لالی پاپ ہوتے ہیں، میں سارے ایم پی ایز، ایم این ایز صاحبان کو اس منصوبے کی تکمیل کے لئے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ یہ اس میں جس طرح وہ بعد میں، اگر کوئی امنڈمنٹ ہوتی ہے تو اس کو شامل کریں کیونکہ یہ ہمارے دیر اور چترال کو بہت اشد ضرورت ہے، ان ساری عوام کا۔ جناب سپیکر صاحب، بجٹ سپیچ میں یا ADP کی Book میں دیر کے لئے کوئی بھی سکیم نہیں دی گئی، نہ سلام ڈیم کا نام دیا ہے، نہ تالاش بائی پاس کے لئے کوئی بات ہوئی ہے، تیمر گرہ میڈیکل کالج ایڈمنسٹریشن بلاک کے لئے صرف ڈیڑھ ارب روپے چاہیئے تاکہ وہ مکمل ہو، اس سال 2014ء کے بعد اس میں بچے بیٹھ سکیں اور پڑھ سکیں، اس کی بھی کوئی ایلوکیشن اس میں نہیں ہے، PMDC نے بتایا تھا، اگر یہ ایک ہی پوائنٹ ہے، اگر اس بجٹ میں ڈیڑھ ارب روپے کی ایلوکیشن ہو تو ہم اس سال اس تیمر گرہ میڈیکل کالج میں بچوں کو بھجوادیں گے لیکن اس طرح کا کچھ ہم نے بجٹ میں نہیں دیکھا جو یہ مکمل دیر کے لئے ناکامی ہے، دیر Beautification کی بات کی گئی وہ ختم ہو گئی، دیر یونیورسٹی جو خزانہ کے مقام پر تھی، اس کا کوئی بھی فنڈ نہیں ہے وہ نکال دیا گیا ہے، Sports complex تھا وہ بھی نکال چکے ہیں، کنڈروپل تھا وہ نہیں ہے، داڑواں گنجبئی پل تھا وہ نہیں ہے، خال میں جاپانی پل تھا وہ نہیں ہے، اپر دیر میں کیڈٹ کالج تھا وہ بات بھی ختم ہو چکی ہے، وہ بھی چند سال کے لئے بار بار ہم اس کی، ہم نے اس کے لئے بات کی ہے، یہ سارے منصوبے جتنے بھی ہیں، سالوں سے زیر التواء تھے، یہ سارے منصوبے وہ نکال دیئے گئے ہیں، یہ منصوبے دیر کی ترقی سے برائے راست تعلق رکھتے ہیں لیکن ان پر عملی پیش رفت فنڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے بند ہے، پہلے جو منصوبے تھے، عوام سے وعدے کئے گئے تھے، ان پر کام مکمل کریں، دیر جیسے پسماندہ علاقے کو مزید نعروں سے نہیں بلکہ عملی ترقیاتی کاموں سے فائدہ پہنچایا جائے۔ جناب چیئرمین صاحب، خیبر پختونخوا حکومت نے ایک سو ستاون ارب سرپلس بجٹ دیا ہے، رواں مالی سال میں ایشین ترقیاتی بینک سے سود پر اکانوے ارب کا قرضہ لینے کا معاہدہ بھی کیا ہے، جب صوبے کے پاس اپنے ایک سو ستاون ارب روپے اضافی موجود ہیں تو سود پر اکانوے ارب لینے کی کیا منطق بنتی ہے، ٹیکس فری بجٹ کا نام دے کر عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں، سارا فنانس بل کم آمدن غریب عوام پر ڈال دیا ہے جس میں درزی پر پندرہ ہزار روپے کا ٹیکس ڈالا ہے، جو غریب درزی کہاں سے دے گا؟ بجلی کا بل ادا کرے گا، کاریگروں کو پیسہ دے گا یا کہاں سے وہ درزی کے اخراجات کس طرح وہ پورے کرے گا، اوپر سے پندرہ ہزار کا ٹیکس لگا دیا گیا ہے،

پانچ مرلے کے گھر پر جو غریب کا گھر ہے،اس پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے، پھر ایک گھر کے پانچ مرلے کی زمین پر ٹیکس نہیں لگایا گیا بلکہ ہر منزل کے اوپر ٹیکس لگایا گیا ہے، وکیل کی ہر کیس پر پانچ سو روپے کا ٹیکس لگایا گیا ہے، جو یہ غریب سے لیا جائے گا، غریبوں سے یہ لیں گے، شادی ہال پر پچھلے سال کے بعد اس سال مزید ٹیکس بڑھا دیا گیا ہے جو ہر کھانے کے اوپر، ہر Wedding ceremony کے اوپر، Last year پچیس ہزار تھا،اس وقت وہ پچاس ہزار تک پہنچایا گیا ہے، موٹر سائیکل چلانے والوں کے لئے چالان اور ٹیکسوں کی بھرپور اس میں اضافہ کیا ہے، ٹرانسپورٹ، KPRA کی رجسٹریشن، ٹرانسپورٹر کے اوپر KPRA کی رجسٹریشن وہ لگائی گئی ہے وہ KPRA سے بھی رجسٹریشن کرائیں گے تو پھر ہو گا، ہوٹل میں Room کے علاوہ جو Room پر Bed tax بھی لگایا گیا ہے کیونکہ یہ غریب ڈرائیور وغیرہ ہوتے ہیں وہ کسی ہوٹل میں ایک چارپائی لیتے ہیں تو اس غریب پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے، 18percent sales tax تو Room کے اوپر پہلے سے تھا جو کہ ایف بی آر نے اس کو ختم کیا تھا لیکن وہ 18 percent sales tax ہمارے صوبے میں ابھی تک لیا جا رہا ہے، باقی تینوں صوبوں وہ سیلز ٹیکس ختم ہو چکا ہے لیکن ہمارے صوبے میں اس وقت بھی آپ لوگوں سے لے رہے ہوں، کم تنخواہ دار پر بھی اس دفعہ ٹیکس لگایا گیا ہے، پرائیویٹ سکول اور جو ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ ہے، اس کے ہر منزل اگر کوئی Building rent پر لے لیتے ہیں تو ہر منزل کے اوپر ٹیکس لگایا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جو غریب کے لئے سینتیس ہزار جو لیبر کی وہ تنخواہ تھی، اس دفعہ اس کو نہیں بڑھایا گیا لیکن جو پچھلے سال آپ لوگوں نے اپنا سرپلس بجٹ پیش کر دیا ہے لیکن وہ لیبر کو وہ سینتیس ہزار روپے نہیں مل رہے ہیں، جتنے بھی ہمارے Daily wages یا اس طرح جو سرکاری جگہوں میں کام کر رہے ہیں، ہمارے کے پی کے کی عوام کو آٹھ ہزار سے لے کر دس ہزار تک تنخواہیں دے رہے ہیں، چونکہ اس اسمبلی سے Last year سینتیس ہزار روپے پاس ہو گیا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تجویز پیش کرتی ہوں کہ جو صحت کارڈ میں آپ لوگوں نے کہا ہے کہ ہم نے ڈھیر ساری چیزیں شامل کر دی ہیں لیکن پھر بھی اس میں ہمارے جو چھ کروڑ نوجوان ہیں، جو نشے کے عادی ہو چکے ہیں، جو ہر گھر کا مسئلہ ہے، اس میں اس کا بھی ایک سنٹر ان کے لئے Rehab کا بنا ہے، جس میں ان کا جو Rehab(Rehabilitation Center) کے لئے بھی ان کے نام ڈال دیا جائیں تاکہ ان غریبوں کو بھی نشے کی عادت سے چھٹکارا ملے، ان کو بھی اپنا حصہ صحت کارڈ میں ملے کیونکہ وہ نشے سے ان کو نجات چاہیئے، آخر میں جناب سپیکر صاحب، نواز شریف کو مائنس کرنے والے عمران خان اپنی جماعت سے مائنس

ہو گئے ہیں، عمران خان کی پالیسیوں سے پی ٹی آئی رہنما تنگ ہیں، بجٹ پاس نہ کرنے کا مشورہ دے کر عمران خان نے کے پی اسمبلی پر عدم اعتماد کیا ہے، کے پی اسمبلی نے بجٹ پاس کر کے خان پر عدم اعتماد کیا ہے، خان مکافات عمل کا شکار ہے، ان کی اپنی پارٹی نے انہیں مائنس کیا ہے، عمران خان مائنس ہونے کی تصدیق علیمہ خان نے خود کر چکی ہے، ایک ویڈیو میں۔۔۔۔۔

(شور)

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین ایوان سے تشریف لے گئے)

(جناب سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بس میرا خیال ہے، کافی ہو گیا ہے، شفیع جان کا مائیک On کریں، اب شفیع جان، آپ نے بھی بجٹ کے پاس ہی رہنا ہے۔

جناب شفیع اللہ جان (پارلیمانی سیکرٹری سائنس انفارمیشن اور ٹیکنالوجی): یہ زیادتی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ جواب نہ دیں، بس خیر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: یہ تھوڑی سی زیادتی ہو جائے گی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، Post budget speeches شروع ہیں اس وقت، ٹریژری بینچز سے بھی اور اپوزیشن سے بھی لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اپوزیشن وہ Post budget پر بات کرنے سے زیادہ پاکستان تحریک انصاف کی اندرونی سیاست پر بات کر رہے ہیں، اگر آپ کنڈی صاحب کی بات سنیں، آپ نثار صاحب کی بات سنیں، ثوبیہ صاحبہ کی بات سنیں تو میں نے کل ٹاک شو میں بھی یہ کہا تھا، میں آج فلور پر بھی یہ بات کر رہا ہوں کہ یہ تحریک انصاف کی کامیابی ہے کہ ان کی اپنی سیاست ختم ہو گئی ہے، ان کے پاس کوئی بیانیہ نہیں ہے، یہ تحریک انصاف کی اندرونی سیاست پر بات کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ پہلا بجٹ ہے، جسے آپ اس ہاؤس کا Officially پاکستان تحریک انصاف کا پہلا بجٹ کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس سے پہلے جب ہم مارچ میں آئے تو ہمارے پاس دو مہینے تھے، دو مہینے میں پی ڈی ایم نے جو ہمارے خزانے کے ساتھ، اس گورنمنٹ کے ساتھ، ان اداروں کے ساتھ جو کیا تھا وہ سب آپ کے سامنے ہے، پندرہ دن کی تنخواہ انہوں نے چھوڑی تھی، اربوں کھربوں کے سکینڈل ان کے منظر عام پر تھے، یہ جو Interim government تھی، یہ Interim government نہیں تھی، یہ پی ڈی ایم کی گورنمنٹ تھی، آج یہ یہاں پر کھڑے ہو کر آئین کا، جمہوریت کا درس دیتے ہیں، جب ان کو Interim government میں

اپنا حصہ مل رہا تھا تو Interim government تین مہینے کے لئے ہوتی ہے، انہوں نے وہی Interim government ڈیڑھ سال تک اس کو کھینچا، اس میں جمعیت سے لے کر پیپلز پارٹی تک اور اے این پی سے لے کر (ن) تک سب کو اپنا حصہ مل رہا تھا، کل نثار صاحب پوسٹ بجٹ پر بات کر رہے تھے، انہوں نے کافی الزامات تحریک انصاف پر اور اس کی پالیسیوں پر 2018ء کے الیکشن پر، 2024ء کے الیکشن پر الزامات لگائے، مختلف بجٹ میں جو ہمارے منصوبے ہیں، ان پر انہوں نے روشنی ڈالی، انہوں نے ایک روڈ کا ذکر کیا، کڑاپہ روڈ ہے جو کافی دیر تک اسرار صاحب نے اس پر بات کی جو تحریک انصاف کا فلیگ شپ پراجیکٹ ہے، اس کے لئے میں ان کو یہ بتاتا چلوں کہ اس پر ہم نے پہلے بیس کروڑ ریلیز کیئے چالیس کروڑ بعد میں اس کو ریلیز کیئے، اس اے ڈی پی میں اس کے لئے ایک ارب کا فنڈ ہم نے مختص کیا ہوا ہے، یہ پراجیکٹ 2009ء سے شروع ہے اور 2008ء سے لے کر 2013ء تک یہ اے این پی کی گورنمنٹ تھی، جو پراجیکٹ 2009ء میں Start ہوا، انہوں نے اپنی گورنمنٹ میں کمپلیٹ نہیں کیا، ان شاء اللہ یہ تحریک انصاف کی حکومت یہ روڈ کمپلیٹ کر کے دکھائی گی (تالیاں) اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے تیسری قوت کا ذکر کیا، اسٹیبلشمنٹ کا ذکر کیا، ہم بھی چاہتے ہیں کہ اسٹیبلشمنٹ کا سیاست میں کوئی Role نہیں ہونا چاہیئے، یہ ہاؤس میں جتنے ممبران بیٹھے ہیں، چاہے وہ فارم سینتالیس یا فارم پینتالیس والے ہیں، یہ ان ہی کی صوابدید ہے کہ یہاں کی پالیسیز، یہاں کی حکومت یہ لوگ چلائیں گے لیکن اپنے پارٹی کے قول وفعل پر بھی نظر رکھنی چاہیئے، یہاں پر نثار صاحب نے تیسری قوت کی بات کی، اسٹیبلشمنٹ کی بات کی تو ان کو میں بتاتا چلوں کہ آپ کے لیڈر ایمل ولی خان نے چھبیسویں امنڈمنٹ میں اسٹیبلشمنٹ کی گود میں بیٹھ کر چھبیسویں امنڈمنٹ میں بھی ان کو ووٹ دیا (تالیاں) بندے کے قول وفعل میں فرق نظر نہیں آنا چاہیئے، ان کا اپنا بیانیہ اسٹیبلشمنٹ کے خلاف تھا تو آج وہ یہاں بیٹھے ہیں لیکن ان کی پارٹی کا جو بیانیہ ہے وہ اس ٹائم اسٹیبلشمنٹ کے لئے باری کے انتظار میں ہے کہ جب ان کی باری لگے گی تو سب سے پہلے وہ اسٹیبلشمنٹ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھائیں گے، نو مئی پر بات ہوئی، ابھی کنڈی صاحب نے 3MPO کا ذکر کیا کہ کسی (ن) لیگ کے ایم پی اے نے واپڈا کے خلاف کوئی جلوس نکالا تو اس حکومت نے ان کو MPO 3 میں ڈی آئی خان بھیج دیا، بالکل غلط ہوا، کسی بھی سیاسی شخصیت کو، کسی بھی ٹکٹ ہولڈر کو، کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق رکھنے والے کارکن کو MPO 3 میں نہیں بھیجنا چاہیئے، ہم اس کی مخالفت بھی کرتے ہیں، مذمت بھی کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے نو مئی سے پہلے جب ہم سب کو MPO 3 میں بھیجا جاتا تو یہ لوگ

نشاندہی کرتے تھے کہ فلانہ رہ گیا، فلانہ رہ گیا، یہی لوگ ان ہی کی نشاندہی پر MPO 3 میں ڈی آئی خان، بنوں اور ہری پور جاتے تھے۔ جناب سپیکر، آخر میں ثوبیہ شاہد صاحبہ نے عمران خان مائنس کی بات کی، یہ کوئی نواز شریف نہیں ہے، یہ عمران خان ہے، یہ عمران خان ہے (تالیاں) ہمارے جتنے جی یہاں پر جتنے ممبران موجود ہیں، ان کے جیتنے جی کوئی بھی عمران خان کو مائنس نہیں کر سکتا، اگر کوئی ایسی سوچ بھی رکھتا ہے تو وہ تحریک انصاف کا حصہ نہیں ہو گا کیونکہ عمران خان کا ہاتھ جس پر ہو گا وہ ہیرو ہے، جس پر ہاتھ نہیں ہو گا وہ زیرو ہے، اگر ان کی یہ سوچ ہے کہ یہ ہمارے درمیان الزامات کی بارش کریں گے، ہمارے درمیان کوئی پھوٹ ڈالیں گے تو تحریک انصاف کے ممبران سارے ایک Page پر ہیں، ان شاء اللہ عمران خان اس بجٹ میں جو ایڈ کرے گا، جو مائنس کرے گا وہ ان کا اختیار ہے اور جب عمران خان چاہے گا، ان کے لئے بجٹ کا پاس ہونا یا بجٹ کا فیل ہونا ضروری نہیں ہے، اگر عمران خان حکم دیتا ہے کہ اسمبلی تحلیل ہو، اگر عمران خان حکم دیتا ہے کہ ہم سب استعفیٰ جمع کریں، اگر عمران خان چاہتا ہے کہ کے پی کے کی گورنمنٹ کو چھوڑنا پڑے تو اس پر ہم دو سیکنڈ بھی نہیں لگائیں گے، اس کے حکم پہ لبیک کہیں گے، بہت شکریہ آپ کا۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ملک لیاقت صاحب آپ نے بات کی ہے، پہلے میرا خیال ہے اعجاز خان نے بھی نہیں کی، یہ کرلیں تو آخری تقریر آپ کرلیں۔

<u>جناب اعجاز محمد</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو توجو غواړم، نہیں جی، Two minutes تو بہت کم ہے، داسې ده، زما نه وړاندې، زه کيدې شی يو منټ کښې خبره ختمه کړم، مانه وړاندې په هاؤس کښې هم زما ملګرو د بجلئ باره کښې خبره اوکړه او حقيقت دے چې د بجلئ ايشو بعضې خلقو خو د خپلو ضلعو پورې مختصر کړه خو دا ايشو په ثابته کے پی کے کښې ده او ستاسو نه وړاندې، ستاسو توجو غواړم، د اپوزيشن ليډر صاحب او کنډی صاحب د هغې يقين دهانی اوکړه چې چيف پيسکو پکار ده چې هغه دپاره هم اوس تاسو ټائم کيږدئ، بل خواته زمونږه حکومتی ممبران چې کوم دی نو هغه تنقيد کوی په ټکټ هولډر خو دلته د ټکټ هولډر مسئله نه ده جی، بيګاه راسې زه دې ځائې نه تلې يم، چارسده روډ بند شوے دے، تاسو معلومات اوکړئ، نن سحر درې ځايونو کښې ناګمان، شاه عالم پل، بخشو پل په دې درې

ځایونو کښې روډ ونه بند شوی دی او پولیس والا چې کوم ستاسو اختیارات دی، پولیس والو هغه کسان اوچت کړی دی، Arrest کړی ئے دی، تر اوسه پورې په حوالات کښې بند دی نو زه منم چې دلته تاسو سره کنډی صاحب او اپوزیشن لیډر وعده اوکړه خو ستاسو هم یو فرض جوړیږی، دېد پاره اوس ټائم کیږدئ او چیف پیسکو رااوغوړئ، دا یو غټه مسئله ده چې د دې بجلئ مسئله په مشترکه ان شاءالله کوشش دا اوکړئ، دې هاؤس ته ئے رااوغواړئ او په دې هاؤس کښې دا مسئله حل کړئ، ډیره مهربانی، بله مختصر یو خبره کوم، د ایریګیشن باره کښې یو منټ خبره کوم، دلته زما یو وررور ناست دے، الله دې هغه سره ښه اوکړی نوم ئے نه اخلم خو یو کال وړاندې ما دلته د ایریګیشن مطالبه اوکړه چې زما حلقه شکور صاحب سره Touch لګیدلی ده، هغه چارسده کښې دے او زه دیخوا ته پشاور کښې یم او روزانه چې سیلاب راشی نو د هغه په حلقه او زما په حلقه راځی، ما منتونه اوکړل، ماته ایریګیشن والا وائی، ما سره فنډ نشته، دوباره فنډ پاس شو نو زه تاسو ته د ایریګیشن منسټر که ناست وی، ستاسو په ذهن کښې دا خبره راوستل غواړم چې ډیره زیات زمیندارو ته مسئله ده، دغه د ایریګیشن کار په حلقه کښې کول غواړی، دریم نمبر ترکئ صاحب که ناست وی نو زمونږ په سکولونو کښې په حلقه کښې اوس چهټیانے شوے،د Solarizationمسئله ده، د ماشومانو د باتھ رومونو مسئله ده، په یو یو کلاس کښې اتیا اتیا او سو سو ماشومان دی نو مونږ خو دلته ټهیک ده، تاسو به ډیر غټ خلق یئ خو مونږ ډیر غریب او ډیر کمزوری خلق یو، په دغه سکولونو کښې مو سبق وئیلے دے، زمونږ بچی اوس هم په دغه سکولونو کښې سبق وائی نو مهربانی اوکړئ، تاسو ته سپیشل او ډیر ښکلی، مونږ ته خو ډیر خائسته جواب راکوئ خو کار زمونږ نه کیږی نو مونږ ځان د پاره نه وایو، تاسو په خپله لاړ شئ، خپل بورډونه پرې اولګوئ، خپله کار اوکړئ، هغه د بجلئ مسئله ده، پکښې نشته، باتھ رومونه نشته نو دغه یو څو خبرې دی، بل غټه خبره اوس زه تاسو ته یو ریکویسټ کوم،چیف پیسکو د پاره سبا ټائم ورکړی او دېرااوغواړئ چې کنډی صاحب او تاسو او مونږ مشترکه کښینو او د دې بجلئ حل رااوباسو، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: یہ کٹ موشنز پر آپ ان کو بتادیں، جب کٹ موشنز پر۔

ایک رکن: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی دیتے ہیں، اب آپ بولیں، خیر ہے۔ جناب ملک صاحب، آپ رہ گئے ہے؟ بڑے افسوس کا مقام ہے، ملک صاحب کا مائیک فوراً On کریں۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ- جناب سپیکر صاحب، ستاسو د ټائم راکولو ډیره زیاته شکریه ادا کوم چې ډیرې ورځې بعد ماته نن دلته د خبرو کولو موقع ملاؤ شوه، ولې چې مونږه خو اکثر د اپوزیشن ورونړه واؤرو، احمد کنډی صاحب دوئ راته پورا پورا گھنټه قصه اوکړی او چې بیا زمونږ نمبر راځی نو دوئ وتی وی، بیا زمونږ خبرو ته زړه نه کیږی، مونږ وایو چې چاته ئے اوکړو خو نن زه دا وایم چې په بجټ باندې ډیره او یو خبره چې ما واؤریده، بار بار کیږی، هغه دوئ دا وائی چې یره تاسو Common ټول په وفاق باندې انحصار دے نو زه دا یوه خبره کوم، دا بالکل غلطه ده، دا وفاق هم د پاکستان حکومت دے، دا د بل ځائې نه دے او دا خیبر پختونخوا هم ددې پاکستان حصه ده نو دغه خبره بالکل غلطه دوئ کوی، فرض کړه دې خبرې ته زو نو زما د بارډر نه چې څومره ریوینو راځی، هغه وفاق اخلی، زما د ائرپورټ نه چې څومره ریونیو راځی، هغه وفاق اخلی، زما د تمباکو نه چې څومره ریونیو راځی، هغه وفاق اخلی، زما د اوبو پیسې ماته نه ملاویږی، زما د بجلئ یوه روپئ یونټ زمونږ نه اخلی او په ستاسی روپئ راباندې خرڅوی، دغه پیسې وفاق اخلی، دا ټولې چې زه راجمع کړم، معدنیات او گیس چې ټول په پختونخوا کښې دی، د دې ټولو چې زه راجمع کړم نو چې ماته دا څه راکوی، د دې نه ډبل مو پرې نورې هم پاتې کیږی، مونږ ته څوک په خیرات کښې گورې نه راکوی، دا ماته خپل حق ملاویږی، دا یوه خبره ما بار بار واؤریده او زه دا Condemn کوم چې دا غلط وئیلې کیږی، بله خبره دا ده، مونږه زیات تر دلته دا یوه خبره کیږی چې یره دا کوم د قرضونو خبره چې کیږی نو که قرض ماته څوک پیسې راکوی او د بل ځائې نه وائی چې یره وفاق په قرضو چلیږی نو دا قرض بیا صرف د پاکستان پیپلز پارټئ او یا د (ن) لیگ دے که نان، دا د

پاکستان په نوم اخلی چې د پاکستان په نوم قرض اخلی نو ټهیک ټهاک پکښې زما د صوبې حق دے، ولې چې زما بچی قرضدار حسابیږی او ماته پکښې نه ملاویږی نو دغه بیا څوک منی، قرضونه چې اغستې کیږی نو دغه کښې به بیا په ما باندې دا نه حسابوئ، د دوئ چې وفاق په قرض روان دے نو زما پکښې، په ما باندې پکښې هم قرض حسابوئ، ماته به زما د هغه قرض حصه په هغې کښې راکوی، پرون مولانا صاحب خبره اوکړه چې یره دا تاسو وایئ چې سازش اوشو نو دا خو تاسو وئیلی وو چې یره بجټ به مونږ هله پاس کوؤ، دا د هغه سازش خبره نه ده، هغه زمونږ د پارټئ Internal معاملې دی، تاسو ته په هغې کښې د زحمت ضرورت نشته چې ځان ستړې کوئ، هغه مونږ په خپله حل کولې شو، په خپله مو حل کړی دی او حل کوؤ ئے خو مولانا صاحب خبره داسې اوکړه، د هغې خبرې زه دا جواب ورکوم چې هغه ګورنر صاحب زمونږه د بجټ اجلاس نه راغوښتو، د دېدپاره چې یره بجټ پیش نه شی، دا صوبه چې ختمه شی او د دوئ حکومت ختم شی، مونږه دغه وایو چې سازش ئے کړے دے، نور مونږه دا نه دی وئیلی، مونږه خپلې پارټئ په خپل مینځ کښې هر څه چې کیږی، بار بار په دې باندې دا خبره کیږی چې مائنس عمران خان اوشو، فلانې اوشو، ډنګړې اوشو، زه تاسو ته حیران یم چې ستاسو دا خپلې پارټئ چې در په در دی، بلاول دلته خبره اوکړی وائی چې یره دبئ ته لاړو، د فلانی نه خفه شو، زرداری ورپسې بیرته لاړو، دلته د مریم نواز او دغه لاړ شی، جرګې کوی خپل مینځ کښې چې تاسو د خپل پارټیانو هغه مسئلې ولې نه حل کوئ، زما پارټئ ته انختی یئ چې فلانې اوشو او ډنګړې اوشو، تاسو ګوره که سیاسی خلق یئ، ماته قومی خبره صرف اوکړئ، سیاسی خبره د خپلې پارټئ به زه کوم او ته به ئے د خپلې پارټئ کوی، دا ځنبځنې خبرې د دوئ پته نه لګی چې دوئ سره بل څه شته نه، ټائم ورسره زیات وی نو بس زمونږ د پارټئ خبرې کوی، زه زیاتې خبرې نه کوم، دا یو دوه، درې خبرې کوم چې زمونږه د AIPتحت چې په وفاق باندې کومې پیسې دی، هغې کښې یوه روپئ ئے نه ده راکړے، زه درته د خپل ډیپارټمنټ خبره کوم، د پاپولیشن ډیپارټمنټ چېد CCI recommendationدے، په هغې کښې دوئ وفاق زمونږ سره وعده کړے وه چې دوه اربه روپئ Per yearبه مونږه تاسو ته

درکوؤ، پاپولیشن ډیپارټمنټته، اته کاله اوشو چې په هغې کښې یوه روپۍ نه ده ملاؤ شوې، سوله ارب روپۍ په هغې کښې پاتې دی، د هغه خبره خو دوئ نه کوی چې یره زمونږه د دې صوبې چې کوم حقوقونه دی، هغه هم اغستل غواړی، یقیناً زه دوئ ته د دې یوې خبرې ډیر زیات په معذرت سره وایم چې نن دوئ د بسکټو خبره کوی نو هغه د لسئ خبره دوئ نه هیره شوه، هغه د شوملو د ښنکلوچې ورپسې مشهوره وه، وائی چې د دو کروړو شوملی ئے ښنکلی دی، نن د د بسکټ خبره کوی خو شوملی ترې هیری دی(تالیاں)عجیبه خبره ده، زه او بیا بله خبره پکښې دوئ دا کوی، د قرض خبره که دوئ کوی نو تاسو نن لاړ شئ ډالر اوګوری چې په کوم لیول باندې دے او په کوم ځائې کښې دے او بیا د اے ډی پی حجم ته هم اوګورئ، مخکښې که فرض کړه ستا زر بلین روپۍ دغه کیدې نن ستا اکیس سو بلین دی نو د هغې حجم ته خو هم اوګورئ چې حجم کوم ځائې ته تلے دے، ته په ما پسې او بیا په دې یو کال کښې اوګورئ چې صوبائی ګورنمنټ په دې یو نیم کال کښې یوه روپۍ قرض اغستے دے، پته نه لګی دوئCalculation نه کوی خو چې راشی نو څه شئې ئے لیکلی وی، وائی یره تپوس ئے څوک کوی خو څه وایه او ګډې وډې وایه، څه تپوس ئے نشته خو دا یوه یوه خبره د اسمبلئ ده، دا ګوره لیکلې کیږی، دلته بره کرام الکاتبین ناست دی، هغه یوه یوه خبره لیکی او د دې به بیا مونږ ته جواب هم راکوی، یقیناً خبرې خو مو ډیرې په زړه دی خو چیف وہپ صاحب بار بار وائی، بار بار راته خبره کوی نو زه نور د دې خبرونه غلې کیږم خو که فرض کړه، دوئ وائی نو د بهر په یوه یوه دوره باندې یو یو Flight دوئ عمرو ته بوتلے دے، هغه حساب نه کوی، صرف زما دلته د پوښتنو روایات دی، Pathan was famous for hospitality، مشهور دی، د Hospitality د پاره نو هلته چې چرته میلمه راځی، په هغه باندې که چرته چائے شربت هغه خبره کوی خو په خیراتی پیسو باندې ګورې عمرې نه کیږی، دوئ خو ټول عمر له جهازونه ډک ډک بوتلی دی او هلته ئے پرې عمرې کړی دی(تالیاں)د هغې خبره د دوئ نه هیره وی، د تنخوګانو دلته هر یو پاسئ، یره د دې خلقو تنخواه، مونږه خو د خپل وس مطابق عوامو ته تنخواه زیاته کړے ده-----

جناب سپیکر: جناب لیاقت علی خان صاحب۔

معاون خصوصی بہبود آبادی: خو بس آخری یو منټ، یو منټ بس، Last یو منټ۔ زه دا وایم چې په دې اسمبلئ کښې دوئ پاسیدل، اول ئے د تنخواګانو سوال کولو، وروستو بیا وائی ما خو د تنخواه نه دی وئیلی، اے هلکه، خدایه توبه مو د وی نو زمونږ د مخې د خپلې خبرې نه منکریږی نو هغه ته به څه وائی، تنخواګانې مونږه د عوامو نمائنده ګان یو، په ځان سخته تیره وو، په ځان تکلیف تیره وو خو عوامو ته ریلیف ورکوؤ، د پنجاب، د سندھ او د بلوچستان په شان مونږه د خپلو MPAs او MNAs او د منسټرز دپاره په یو په درې سوه تنخواګانې نه دی زیاتی کړی، مونږه هم په هغه یو لاکھ او شپیته زره روپئ تنخواه باندې نن هم پاکستان ته او د دې اسمبلئ خدمت کوؤ حالانکه کورونه هم راسره نشته، دلته ډیر منسټرز دی چې د هغوی سره کورونه هم نشته، مونږه په هغې باندې زړو باندې مونږه چرته دا نه دی وئیلی چې یره زمونږ تنخواه دې زیاته شی، مونږ ه د عوامو د پاره بجټ هم راوړے دے، د عوامو سوچ مو هم کړےدے او د عوامو د پاره لګیا یو، بیا زه بل دا یوه خبره کوم چې بار بار په دې زمونږه سپلیمنټری بجټ باندې خبره کیږی، زه دې ته حیران یم چې دا په سندھ کښې حلال ده، دا بجټ په پنجاب کښې حلال دے، په وفاق کښې حلال دے خو دلته پته نه لګی دې خلقو ته، دا که څه اول ځل کیږی، که اول ځل کیږی خو چې مونږ معافی اوغواړو خو که دا روایات وی، دا Rules regulations وی نو د دوئ خلق دې لږ مطالعه کوی چې د دې خبرو نه خبر وی چې بیا څنګه تنخواه زیاتولو والا خبره زمونږ دې خور کړے وه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب۔

معاون خصوصی بہبود آبادی: بس، بس جی ڈرون حملوں کے لئے میں ایک آخری بات، ڈرون حملوں کے خلاف ہمارے خان نے وزیرستان تک احتجاجی جلوس نکالا تھا، ہم نے ہمیشہ مخالفت کی ہے، آج بھی مخالفت کرتے ہیں، کل بھی مخالفت کرتے ہیں، آئندہ ہمیشہ کے لئے ہم ڈرون حملوں کے مخالف ہیں، ملاکنڈ ڈویژن پر ٹیکس جس نے اسمبلی میں اپنی زبان سے دس پرسنٹ بولا ہے، پلیز اس کو بولیں کہ اپنے الفاظ واپس لے کیونکہ ہم ملاکنڈ ڈویژن میں وفاق کا ٹیکس نہیں مانتے، اللہ حافظ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب خان۔

<u>جناب اکبر ایوب خان:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، بجٹ پر تو بہت تقاریر ہو گئی ہیں، اس پر بار بار چیزیں Repeat ہو رہی ہیں، Repeat نہیں کرنا چاہتا، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ ٹریژری اور اپوزیشن بینچز بار بار آپ سے ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ یہ لوڈشیڈنگ کے مسئلے پر ایک کمیٹی بنا دیں جو پیسکو چیف کو بلا کر Leader of the Opposition نے بھی کہا ہے کہ پیسکو چیف ادھر آئے گا، ان کے ساتھ بیٹھ کر کوئی معاملات کو سیدھا کریں کیونکہ صوبے کے لوگ بہت تکالیف سے گزر رہے ہیں، مہربانی کر کے یہ کریں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>جناب اکبر ایوب خان:</u> (ہندکو) دوسرا جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنے کی گستاخی کروں گا اور یہ بڑی زیادتی کی بات ہے کہ اس صوبے کی پچاس فیصد آبادی ہندکو اور سرائیکی بولتی ہے لیکن اس اسمبلی ہال میں ہندکو اور سرائیکی میں آپ بات نہیں کر سکتے ہیں تو ہاؤس کے Concern بے شک آپ لے لیں، ہندکو اور سرائیکی کی بھی ساؤتھ اور ہزارے کی میں آواز بننا چاہتا ہوں کہ ان زبانوں کو بھی ہاؤس کی Official languages میں شامل کیا جائے، تھینک یو، مہربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> نذیر احمد عباسی صاحب۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک):</u> جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، اکبر ایوب صاحب نے جس چیز کی طرف نشاندہی کی ہے، یہ ہماری جو پچھلی اسمبلی تھی، اس میں یہ متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی گئی تھی کہ ہندکو کو آپ پارلیمانی زبان کا درجہ دیں، اس پر متفقہ طور پر ہوئی تھی لیکن اس میں پھر وہ شاید Procedure وہ آپ کے End سے رکا ہوا ہے تو Kindly بالکل یہ ہونا چاہیئے، جس طرح دیگر زبانیں ہیں، یہ سب ہماری زبانیں ہیں، سرائیکی بھی ہماری زبان ہے، ہندکو بہت بڑے علاقے میں بولی جاتی ہے، اس پر ریکویسٹ ہے کہ Already قرارداد جو متفقہ طور پر اس ایوان میں پاس کی ہوئی ہے وہ آپ کے End پر ہے، اس میں ایک Translator آپ نے بٹھانا ہے، اس کو Status آپ نے دینا ہے، یہ میری بھی ریکویسٹ ہو گی کہ یہ ضرور کریں، Thank you very much۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، چیف وہپ صاحب اور نذیر احمد عباسی صاحب، بالکل اس پر پچھلے دور میں قرارداد پاس ہوئی تھی، مشتاق احمد غنی صاحب کے ٹائم پر اور جائنٹ ریزولیوشن تھی، Unanimous Pass ہوئی تھی، ان شاء اللہ تعالیٰ ابھی ہم اس پر، اس کو رولز میں شامل کر لیں گے، اس کو چوتھی زبان کا ہم درجہ دے دیں گے ان شاء اللہ۔

وزیر مال واملاک: سر، اس میں آپ نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس طرح کریں گے ناں، ہندکو / سرائیکی دونوں کر دیں گے، ٹھیک ہے ناں، جی آپ نے ریزولیوشن کنڈی صاحب نے، آپ نے پاس کرائی ہوئی ہے، اس پر ہم دونوں کو شامل کر لیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے، رولز میں آ جائے گا، پھر اس کے اوپر ہم جو بھی اپنی Setting ہو گی وہ ہمارا اسکر ٹریٹ کرلے گا۔

وزیر مال واملاک: میں تھا، اس میں صرف ہندکو کی بات ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سر، اس طرح ہے۔

وزیر مال واملاک: لیکن ہم سپورٹ کرتے ہیں، سرائیکی زبان کی بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب، اس طرح ہے، آپ نے اور ہم نے ہندکو کی وہ ریزولیوشن پاس کرائی تھی، کنڈی صاحب نے سرائیکی کی یہ دونوں زبانیں بے شک ہم علیٰحدہ علیٰحدہ لے لیں گے، ہماری زبانیں ہیں ناں، اس میں کیا ہے؟

وزیر مال واملاک: ہاں ٹھیک ہے، وہ اس پر بالکل کنڈی صاحب نے اور ہم سب نے متفقہ ہندکو کا کیا تھا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

وزیر مال واملاک: سرائیکی زبان بھی ہمارے ایک بہت بڑے حصے میں بولی جاتی ہیں تو بالکل اس کو شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: تو چیف وہپ صاحب، آپ اس پر، بجلی کے معاملے پر کمیٹی ہم آپ کے مشورے سے اور اپوزیشن کے مشورے سے Announced کر دیں گے، اس کو Notify کر دیں گے اور پھر مناسب ٹائم مقرر کر لیں گے تو پیسکو چیف کو بھی طلب کر لیں گے، کوئی اس میں ایسی بات نہیں ہے۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2024-25 کے مطالبات زیر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Item No. 5, Demands for Supplementary Grants for the Financial Year 2024-25, will be moved, separately,by concerned Ministers and after discussion on cut motions and

Demands for grants voting will be held on each demand in the House.

Demand No. 1, Provincial Assembly the Honourable Minister for Law to please move Demand No. 1,honorable Minister for law please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کروڑ 60 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 crore 60 lac 41, thousand only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025 in respect of Provincial Assembly.

Since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No. 1, therefore,the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it.Demand No. 1 is granted.Demand No. 2 General Administration,the honourableMinister for law to please move Demand No. 2.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 35 کروڑ 60 لاکھ 42 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم ونسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 35 crore 60 lac 42 thousand only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025 in respect of General Administration.

Cut motions on Demand No. 2.Ms Sobia Shahid, MPA,to please move her cut motions on Demand No. 2.

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں، ستر روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے تو تین ہزار کا نوٹس دیا ہوا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کہاں ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں تین ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs.03thousand only.Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Jalal Khan, MPA, please, not present, it lapsed. Mr. Reshad Khan, MPA,to please move his cut motion on Demand No. 2.

وہ بعد میں رشاد کا ہے ناں، Sardar Shahjehan Yousaf, MPA,to please move his cut motion on Demand No. 2, not present, it lapsed. Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2,Mr. Adnan Khan, MPA, please.

جناب عدنان خان: میں پچاس روپے کٹوتی کا موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs.50 only.Mr. Ejaz Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No 2. Mr. Ejaz Muhammad, MPA, please.

جناب اعجاز محمد: 50روپئ کٹ موشن پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs.50 only. Ms Rehana Ismail, MPA,to please move her cut motion on Demand No. 2,not present, it lapsed.Mr. Sajjadullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.Mr. Sajjadullah Khan, MPA, please, not present, it lapsed.Mr. Muhammad Raiz, MPA, PK-95,to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب محمد ریاض: جناب سپیکر صاحب، میں10روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs.10only.Ms Sobia Shahid, MPA.

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، کیونکہ یہ سپلیمنٹری ہے تو Last October میں ایک کوسچن میرا آیا تھا، اس میں ہم نے یہی بلاسود قرضے کے لئے، اس اسمبلی سیکرٹریٹ کے لوگوں کو

Attached department تصور کیا گیا تھا جس پر آپ نے فنانس سیکرٹری بھی بلایا تھا، بات ہو گئی تھی کہ اس کو وہ کلیئر کر دے، یہ ایک الگ ہی ادارہ ہے لیکن اس پر کوئی بھی عمل درآمد نہیں ہوا۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی اس سیکرٹریٹ میں ہمارے کلاس فور بھی ہیں، لیکن کے پی اسمبلی سیکرٹریٹ کو ابھی تک، ان کا نام ہی قرعہ اندازی سے نکال دیا گیا ہے، میں نے یہ دو تین دفعہ اس بجٹ میں کوسچین پوچھا ہے لیکن کسی نے بھی اس کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا، یہ بہت ضروری ہے کیونکہ آپ اپنے ہی اس سیکرٹریٹ ادارے کے محافظ نہیں بن سکتے، ہم اس کو عزت نہیں دے سکتے، میں جو بار بار یہ کہہ رہی ہوں کہ اس ادارے کے غریب اور ان کے ممبران جو بہت سے لوگ ہیں جو کہہ رہے تھے کہ ہمارے پریولیج، اس کے لئے میں نے بات کی، اس میں جو ممبران غلط طرف پر تنخواہوں کے لئے لے گئے تھے، میں نے تو بتا دیا تھا کہ ہمارے ممبران 16 ہیں، میں خود جلدی سے ادھر جا رہی ہوں، ہو سکتا ہے کہ میں ادھر سے چلی جاؤں لیکن ہمارے ممبران اپنے زور بازو پر آئے ہوئے ہیں، ادھر ان کو تنخواہوں کی ضرورت نہیں ہے، آپ کے ممبران کو ضرورت ہیں جو روزانہ مجھے کہتے ہیں کہ خدا کے لئے بات کرو، خدا کے لئے بات کرو، پی ٹی آئی کے ممبران مجھے کہتے ہیں کہ خدا کے لئے یہ بات کرو، ابھی ویسے بھی ادھر میں ایم این اے کی سیٹ کے لئے جا رہی ہوں، تو ہمارے لئے بات کرو، اس لئے میں نے کہا کہ آپ نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا کیا تعلق ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سیکرٹریٹ ایمپلائز کے لئے بات کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا تو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: لیکن ہمارے لئے بات نہیں کی، میں نے ان کو کہہ دیا تھا کہ میں آپ لوگوں کے پریولیج کے لئے بات کرتی ہوں کیونکہ ڈیپارٹمنٹس میں آپ لوگوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے، سیکرٹریٹ میں آپ لوگوں کو بٹھایا جاتا ہے لیکن اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ Basic pay جو 80 ہزار روپے ہے، خیر ہے وہ بھی قبول ہے لیکن کم سے کم ان ممبران کو MP-II کا وہ حق دیا جائے، اگر میں نے پریولیج کی بات کی کہ پرویز خٹک صاحب جب چیف منسٹر تھے، اس نے اس بل میں امنڈمنٹ کی تھی، جس سے ایک ممبر کی جو حیثیت ہے وہ ایک سرکاری سیکرٹری کے برابر کر دیا گیا تھا، اس کی تنخواہ بھی مطلب پانچ پرسنٹ بڑھتی ہے یا دس پرسنٹ بڑھتی ہے تو اس طرح کریں، میں نے یہی اس وقت بھی کہا تھا کہ نہ ہمیں یہ 80 ہزار روپے Basic pay چاہیئے، نہ کوئی ہمیں اور الاؤنس چاہیئے، اس ایوان میں جو بھی آتا ہے وہ عزت کے لئے آتا

ہے، چاہے اس طرف سے ہو یا اس طرف سے ہو کیونکہ پیسے کمانے کے لئے تو بہت سی جگہیں ہیں لیکن عوام کی خدمت کے لئے یہ ایک عبادت ہے، عبادت کے لئے آتا ہے تو کم سے کم بیوروکریسی کے اوپر ان کو عزت دی جائے، یہی بات اور میں نے بار بار کو نسچین کیا کہ جو ہمارے غریب لوگ ہے، اس کو بلا سود قرضے کے لئے کچھ کریں، جس پر آپ نے سیکرٹری کو بلایا تھا لیکن یہ ہر بات کو سیاسی طور پر لے کر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ چیف وہپ صاحب، نماز کے لئے وقفہ لے لیں، ابھی ٹائم ہو گیا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی۔

جناب سپیکر: آٹھ بجے ہم شروع کریں گے، ٹھیک ہے، آپ کی بات ہو گئی۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے وقفہ کیا گیا)

(وقفے کے بعد جناب سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ تھوڑا وہ، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہاں پر پھر بلڈوزر آ جائے اور بلڈوزر شروع ہو جائے، میں کہتا ہوں کہ تھوڑی سی ایک منٹ میں رولز کے اوپر بات کر لوں، ہمارے اسمبلی کے جو رولز ہیں، "Rules 140 to 149" آپ اگر اس کو Study کر لیں تو اس میں بلڈوزر کی گنجائش نہیں ہے، اس میں Rule 140 کے تحت آپ Page lock کریں گے، 141Rule کے تحت آپ جو شیڈول بنائیں گے، وزیر خزانہ کے ساتھ مل کر اور Rule 148 کا جو آپ حوالہ دیتے ہیں، 148 آپ Last میں ذرا اس کو پڑھ لیں تو اس میں Specifically لکھا ہوا ہے کہ جو Days allocate ہو جاتے ہیں، جو Days آپ لوگ وزیر خزانہ کے ساتھ مشاورت سے بجٹ کے لئے مختص کرتے ہیں تو کٹ موشن میں، آخری دن اس میں Specifically لکھا ہوا ہے کہ آخری دن، اگر آپ کا ایجنڈا کمپلیٹ نہیں ہوتا ہے تو تب جا کر آپ بلڈوزر لے آئیں اور بلڈوزر پھرا دیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم شروع دن سے ہی بلڈوزر لے کر آتے ہیں، میں رولز کا حوالہ دے رہا ہوں کہ رولز میں As such ٹھیک ہے، Provision ہے آپ کے پاس، آپ کر سکتے ہیں لیکن وہ کٹ موشن کے

Last day کے اوپر، Traditionally یہ ہوتا ہے، چار دن بحث کے لئے، چار دن کٹ موشن کے لئے، دو دن ضمنی بجٹ کے لئے، دو دن ضمنی بجٹ کے کٹ موشنز کے لئے لیکن آپ کا حکم سر آنکھوں کے اوپر، آپ ہمارے سپیکر ہیں، آپ جو بھی کر سکتے ہیں، میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میں پولیس کی Regarding پولیس کی تنخواہوں کے Regarding، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے 2018ء میں پولیس کی Upgradation کی بات کی تھی کہ پولیس کی Upgradation انہوں نے Approve کی ہوئی تھی لیکن وہ Upgradation ابھی تک نہیں ہوئی ہے، پولیس والے بیچارے وہ دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، وہاں پر ہائی کورٹ میں ان کی وہ تاریخیں لگی رہتی ہیں، ایک تو آپ لوگوں کے پاس فنانس ڈیپارٹمنٹ کا 2018ء کا نوٹی فکیشن ہے، جس میں ان کی Up gradation کا، دوسرا ان کی وردی الاؤنس ہے وہ سات سو روپے جو ہیڈ کانسٹیبل سے انسپکٹر تک کی پوسٹ کے لئے سات سو روپے وردی الاؤنس ہے، یہ نوٹی فکیشن بھی 2025ء کا ہے، وہ آپ لوگ نہیں دے رہے ہیں، اسی طرح ان کا جو RiskAllowance ہے، یعنی جتنی بھی باتیں ہیں، ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پنجاب کے برابر کر رہے ہیں، یہ میرا Last point ہے، پنجاب کے برابر آپ تنخواہ کس طرح کر رہے ہیں، وہاں پر آپ جو ٹیبل بنا رہے ہیں، اس ٹیبل میں میں ایک کانسٹیبل کی آپ تنخواہ بتا رہے ہیں کہ یہ 69ہزار ہے حالانکہ اس کی وہ 69ہزار تنخواہ ہے ہی نہیں، سات سال، آٹھ سال اس کی سروس ہو جاتی ہے تو ان کی تنخواہ جا کر 55ہزار بن جاتی ہے، اسی طرح یہ جو باہر ہمارے ملازمین بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بیچارے بھی اسی کا رونا رو رہے ہیں کہ آپ یہاں پر دس فیصد بڑھانے کی بات کرتے ہیں، پیچھے تیس فیصد ہماری تنخواہوں سے آپ لوگ کٹوتی کر لیتے ہیں، یہ سراسر پولیس والوں کے ساتھ، ملازمین کے ساتھ یہ زیادتی ہے، فنانس والے جو Figure یہاں پر Show کرتے ہیں وہ بھی ہمیں بابو بنا لیتے ہیں، اللہ معاف کرے، ہم تو آپ لوگوں کو یہ بات بار باور کرانا چاہتے ہیں کہ بے شک ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں جو بھی آپ نیک کام کرتے ہیں، ہم ان کا ساتھ دے رہے ہیں لیکن جو غلطیاں ہیں، ہم ان کی نشاندہی کریں گے، ہم ان کو بار بار آپ لوگوں کے سامنے بیان کرتے رہیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ لوگ جس طرح یہ آیات پڑھتے ہیں، الحمد للہ کی، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، اس کے ساتھ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ بھی پڑھا کریں، Thank you very much۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، اعجاز خان لیپس، ریحانہ اسماعیل صاحبہ، لیپس، محمد ریاض خان پی کے 95۔

جناب محمد ریاض: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، بجٹ پر بھی میں بات کروں گا لیکن اس سے پہلے میرے کرم میں جو حالات ہیں، کسی کو پتہ نہیں، مطلب ہر کسی کو پتہ ہے، اس سے کون باخبر نہیں ہے، پھر بھی میں نے اس پر تھوڑی سی بات کرنی ہے، 21 تاریخ کو جو میں نے پہلے بھی کہا تھا، آپ نے پھر کہا تھا کہ قرارداد پاس ہونے کے بعد اس کے اوپر آپ بات کر لیں لیکن اس کے بعد بھی ایک واقعہ پیش آیا، میں نے بات شروع کی تھی، شام کا وقت تھا، بچے کھیل رہے تھے، کھیل کے بعد واپس اپنے گھر آ رہے تھے تو گولہ باری شروع ہو گئی، گولہ باری شروع ہونے کے بعد ہمارے چار معصوم بچے ان کی موت ہو گئی، شہید ہو گئے وہ بیچارے درختوں کے پتوں کی طرح ان کی ہڈیاں اور گوشت وہ بکھرے ہوئے تھے، علاقے کے لوگوں نے احتجاج شروع کیا، ان کی ہڈیاں اور گوشت کو اکٹھا کر دیا، احتجاج اس کے اوپر انہوں نے شروع کیا تھا، کیا ہمارے بچوں کی جو ہڈیاں ہیں، گوشت ہے، چار بچے ہیں، معصوم بچے ان کو الگ الگ کیا جائے۔ جناب سپیکر، ہمارے بچے، ہمارے علاقے کی عوام اتنے بے بس ہو چکے ہیں، اتنے کمزور ہو چکے ہیں، اتنی تھکان ہے، ہماری عوام اپنے بچوں کا یہ پوچھ نہیں سکتے کہ ہمارے بچوں کو آپ نے کیوں مارا ہے؟ یہی ہماری عوام کی ڈیمانڈ تھی کہ ہمارے بچوں کی ہڈیاں کون سی ہیں؟ اس کو الگ الگ کر دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر جو قربانی کا گوشت ہم ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں، خدا کی قسم اس طرح بوریوں میں وہ پڑے تھے، ہم کیا کریں؟ ہمارے کرم کی عوام جو ہے، وہاں پر جو آپریشن شروع ہے، ہمارے کرم کے عوام کی تھکاوٹ میں بتا رہا ہوں، خاص کر ہمارے حلقے کی عوام جو ہے، ایک طرف سے شیعہ سنی کے فسادات میں ہمارے گھروں کو آگ لگائی جاتی ہے، ہمارے بازاروں کو جلایا جاتا ہے، ہماری عورتوں کی بے عزتی ہو جاتی ہے، ہمارے جوانوں کو اور بوڑھوں کو آگ میں جلایا جاتا ہے، دوسری طرف ہمارا سنٹرل کرم دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے، تقریباً چار، ساڑھے تین لاکھ آبادی ہمارے سنٹرل کرم کی ہے، اتنا ہمارے لوگوں کو تھکایا، بے حس ہو چکے ہیں، ہمارے لوگ بھی تین سو پچاس کے قریب وہ آئے تھے، صرف یہی ڈیمانڈ تھی کہ ہمارے بچوں کی ہڈیوں کو الگ کر دیں، ہمارے ساتھ جو ریاستی ادارے ہیں، اس نے یہ ظلم کیا ہے، ہمارے بچوں کے اوپر گولہ باری کی ہے، اس سے پہلے بھی تقریباً ہیلی کاپٹر سے ہماری ایک بہن کو شہید کیا تھا، اس کے اوپر فائر کیا تھا، ہمارے گھروں کے اوپر شیلنگ ہو رہی ہے، اس کے علاوہ تیندوا ایک گاؤں ہے، کرم ایک علاقہ ہے، وہاں پر چھ بچے، جوان ایک ہی خاندان کے اس کے اوپر بم بلاسٹنگ ہوئی تھی، وہ بھی دہشتگردی تھی، پرسوں ایک چیک پوسٹ کے اوپر حملہ ہوا ہے وہ ان

چیک پوسٹ میں ایف سی کے نوجوان، آرمی کے جوان وہ بھی بیچارے ہمارے کرم کے ہمارے حلقے کے ہیں، ہم کیا کریں؟ صرف سوشل میڈیا کی حد تک ہمارے لوگ بھی محدود ہیں، یہاں پر میں بار بار ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارے کرم کے لئے کچھ کرو، ہمارے ایکس فاٹا کے لئے کچھ کرو لیکن ہمارے کرم کی بھی بڑی بد قسمتی ہے، ہماری عوام کی بھی۔ جناب سپیکر صاحب، ہم سے پوچھا جائے گا، ایک دن ایسا ہو گا کہ ہم سے پوچھا جائے گا کہ آپ کی آنکھیں تھیں، آپ کے کان تھے، آپ نے اپنی آنکھوں سے اور کانوں سے کچھ سنا ہے، آپ کا دل تھا، آپ کے دل میں کیا تھا؟ آپ نے کیوں اپنی عوام کے لئے آواز نہیں بلند کی، یہ ہمارے چہروں پر ایک تمانچہ ہے، تھپڑ ہے، میں اپنی عوام سے بھی گلہ اس لئے کرتا ہوں کہ سوشل میڈیا تک لوگ محدود ہیں، اتنے بے حس ہو چکے ہیں، اگر کوئی گردن کے اوپر، اس کے اوپر چھری رکھے گا، اس کی گردن سر سے الگ کر دے تو وہ یہ کہے گا کہ یہ میرا سر الگ تو کر دو، بدن اور یہ سر خدا کے لئے ہمارے گھر تک Safe پہنچا دیں تاکہ ہماری قبر معلوم ہو وہ بھی بے حس ہو چکے ہیں، خاص کر میرا کرم جو ہے، کرم میں خاص کر میرا حلقہ کیا کریں، ایک طرف سے شیعہ سنی فسادات، دوسری طرف سے دہشت گردی، تیسری طرف سے ہماری ریاست جو ہماری محافظ ہے، ہم ان کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان کی قربانی ایسے نہیں، ان کو ضائع کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ وہ ضائع ہے لیکن وہ ہمارے محافظ ہیں، اگر محافظ اپنی پہچان کھو دیں تو وہ پھر ظلم ہے، جبر ہے، زیادتی ہے، وہاں پر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹائم کا خیال۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: ایک منٹ سر، وہاں پر میں یہ بتا دوں، اگر کرم میں جو کرنل ہے، کرم میں جو وہاں پر آپریشن کا کمانڈر ہے، خدا کی قسم اس سے ہم زیادہ محب وطن ہے، خدا کی قسم ہمارا کرم ہماری عوام ہماری قبائلی عوام اس سے زیادہ پاکستان زندہ باد کا نعرہ اپنے دل سے لگاتے ہیں، شاہد وہ اپنے ستاروں کے لئے، اپنی وردی کے لئے، تنخواہ کے لئے، وردی کے لئے نہیں، تنخواہ کے لئے، اپنی پروموشن کے لئے وہ ہمارے بچوں کو مروا رہے ہیں لیکن ہم اس طرح نہیں ہیں، اس کے لئے کچھ کرنا چاہیئے، ہمارا اس ایوان سے مطالبہ ہے کہ ہمارے کرم کے لئے اور ایکس فاٹا کے لئے اور سارے کے پی کے لئے کچھ کریں، یہ جو دہشت گردی ہے، اس کے پیچھے ہمارا جو سسٹم ہے وہ برباد ہو چکا ہے، ایک دن ہم سے پوچھا جائے گا، یہ میری ریکویسٹ ہے، ہمارے ایک سال میں جتنے تقریباً پچاس شہداء ہو چکے ہیں، اس میں ہمارے حلقے کے عوام جتنے بھی شہید ہیں، اس کو ابھی تک معاوضہ نہیں ملا ہے، میری یہ ریکویسٹ بھی ہے جس طرح مردان میں، ڈی آئی خان

میں ان کو معاوضہ ملتا ہے، اسی طرح دیا جائے، پھر بعد میں اس طرح کی کوئی ایک قراداد پیش کی جائے کہ اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو ان کو سزادی جائے، میری ریکویسٹ یہ بھی ہے کہ جس نے آرڈر دیا ہے جس نے گولا فائر کیا ہے، ان کے اوپر انکوائری کی جائے، اس کو کڑی سے کڑی سزادی جائے، یہ میرا اس ایوان سے مطابہ ہے، اس کا اختتام میں یہ پیش کرتا ہوں، ضمنی بجٹ کا جو ہے، (کٹ موشن) میں وہ واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب عدنان خان: جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب وزیر قانون سے مطالبہ ہے، انہوں نے جو باتیں کیں ہیں وہ بڑی صائب باتیں ہیں، یہی حقیقت ہے، کیا چیز ہے یہ؟

جناب عدنان خان: Floor of the House وہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بولیں۔

جناب عدنان خان: پختون یار صاحب، مجھے وہ سیکنڈ کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، سوری۔ یہ بات اس ضمنی بجٹ اور کٹ موشن کے بیچ میں تو نہیں لیکن میں بھول گیا تھا، اصل میں ہمارے کمشنر صاحب نے بنوں میں ایک جرگہ تھا جو بنوں کے مشران کا جرگہ تھا، یعنی وہاں پر کینٹ میں جرگہ ہو رہا تھا، وہاں پر اس نے یہ بات کی تھی کہ وہاں پر ایک لیڈیز پارک انہوں نے وہ کیا ہے وہ فیملی پارک بنوں کے لوگ بہت Restricted ہے، وہ مذہب کے ساتھ ان کا دلی لگاؤ ہے وہ یہ چیزیں جو Mix gathering ہے وہ نہیں چاہتے، اس کے خلاف علماء کرام اور عوام نے احتجاج کیا ہے، کمشنر صاحب نے وہاں پر بیان دیا ہوا ہے کہ یہ Apex committee میں میں بھی تھا، پختون یار صاحب بھی تھے، ہمارے باز محمد خان صاحب بھی تھے، ہمارے جو جماعت اسلامی والے پروفیسر ابراہیم بھی تھے، ہم پانچ بندے Apex committee میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یہ Apex committee کا مطالبہ تھا، ہمارا تو یہ Floor of the House بنوں کی عوام کو میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں، پختون یار خان سن رہے ہیں وہ بھی مجھے سیکنڈ کریں گے کہ یہ Apex committee میں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی، ہم نے بات کی تھی وہ منسٹر صاحب نے کی تھی، پختون یار صاحب نے یہ بات کی تھی کہ ہماری عوام کے لئے روڈ کھول دیں، ہم سب کا یہی مطالبہ تھا، ہمارے جو نکات ہیں، بنوں میں امن وامان کے حوالے سے جو سولہ نکات ہیں، ان کے اوپر عمل درآمد کیا

جائے اور جو تفریحی مقامات ہیں، جن کو آپ لوگوں نے تالے لگائے ہوئے ہیں وہ عوام کے لئے کھول دیں، روڈز کھول دیں، تفریحی مقامات کھول دیں نہ کہ Mix gathering کھول دیں، ہمارے کمشنر صاحب نے یہ غلط بیانی کی ہے، میں اس کی پرزور الفاظ میں مذمت بھی کرتا ہوں، ان شاءاللہ حکومت بھی، گورنمنٹ بینچز بھی مجھے سیکنڈ کریں گے، پختون یار صاحب بھی اس کو سیکنڈ کریں گے۔

جناب سپیکر: پختون یار خان کا مائیک On کریں۔

جناب پختون یار خان (وزیر آبنوشی): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح عدنان بھائی نے بات کی، یہ حقیقتاً اس کی بات صحیح ہے کہ ہماری جب Apex committee بنوں کے مشران اور 19 جولائی کو جو Pass on ہوا تھا، اس کے بعد سی ایم صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی، باقاعدہ طور پر کور کمانڈر صاحب بھی تھے، ساری Apex committee کے جو ممبران صاحبان تھے، ان کے سامنے یہ بات ہم نے کی تھی کہ پولو گراؤنڈ جو پرانا وہاں کا تاریخی گراؤنڈ تھا، ہمارے مشران وہاں پر سپورٹس کی Activities کرتے رہتے تھے، عرصہ دراز سے وہ گراؤنڈ بند پڑا تھا، ہمارے سٹی علاقے کے لوگوں کے لئے کوئی ایسی Facility یا سہولت میسر نہیں تھی تو اس بابت ہم نے ان کو یہ بھی کہا کہ آپ یہ گراؤنڈ بھی عوام کے لئے Sports کی Activity کے لئے کھول دیں، ساتھ ہی ساتھ جتنے بھی روڈز، جمعہ خان روڈ یہ باقی ماندہ روڈز جو بند پڑے ہوئے ہیں، اس کو بھی عوام کی سہولت کے لئے کھول دیں، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے کینٹ کی حدود کے اندر جو گیٹ ہے، وہاں پر ہمیں In ہونا پڑتا ہے، ہماری ہائی کورٹ، ہماری جتنی Administration ہیں، وہاں پر ان کے آفسز ہیں، اس کے لئے بھی ہم نے ان کو کہا تھا کہ اس کا اختیار بھی آپ صوبائی حکومت کو اور یہ متعلقہ جو ہمارے محکمے ہیں، ان کو دے دیں، اس بات کا اختیار ان ساروں نے اس پر Agree کر دیا تھا، Last day جس طرح عدنان صاحب نے بات کی، ایک دو روز پہلے بنوں کے کچھ مشران کے ساتھ کمشنر صاحب کی نگرانی میں اور ہمارے وہاں پر لوکل کمانڈر صاحب کی نگرانی میں ملاقات ہوئی تھی جس میں کمشنر صاحب نے کہا تھا کہ مشران نے بھی وہاں پر Apex committee میں چیف منسٹر صاحب سے ڈیمانڈ کی تھی کہ آپ اس پارک کو لیڈیز پارک کے نام سے وہاں پر دوبارہ بحال کر دیں یا کھول دیں، نہ تو ایسی وہاں پر کوئی ڈیمانڈ ہوئی تھی، نہ وہاں پر کوئی ایسی بات ہوئی تھی، میں خود بھی گورنمنٹ کے توسط سے اپنے مشران کو بھی، بنوں کی عوام کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں، ساتھ ہی ساتھ عدنان بھائی نے جس طرح بات کی، کمشنر صاحب نے بالکل غلط بیانی سے کام لیا ہوا ہے، اس چیز پر میں بحیثیت پراونشل منسٹر اس بات کو چیف

منسٹر کے نوٹس میں بھی لاؤں گا، بنوں کے عوام کو بھی میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایک ایسی سر گرمی جس سے ہمارے علاقے کے رسم ورواج یا ہمارے آباؤ اجداد کا جو پرانا طریقہ کار چلا آرہا ہے، اس کو متاثر ہو، نہ ہم نے ایسی کوئی ڈیمانڈ کی ہے اور نہ ایسی ہم کوئی بات کریں گے، ان شاء اللہ مشران ہم سارے ایک ہی ساتھ، ایک ہی Page پر Apex committee کے جو مطالبات تھے، اس پر ہم کام کر رہے ہیں اور ہو بھی رہا ہے، کسی حد تک وہاں پر کام ہو چکا ہے، کسی حد تک اس پر کام باقی رہتا ہے، ان شاء اللہ ہمیں اس پر اپنے مشران کو بھی، کمیٹی ممبران کو بھی، بشمول عدنان بھائی کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جو بھی ہماری کمٹمنٹ تھی، جو بھی سی ایم صاحب کی بات تھی یا Open وہاں پر انہوں نے جلسہ کر کے جو آپ کے ساتھ کمٹمنٹ کروائی تھی، اس پر عمل ہو گا لیکن سر دست کمشنر صاحب نے جو غلط بیانی سے کام لیا ہے، جو غلط بات اس نے کی، ایک ایسے مسئلے کو وہاں پر چھیڑا جس سے وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا بھی مسئلہ بن سکتا ہے، لوگ وہاں پر مشتعل ہو کر نکل بھی سکتے ہیں، دوبارہ ایسے سانحات وہاں پر رونما ہو سکتے ہیں، اس کو میں Condemn بھی کرتا ہوں، یہ سراسر حقیقتاً اس پر مبنی نہیں ہے، یہ غلط بات ہے جو کمشنر صاحب نے وہاں پر چھیڑی ہے۔

جناب سپیکر: کمشنر کون اپوائنٹ کرتا ہے۔

وزیر آبنوشی: سر، پراونشل گورنمنٹ کا نمائندہ ہے، وہاں پر گیا ہوا ہے، پراونشل گورنمنٹ کا نمائندہ ہے۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کون ہے؟

وزیر آبنوشی: ہم، سر، میں نے Assurance بھی دے دی اور جو اس نے غلط بیانی کی ہے، اس کو Openly میں نے Floor of the House آپ کو بتا دیا۔

جناب سپیکر: Let us witness what will be done، ہم اسے کیا کہتے ہیں، ہم دیکھیں گے کہ آپ کیا کرتے ہیں، What will the Government do۔

وزیر آبنوشی: سر، اس سے میری تو رائے یہ ہے کہ اس سے جواب بھی اس چیز پر مانگنا چاہیئے جس طرح عدنان بھائی نے بات کی یا کمیٹی نے جو سی ایم صاحب کی نگرانی میں بنی تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، وزیر محترم، مجھے اس بات پر بڑا دکھ ہوا ہے، بیٹھ جائیں آپ، کمشنر آپ کی Hierarchy کا ایک ملازم ہے۔

وزیر آبنوشی: سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب میں Quote کرتا ہوں، جب کبھی اور آج بھی ہم 1857-58ء میں جی رہے ہیں تو پھر میرے دوست ساتھ خفا ہو جاتے ہیں، جب British empire نے Takeover کیا تھا، East India Company سے تو انہوں نے اسی طرح برصغیر کے لوگوں کو، ان کی آزادی سے آہستہ آہستہ، کرتے کرتے ضروریات زندگی پر لے آئے کہ انہیں کھانا کیسے ملے گا، وہ اپنے گھر کیسے جائیں گے، گھر سے باہر نکلیں گے، یہ وہ اجازت تھی جو اس دور میں لی جاتی، آج بھی ہم اسی سسٹم میں رہ رہے ہیں۔

وزیر آبنوشی: سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ وہی بادشاہی نظام ہے جو تاج برطانیہ نے ڈیزائن کیا، یہ پارلیمنٹ اسی نظام کے نیچے ڈیزائن ہوئی تھی، یہ باتیں میں اس لئے کرتا ہوں کہ ہمارے لوگ سنیں کہ یہ جو سمجھتے ہیں کہ یہ بڑے اختیارات کے ساتھ ان کے عوامی نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں اور Governments run کر رہے ہیں، ان کو پتہ لگے کہ گورنمنٹ کون Run کر رہا ہے، آپ کے عوامی نمائندے ایک Limited اختیار کے ساتھ اس سسٹم کو Run کر رہے ہیں، جہاں آپ کو ایک لوکل کمانڈر کو ریکویسٹ کرنی پڑے کہ آپ یہ کام اس طرح کر دیں، کہیں آپ Stand لیں گے تو باتیں آگے چلیں گی، میں اتنا ہی کہوں گا۔

وزیر آبنوشی سر، آپ کی بات حق بجانب ہے، میں تو اس بات پر بھی حیران تھا کہ اس میٹنگ میں نہ تو کمشنر صاحب ان دنوں بنوں میں تھے، نہ اس کی پوسٹنگ تھی، نہ وہاں پر بلکہ میرے خیال میں عابد وزیر صاحب جو ملاکنڈ کے کمشنر ہیں، ان دنوں اس کی پوسٹنگ ہوئی تھی اور Next ایک دو دن میں وہ چارج لینے والے تھے، اسی طرح ڈپٹی کمشنر صاحب کا بھی تبادلہ ہوا تھا، گیلری میں ہمارے ایک ڈی جی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ایم ڈی صاحب، سوری وہ As a Deputy Commissioner تعینات ہوئے تھے، ایک دو روز پہلے ہمیں خود بھی اس بات پر دکھ پہنچا ہوا ہے، آپ کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اس کی Explanation دیکھتا ہوں، کیا Explanation آپ Call کرتے ہیں، اس پر ہم پھر کبھی بات کر لیں گے۔

وزیر آبنوشی: ٹھیک ہے، سر، وہ Surety دیں گے، ضروری بھی ہے، اسی بات کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جناب وزیر قانون صاحب۔

وزیر آبنوشی: مہربانی سر۔

جناب سپیکر: جی وزیر قانون۔

(شور)

جناب سپیکر: ابھی اس کو، مجھے لینے دیں ناں، ایک منٹ، اس کو لینے دیں، اورنگزیب خان۔

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، آپ Please kindly بیٹھ جائیں، Thank you very much,Thank you brother، جی وزیر قانون۔

وزیر قانون: جی سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ان سے آپ کوئی ریکویسٹ کریں ناں، یہ اپنی موشنز واپس لیں تو۔

وزیر قانون: سر، ہم نے تو پہلے بھی ریکویسٹ کی ہے، یہ ضمنی بجٹ ہے، اس میں دیکھیں، دو سو چالیس ارب ضرور ہے لیکن اس میں Major portion وہ تین بڑے Portions ہیں، وہ کل بھی ان کو ہم نے ریکویسٹ کی تھی کہ ایک سو پچاس ارب جو Debt management fund ہے وہ Create کیا گیا تھا جو DebtServicing کے لئے ہوگا، مستقبل میں اس کے ساتھ چونکہ ہم نے پہلے بجٹ پاس کیا تھا، فیڈرل گورنمنٹ نے بعد میں کیا، ہم نے دس پرسنٹ بڑھایا تھا، انہوں نے پچیس پرسنٹ اعلان کیا، ہمیں بھی پچیس پرسنٹ کرنا پڑا، اس وجہ سے بھی کرنٹ سائیڈ پر یہ دو بڑے Portion ایک Debt fund اور ایک جو Salary increase ہوئی، یہ تقریباً کافی بنتے ہیں، اس کے علاوہ ڈیویلپمنٹ سائیڈ پر آپ کو پتہ ہے، 35ارب کی ADP plus دی گئی جو کہ سیونگ کی تھی، چونکہ Basically Investment ہے لیکن وہ Expenditure میں Show ہوتا ہے، اس وجہ سے وہ حجم تھوڑا سا بڑا لگ رہا ہے حالانکہ Basically وہی جو Originally ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر قانون: نہیں۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب۔

وزیر قانون: اچھا جی۔

جناب احمد کنڈی: تمام کٹ موشنز جو ہیں کیونکہ جنرل ایڈمنسٹریشن پر بات ہو رہی ہے، میں نے ایک سوال کیا ہے، سی ایم سیکرٹریٹ کے حوالے سے، Expenses کے حوالے سے اگر یہ مجھے جواب دے دیں، یہ جو میں نے آپ کو بھی دیا، عباسی صاحب کو بھی دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا جواب دے دیں، یہ تمام کٹ موشنز واپس لیتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: تاکہ پبلک سن لے کہ یہ جو پچاس کروڑ Discretionary Fund اور بیس کروڑ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تمام اپوزیشن کے کٹ موشنز آپ واپس لے لیں ناں۔

جناب احمد کنڈی: تمام جو چالیس، پچاس نہیں، اپوزیشن کی نہیں، میں اپنی Not opposition، میں اپنی ذاتی کٹ موشن واپس لے لوں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی یہ تو اتنا لمبا جواب دیں، پھر بھی آپ زیادتی نہ کریں ناں۔

جناب احمد کنڈی: تو Forty , fifty cut motion سے آپ کا ٹائم بچ جائے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، کنڈیصاحب نے جو اعتراض اٹھایا، چونکہ ایڈمنسٹریشن پر انہوں نے کٹ موشن بھی جمع نہیں کیا لیکن چلیں، ہم ان کا حق تسلیم کر لیتے ہیں، ان کا اعتراض کرنے کا حق ہے، اس طرح ہے، میں نے کل بھی اس کے بارے ذکر کیا کہ یہ ایک الیکٹڈ گورنمنٹ ہے، یہ صوبہ آپ کو پتہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے فرنٹ لائن صوبہ ہے، یہاں پر Insurgencies، چونکہ قبائلی اضلاع، بارڈر ایریا یہ سارے معاملات ہوتے ہیں، اس کے علاوہ کرم میں، وزیرستان میں، North, South میں، دو ڈسٹرکٹس ہیں، وہاں کے معاملات میں اکثر اوقات سی ایم ہاؤس میں، سی ایم سیکرٹریٹ میں وہ جرگے ہوتے رہتے ہیں جس طرح ہمارے ملک لیاقت صاحب نے آپ کو بتایا کہ یہاں پر تو لسی کے اوپر وہ کروڑوں روپے کی لسی لوگ پی لیتے ہیں، اس کا بھی یہاں پر حساب کتاب نہیں ہوتا، چونکہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب وہ ویسے بھی ہمارا جو Tradition ہے، Hospitality اور مہمان نوازی کا تو یہاں پر اخراجات ہوتے ہیں، اس حوالے سے باقی ہمارے اور بھی معاملات ہیں، ہم سیاسی بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر مجھے لگتا ہے، بس چھوڑیں، میں ووٹ پر ڈالتا ہوں۔

وزیر قانون: آئین اور قانون کی بحالی کے لئے Struggle کر رہے ہیں، پورے پاکستان میں یہی صوبہ لگا ہوا ہے، وہ آئین اور قانون کی بحالی کے لئے اور اس ملک کی بنیاد کے لئے جو یہ ملک جس بنیاد کے لئے Create کیا گیا تھا لیکن یہاں پر جو لاقانونیت مچائی ہوئی ہے وہ آپ کو پتہ ہے، اس Struggles کے لئے بھی یہاں پر اخراجات ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں جو Economic revival ہوئی، جو

سیونگ ہوئی، جو Austerities measures یہاں پر لئے گئے، میرے خیال میں اس کے اوپر کچھ کروڑوں کا اعتراض کرنا، چلیں وہ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ یہ تو Highlight کریں گے لیکن ساتھ ساتھ میں یہ At least appreciate بھی کیا کریں کہ اس صوبے کو ہم نے Crisis سے نکالا ہے، جس صوبے، جس حکومت کو ملنے کے بعد ہمارے پاس ٹوٹل اٹھارہ دن کی تنخواہ نہیں تھی، آج الحمد للہ وہ صوبہ اپنے پاؤں پر بھی کھڑا ہوا، اس صوبے نے تاریخ کا سب سے بڑا ڈیویلپمنٹ بجٹ وہ پیش کیا، اس کے علاوہ الحمد للہ ہم نے وہ Pending Project، سینکڑوں، چار سو اکتالیس پراجیکٹس میں نے کل بھی ذکر کیا، پرسوں وہ ہم نے کمپلیٹ کئے ہیں، ان شاء اللہ میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ پانچ سالہ دور وہ اس صوبہ خیبر پختونخوا کا تقدیر بدلنے والا ہے، Thank you so much۔

(شور)

<u>جناب عدنان خان</u>: سر، یہ جو بارہ کروڑ کے بسکٹ انہوں نے کھائیں ہیں، اس کے بارے میں انہوں نے کچھ جواب نہیں دیا، انہوں نے Refreshment اور بسکٹ کھائیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی وزیر قانون۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، ہمارے حالات یہ ہیں کہ ہمارے سارے منسٹرز جتنے بھی ہیں وہ Refreshment اپنے جیب سے کرتے ہیں، آپ یقین کریں Offices میں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر قانون</u>: دیکھیں، اور۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر قانون</u>: اگر اس طرح ہوا تو پھر آپ گورنر ہاؤس کی Justification یہاں پر ہمیں دیں، وہ تو Public office بھی نہیں، وہ تو عوامی ایک Ceremonial office ہے ناں، وہاں پر آپ دیکھ لیں کہ کتنا ہے وہ تو روزانہ Foreign tours پر بھی ہوتے ہیں، یہاں پر ہمارے منسٹرز میرے خیال میں شاذ و نادر یہ ڈیڑھ سال میں کوئی گیا ہوگا، یہ Foreign tour پر بھی ہماری Austerity ہے، گاڑیوں کے اوپر بھی ہے، باقی بھی ہے، یہ آپ Appreciate نہیں کرتے ہیں، آپ کو پانچ کروڑ سے چند کروڑ بڑے ہیں تو وہ آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون: میں اپنے بھائیوں سے ریکویسٹ کرنا چاہوں گا۔جناب سپیکر صاحب، دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ریکویسٹ کرتے ہیں۔

وزیر قانون: یہاں پر باقی بھی گیلریز میں ہمارے ساتھ پریس والے ہیں، باقی لوگ ہیں اگر ایوان کا پراسیس ہم آگے بڑھائیں، ان سے ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مائیک ذرا کنڈی صاحب کا On کرو۔

جناب احمد کنڈی: میں آفتاب صاحب کو Really appreciate کرتا ہوں جو کم از کم سوالوں کے جواب کی ہمت تو کرتے ہیں، اب کہاں کا فنڈ تھا، یہ ساؤتھ وزیرستان، اور نارتھ وزیرستان کے جرگوں پر گئے ہیں لیکن پھر بھی Ultimately appreciate کرتا ہوں، میں نے جو کمٹمنٹ کی ہے، میں اپنے Cut motions withdraw کرتا ہوں، میں تمام اپنے Cut motions withdraw کر رہا ہوں، ان کے اس جواب دینے پر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آپ سارے Withdrawn کرتے ہیں، اس میں تو آپ کا نہیں ہے ناں، Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2۔آپ کچھ کہہ رہی ہیں۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آپ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ڈیمانڈ نمبر 2 .کٹ موشن، اس کو Withdrawn کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو Withdrawn کر رہی ہیں ناں۔

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2,therefore,the question before the House is that the Demand No.2 may be granted?Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 2, is granted.

معزز اراکین اسمبلی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا ایجنڈا بہت زیادہ ہے، لہذا میں قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ 4 کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2024-25ء کے تمام مطالبات زر کو بغیر بحث کے حسب قاعدہ ایوان کی رائے کے لئے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر تحریک منظور کی گئی)

(تالیاں)

Mr. Speaker: Demand No. 3. Finance, Treasury and Local Fund Audit. The Minister for Finance, to please move Demand No. 3.

وزیر قانون: شکریہ۔جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 80 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion is moved: a sum not exceeding rupees 80/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025, in respect of Finance, Treasuries and Local Fund Audit. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.3 is granted. Demand No. 4. Planning and Development, Bureau of Statistics. The Minister for law, to please move the Demand No. 4.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 06 کروڑ، 40 لاکھ 63 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائیں جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران منصوبہ بندی و ترقی و شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 06 crore, 40 lac, 63 thousand only,may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending

30th June 2025 in respect of Planning & Development and Bureau of Statistics? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 4 is granted. Demand No. 5. Information Technology, the Minister for law to please move Demand No. 5.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 کروڑ 15 لاکھ 36 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 02 crore 15 lac 36 thousand only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025 in respect of Information Technology? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 5 is granted. Demand No. 6. Revenue and Estate. The Minister for Revenue and Estate to please move the Demand No. 6.

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مال گزاری و املاک (Revenue & Estate) کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs.110 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Revenue & Estate. ? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 6 is granted. Demand No. 7, Excise and Taxation. The Minister for Excise and Taxation, to please move Demand No. 7.

جناب خلیق الرحمٰن(وزیر محاصل، آبکاری و نارکاٹکس کنٹرول): تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 690روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری، محاصل و انسداد منشیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs.690 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect ofExcise , Taxation & Narcotics Control? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 7 is granted. Demand No. 8. Home.The Minister for law, to please move Demand No. 8.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 26کروڑ 71لاکھ 67 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding Rs.26 crore 71 lac 67thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Home? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 8 is granted. Demand No. 9. Jails and Convicts Settlements, the Special Assistant to Chief Minister for Prisons to please move Demand No. 9.

جناب ہمایون خان(معاون خصوصی جیل خانہ جات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01ارب 58کروڑ 85لاکھ 70ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے

لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیل خانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 58 crore 85 lac 70 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Prisons? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 9 is granted. The Minister for law, to please move Demand No. 10. Police.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 25کروڑ 30لاکھ 09ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs.25 crore 30 lac 09 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Police? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.10 is granted. Demand No. 11, Administration of Justice. The Minister for law, to please move Demand No. 11.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01ارب 70کروڑ 37لاکھ 98ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 70 crore 37 lac 98 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Administration of Justice? Those who

are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.11 is granted. Demand No. 12, Higher Education, Archives and Libraries. The Minister for Higher Education, to please move Demand No.12.

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 93 کروڑ 99 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 93 crore 99 lac 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30thJune, 2025, in respect of Higher Education, Archives and Libraries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.12 is granted. Demand No. 13, Health. Advisor to Chief Minister, for Health, to please move Demand No. 13.

جناب احتشام علی (مشیر صحت): شکریہ۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 890 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 08 hundred and 90 only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.13 is granted. Demand No. 14, Communication & Works. The Special Assistant

to Chief Minister for Communication & Works to please move Demand No. 14. Minister law, please do the same.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 130 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 130 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Communication & Works? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.14 is granted. Demand No. 15, Buildings and Structures repair. The Minister for law, to please move Demand No. 15.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 32 کروڑ 46 لاکھ 15 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 32 crore 46 lac 15 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Buildings and Structures repair?Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.15 is granted. Demand No. 16. Roads, Highways, Bridges, Buildings and Structure repairs. The Minister for law, to please move Demand No. 16.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 60 کروڑ 96 لاکھ 71 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون

2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 60 crore 96 lac 71 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Construction of Highways and Bridges?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.16 is granted. Demand No. 17, Public Health Engineering. The Minister for Public Health Engineering, to please move Demand No. 17.

جناب پختون یار خان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 09 کروڑ 59 لاکھ 38 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبنوشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 09 crore 59 lac 38 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.17 is granted. Demand No. 18, Local Government. The Minister for law, to please move Demand No. 18.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 87 کروڑ 22 لاکھ 68 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 02 billion 87 crore 22 lac 68 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Local Government and Rural Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.18 is granted. Demand No. 19,Agriculture. TheMinister for Agriculture, to please move Demand No. 19.

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 270روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 270 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.19 is granted. Demand No. 20, Livestock, Animal husbandry. The Minister for Livestock, to please move Demand No. 20.

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر لائیو سٹاک): شکریہ۔جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10کروڑ 43لاکھ 90ہزار 05سو روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

(تالیاں)

Mr. SpeakerThe motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 10 crore 43 lac 90 thousand and 05 hundred only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year

ending 30th June, 2025, in respect Livestock? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.20 is granted. Demand No. 21, Co-operation. The Minister for Livestock, to please move Demand No. 21.

وزیر برائے لائیوسٹاک: شکریہ۔جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کی ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. SpeakerThe motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 40 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect Co-operation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.21 is granted. Demand No. 22, Environment and Forestry. The Special Assistant to Chief Minister for Environment and Forestry, to please move Demand No. 22.

جناب مصور خان(معاون خصوصی جنگلات، موسمیاتی تبدیلی و جنگلی حیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 46کروڑ54لاکھ 12ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات وجنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. SpeakerThe motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 46 crore 54 lac 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Environment and Forestry? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.22 is granted. Demand No. 23, Forestry and Wildlife.

معاون خصوصی جنگلات، موسمیاتی تبدیلی و جنگلی حیات: جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 22 کروڑ 54 لاکھ 68 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں، ان اخراجات کو ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ 22کروڑ64لاکھ ہے۔

معاون خصوصی جنگلات، موسمیاتی تبدیلی و جنگلی حیات: 22کروڑ64لاکھ میں نے بولا ہے۔

جناب سپیکر: یہی بولا ہے۔

معاون خصوصی جنگلات، موسمیاتی تبدیلی و جنگلی حیات: ہاں، 22کروڑ64لاکھ۔

جناب سپیکر: دوبارہ ٹھیک کرلیں، اس Figure کو۔

معاون خصوصی جنگلات، موسمیاتی تبدیلی و جنگلی حیات: جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 22کروڑ64لاکھ68ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. SpeakerThe motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 22 crore 64 lac 68 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.23 is granted. Demand No. 24,Fisheries. The Minister for Livestock to please move Demand No. 24.

وزیر برائے لائیوسٹاک: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. SpeakerThe motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 40only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of

Fisheries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.24 is granted. Demand No. 25, Irrigation. The Minister for law, to please move Demand No. 25.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 82 کروڑ 09 لاکھ 10 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. SpeakerThe motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 82 crore 09 lac 10 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.25 is granted. Demand No. 26, Industries. The Special Assistant to Chief Minister for Industries, to please move Demand No. 26.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت، کامرس اور فنی تعلیم): شکریہ۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 360 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت، حرفت اور تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. SpeakerThe motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs.360 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.26 is granted. Demand No. 27, Mineral Development and Inspectorate of Mines. The Minister for law, to please move Demand No. 27.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 41 کروڑ 09 لاکھ 35ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹوریٹ آف مائینز کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. SpeakerThe motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs.41 crore 09 lac 35 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Mineral Development & Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No.27 is granted. Demand No. 28, Stationary and Printing. The Minister for law, to please move Demand No. 28.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ170 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs.170 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Government Printing Press? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No.28 is granted. Demand No. 29, Population Welfare. The Special Assistant to Chief Minister for Population Welfare, to please move Demand No. 29.

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی): شکریہ۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ100 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے

دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs.100 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No.29 is granted. Demand No. 30.Technical Education, Manpower & Training, the Special Assistant to Chief Minister for Technical Education, to please move Demand No. 30. Minister Law please, do the same.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 کروڑ 41 لاکھ 26 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 04 crore 41 lac 26 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Technical Education & Manpower? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 30 is granted. Demand No.31,Labour.The Minister for labour, to please move Demand No. 31.

جناب فضل شکور خان (وزیر محنت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ہزار 01 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دی جائے جو 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت (Labour) کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 thousand 01 hundred 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 31 is granted. Information & Public Relations, the Minister for law, to please move Demand No. 32.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 50 کروڑ 48 لاکھ 47 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنے + ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs.50 crore 48 lac 47 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Information & Public Relation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 32 is granted. Demand No. 33. Social Welfare, Special Education & Women Empowerment, the Minister for Social Welfare, to please move his Demand No. 33.

سید قاسم علی شاہ (وزیر سماجی بہبود): شکریہ۔جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب 86 کروڑ 75 لاکھ 64 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور خود مختاریٔ خواتین کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 10 billion 86 crore 75 lac 64 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the

charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Social Welfare , Special Education& Women Empowerment? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 33 is granted. Demand No. 34, Zakat & Ushr. The Minister for Social Welfare, to please move Demand No. 34.

وزیر سماجی بہبود: شکریہ۔جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 80 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 80 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Zakat & Ushar? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 34 is granted. Demand No. 35, Pension. The Minister for Finance, to please move Demand No. 35.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 48 کروڑ 62 لاکھ 41ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 48 crore 62 lac 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 35 is granted. Demand No. 36, Food Security Net, the Minister for Food to please move Demand No. 36.

جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 59 کروڑ 99 لاکھ 95 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران (فوڈ سیکورٹی نیٹ)Food Security Net کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 59 crore 99 lac 95 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Food Security Net? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 36 is granted. Demand No. 37, Government Investment and Committed Contributions. The honorable Minister for Finance, to please move Demand No. 37.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 کھرب 50 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری و طے شدہ حصہ داری کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 150 billion, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Government Investment and Committed Contributions? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 37 is granted. Demand No. 38. Auqaf, Religious, Minorities & Hajj Affairs. The Minister for Auqaf, Religious & Minorities and Hajj to please Demand No. 38.

جناب محمد عدنان قادری (وزیر اوقاف، حج، مذہبی امور): شکریہ۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 09 کروڑ 63 لاکھ 22 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی، اقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 09 crore 63 lac 22 thousand, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Auqaf, Religious & Minority Affairs and Haj? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 38 is granted. Demand No. 39, Sports, Culture and Museum.The Minister for Sports, to please move Demand No. 39.

سید فخر جہاں (مشیر کھیل و امور نوجوانان): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 62 کروڑ 95 لاکھ 51 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل و ثقافت، عجائب گھر و امور نوجوانان کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔ جناب سپیکر، یہ ٹھیک کر دیں، یہ جو لیاقت خان ہے، یہ ٹھیک بندہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میجر صاحب، آپ کیا کہہ رہے تھے، پیر صاحب نے بالکل ٹھیک پڑھا ہے اگر آپ کو کوئی Problem ہے تو میں آپ کو بعد میں وہ سنوا دوں گا۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 62 crore 95 lac 51 thousand, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Sports, Tourism & Museums and Youth Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 39 is granted. Demand No. 40,Housing, the Special Assistant to Chief Minister for Housing, to please move Demand No. 40.

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 20, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 40 is granted. Demand No. 41. Inter Provincial Coordination.The Minister for law, to please move Demand No. 41.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 57 لاکھ 64 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 57 lac 64 thousand, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Inter Provincial Coordination? Those who are? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 41 is granted. Demand No. 42, Energy and Power.The Minister for law, to please move Demand No. 42.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 80 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران توانائی و برقیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 80 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Energy and Power? Those who are? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 42 is granted. Transport & Mass Transit.The Special Assistant to Chief Minister for Transport, to please move Demand No. 43.

جناب رنگیز احمد (معاون خصوصی ٹرانسپورٹ): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 05 کروڑ 04 لاکھ 28 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 01 billion 05 crore 04 lac 28 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Transport & Mass Transit? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 43 is granted. Demand No. 44 Elementary & Secondary Education.The Minister for Elementary & Secondary Education, to please move the Demand No. 44.

جناب فیصل خان ترکئی (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 29 کروڑ 53 لاکھ 40 ہزار روپے سے

متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 01 billion 29 crore 53 lac 40 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Elementary & Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 44 is granted. Demand No. 45. Relief, Rehabilitation and Settlement, the SpecialAssistant to Chief Minister for Relief, to please move the Demand No. 45.

جناب نیک محمد خان (معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 90 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد بحالی اور آبادکاری کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 90 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Relief? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker:The 'Ayes' have it. Demand No. 45 is granted. Demand No. 46, Tourism.The Minister law, to please move the Demand No. 46.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 کروڑ 10 لاکھ 22 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سیاحت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 20 crore 10 lac 22 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Tourism? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 46 is granted. Loan and Advances, the Minister for Finance, to please move the Demand No. 48.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 10 کروڑ 50 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیوں کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs 03 billion 10 crore 50 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025, in respect of Loan and Advances,? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 48 is granted. Demand No. 50, the Minister for Law, to please move the Demand No. 50.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 290 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضم شدہ اضلاع کے اخراجات جاریہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 290 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect ofMerged districts? Those who are in favour of it may say'Yes'and those who are against it may say'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 50 is granted. Demand No. 51, State, Trading in Food Grains andSugar settled.The Minister Food, to please move theDemand No. 51.

جناب محمد ظاہر شاہ(وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 110روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران State Trading in Food Grains and Sugar کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 110 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect of State Trading in Food Grains and Sugar? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 51 is granted. Demand No. 52. State Trading in Food Grains and Sugar.The Minister for Food, to please move theDemand No. 52.

وزیر خوراک: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سٹیٹ ٹریڈنگ انفوڈ گرین اینڈ شوگر ضم شدہ اضلاع (Trading in Food Grains and Sugar Merged Districts) کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that willcome in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect of State Trading in Food Grains and Sugar for Merged Districts? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 52 is granted. Demand No. 53. Development the Minister for law, to please move the Demand No. 53.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 07 ارب 68 کروڑ 43 لاکھ 45 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sum not exceedingof Rs. 07 billion 68 crore 43 lac 45 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect of Development? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 53 is granted. Demand No. 54, Rural and UrbanDevelopment.The Minister for law, to please move the Demand No. 54.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 05 ارب 92 کروڑ 05 لاکھ 59 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات، دیہی و شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceedingRs. 05 billion 92 crore 05 lac 59 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect ofLocal Government,Elections,Rural & Urban Development? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 54 is granted. Demand No 55.Public Health Engineering, the Minister for PHE to please move the Demand No. 55.

جناب پختون یار خان (وزیر آبنوشی): جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 40 کروڑ سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی

جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبنوشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے، شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 03 billion 40 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 55 is granted.Demand No. 56, Education and Training.The Minister for Elementary & Secondary Education, to please move Demand No. 56.

جناب فیصل خان ترکئی (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04ارب 82کروڑ 27لاکھ 83ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sumnot exceeding of Rs. 04 billion 82 crore 27 lac 83 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect ofElementary and Secondary Education?Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 56 is granted Demand No. 57. Health.The advisor to Chief Minister for Health, to please move Demand No. 57.

جناب احتشام علی (مشیر صحت): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 69کروڑ 10لاکھ 04ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sum not exceedingRs. 02 billion 69 crore 10 lac 04 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes'andthose who are against it may say'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 57 is granted.Demand No. 58. Construction of Irrigation, the Minister for law, to please move Demand No. 58.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 05ارب 81کروڑ 91 لاکھ 90ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات، آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sum not exceedingof Rs. 05 billion 81 crore 91 lac 90 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect ofConstruction of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes'andthose who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 58 is granted. Demand No. 59. Contraction of roads, highways and bridges,Minister for law, to please move Demand No. 59.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 08ارب 02کروڑ 77 لاکھ 31ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding of Rs. 08 billion 02 crore 77 lac 31 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that willcome in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect ofContraction of roads, highways

and bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 59 is granted. Demand No. 60, Special Program. The Minister for law, to please move Demand No. 60.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 63 کروڑ 98 لاکھ 11 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خصوصی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding of Rs. 01 billion 63 crore 98 lac 11 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that willcome in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect ofSpecial Program? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 60 is granted. Demand No. 61. Tehsil Program. The Minister for law, to please move Demand No. 61.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 06 ارب 60 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحصیل پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sum not exceedingof Rs. 06 billion 60 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect ofTehsil Program? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 61 is granted. Demand No. 62. Merged Districts. The Minister for law, to please move Demand No. 62.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 66 کروڑ 40 لاکھ 90ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضم شدہ اضلاع کے(Merged Districts) ترقیاتی اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker:The motion moved, the question before the House is that a sumnot exceeding of Rs. 66 crore 40 lac 90 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2025 in respect ofMerged Districts? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 62 is granted.

(تالیاں)

جناب اکبر ایوب خان: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر خان، ایک منٹ۔

وزیر خوراک: سر، پوائنٹ آف آرڈر پر۔۔۔۔۔

ضمنی بجٹ برائے سال 25-2024ء کے لئے توثیق شدہ جدول کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker:Item No. 7: Honourable Minister for Finance, to please lay on the Table of the House, the Authenticated Schedule of the Authorized Expenditure of Supplementary Budget for the year 2024-25, under Article 123 of the Constitution

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law and Finance): Thank you. Mr. Speaker, I would like to lay on the Table of the House, the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure for Supplementary Budget, 2024-25, under Article 124. Read with Article 122, of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Speaker: It stands laid.

جی آپ کچھ کہنا چاہتے تھے، اب وہ ہوگیا ہے جس پر آپ پہلے Clap کر رہے تھے۔

جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک): جناب سپیکر، شکریہ۔ آج پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان صاحب کے جو نو مئی کے سلسلے میں ان کی Post arrest میں جو ان کے خلاف مقدمات تھے، اس

کی آج ضمانتیں لاہور ہائیکورٹ نے، جس کو ہم ایک کینگرو کورٹ(Kangaroo Court)ہی کہہ سکتے ہیں، اس نے ان کی ضمانتیں مسترد کر دی ہیں، اس سلسلے میں یہ ہاؤس اس کی مذمت کرتا ہے، لاہور ہائیکورٹ کے اس فیصلے کی، ہم حکومت سے اور عدالتوں سے بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ انصاف پر مبنی فیصلے کریں، جب تک انصاف کا بول بالا نہیں ہوگا، اس وقت تک یہ ملک کسی قسم کی ترقی کی شاہراہ پر آگے نہیں بڑھ سکتا، شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, 1st July, 2025.

(اجلاس بروز منگل مورخہ یکم جولائی 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

(نوٹ)بحوالہ اعلامیہ اسمبلی سیکرٹریٹ نمبر No.PA/Khyberpakhtunkhwa/Bills/2025/12037 مورخہ 26 جون 2025ء جناب سپیکر بابر سلیم سواتی نے اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا، قبل ازیں اجلاس بروز منگل، یکم جولائی 2025ء، بعد از دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا گیا تھا۔